TEARED PAGE BOOK TO TIGHT BOOK ONLY

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222448
UNIVERSAL
LIBRARY

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ

آبیاری فضل سے کہ بوریاغ عالم کے یہہ چمن را ز ہمیشہ بہار یعنی حضرات ائمہ اربعہ یعنی امام اعظم امام مالک امام شافعی امام احمد حنبل رحمہم اللہ تعالی کے فضائل و مناقب کے گل تختہ بتختہ اس روش شگفتہ ہیں کہ جن کے ہوا خواہوں کو گلگشت فردوس ہو آوے اور جنکے ناظروں کے دامان ارادت گلہاے سعادت سے پر ہو جاوے۔ یہہ واقعی بات ہی کہ جو اس فن کے گلبن کا عندلیب ہو اسکے غنچۂ دل سے پوچھا چاہیے کہ کس رنگ شگفتہ و خنداں ہے المسمّی بہ

چہار گلشن ۱۲۷۷

فی مناقب ائمہ خیر القرن۔ تصنیف کی ہوی نظارت افزاے گلشن ہدایت وافی طراوت بخشای گلبن مشیخت و فضیلت نغمہ سراے بلبل بستان قرآن و خبر ہماے اوج گراے تاریخ و سیر میراب حدیقۂ پند و مواعظ مولانا مولوی حضرت شاہ عبد الحی صاحب قادری الحنفی الواعظ کی اہتمام سے حافظ محمد سید کے لشکرگاہ بنگلور کے مطبع فردوسی میں مانند گلزار فردوس کے بہار طبع سے مطبوع ہوی

گل ہمین پنج روز شش باشد ــہ وین گلستان ہمیشہ خوش باشد

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحفۂ غنچہ ہائے حمد و ثنا — باغبانِ جہاں کتیں ہیں سزا

اُسکی قدرت کے قدر کا گلزار — سبز و شاداب ہے ہمیشہ بہار

جس میں انواع کے ہیں تازے پھول — یعنے وہ اُس کے بندگان مقبول

تختہ تختہ ہر اک خیابان میں — ہیں گلِ اجتبا یہ بستان میں

ایک خیابان میں ہیں زروے شمار — یک لکھ و بیست و چہار ہزار

بلکہ اُس پر بھی انحصار نہیں — اُن کے تعداد کو شمار نہیں

یہہ خیابان ہی نبوت کا — دعوتِ خلق کی فتوت کا

ہے خیابان دگر ولایت کا — حق تعالیٰ کی اُنس و قربت کا

قطبیت غوثیت اِمامت کے — ہیں بہت اِسمیں گل سیادت کے

اُن کی کثرت کیتیں نہ غایت ہے — تا بحشر بلا نہایت ہے

آگے کے بعد تک اُگے بضرور — تا قیامت ہے بس انہیں کا ظہور

ہووے گو وہ یہ ایک گل پو تمام | گل وہ موجود ہے بغیر کلام
حق کی قدرت میں ایسے گل بسیار | ہوئے اور ہونگے تا بروز شمار
ایک گل سب میں ہے عدیل ہوا | کوئی اسکا نہیں مثیل ہوا
اور دوسرا نہ ہوویگا ویسا | کیا وعدہ ہے باغباں ایسا
اس ہی یک پھول کے لئے یہ جہان | ہوا موجود باغ کون ومکان
پس وہی گل ہے مقصد اقصی | علت غائی ہے وہی سب کا
مطلب باغباں وہی ہے گل | اور گل اسکے ہیں طفیلی کل
وہ حبیب خدائے عز وجل | ہے بلاشبہ احمد مرسل
سب رسولوں کا پیشوا ہے وہ | یاسیں ختم انبیا ہے وہ
ملک وجن وانس کا سرور | بعد حق سب سے افضل و بہتر
آل پاک اسکی نوح کی کشتی | ہے نجات و فتوح کی کشتی
اسکے اصحاب باصفا سارے | آسمان ہدا کے ہیں تارے
خاص خلفائے راشدین چہار | ہینگے ارکان شرع و دیں چہار
باغ اسلام کے چہار ہیں گل | شاخ ایماں کے چہار ہیں بلبل
بو صداقت کی اور عدالت کی | اور حلم و حیا شجاعت کی

چار گل سے ہے چو طرف ظاہر — ہے ہر اک گل سے یک شرف ظاہر

وہ ابوبکر اور عمر عثمان ؓ — مرتضی ہیں علیہم الرضوان

اور ریحانتین پیغمبر — فاطمہ اور علیؓ کے لخت جگر

زیب و زین عدن حسین و حسن — دو شہادت کے ہیں دو سرو چمن

اور اکابر نبیؐ کی عترت کے — اور صحابہ تمام حضرتؐ کے

تابعین اہل اجتہاد کرام — اور اتباع تابعین تمام

ہینگے مشہور سب کے سب بالخیر — اور ہیں ممتاز یہہ گلان از غیر

خاص کر انمیں اور گل ہیں چہار — چار گلزار دین کے صبح بہار

اول انسے امام اعظم ہے — اور یہہ چاروں ہیں وہ مقدم ہے

اعظم القدر اجتہاد ہے وہ — سب ائمہ کا اوستاد ہے وہ

اور دوسرا امام مالک ہے — مالک و سالک مسالک ہے

تیسرا وارث علوم نبیؐ — ہاشمی شافعی مطلبی ہو

اور چوتھا ہے احمد حنبل — بحر ورع و تقا امام اجل

مستقل تھے یہہ مجتہد چارو — شرع و ملت کے معتمد یارو

بعد اصحاب سید کونین — دین انسے لیا ہے زینت و زین

مختلف گرچہ ہیں فروع میں او
متفق ہیں اصول میں چارو

اختلاف انکا عین رحمت ہے
ساری امت کو وجہ وسعت ہے

چار مذہب یہہ چار ارکان کے
ہیں مطابق حدیث وقرآن کے

جان یہہ سنّت وجماعت ہیں
منبع رحمت وہدایت ہیں

فی الحقیقت یہہ چار ایک ہی جان
راہ یہہ چار کی بھی نیک ہی جان

حق ہیں اُن کے مذاہب کامل
مذہبان بدعتی ہیں سب باطل

اکثر اقطاب و اولیاے کرام
یہہ مذاہب کیئے قبول تمام

بدعتی مذہبون سے کوئی اصلا
نہیں ہرگز ہوا ولیٔ خدا

اور جو تھے محدثین کبار
تھے مذاہب یہی اُنھوں کے چہار

اہل حق سب یہی قبول کیئے
کوئی اُس سے نہیں عدول کیئے

پہنچنے کے لیئے بدرگہ حق
راست یہہ راہ چار ہیں مطلق

ایک رہ اُنسے جوکہ لیوے گا
وہ رہ حق کبھو نہ کھووے گا

چار مذہب کے یہہ چہار امام
ہیں یقیں چار حامیٔ اسلام

اُنسے اسلام کا نظام ہوا
شرع وملت کا انتظام ہوا

انکی منت ہے ہر مسلمان پر
خاص اور عام اہل ایمان پہ

مغز قرآن و سبز وے پائے — اور بآسان ہمکو سمجھائے

حاجت اجتہاد پائے جہان — سعی در اجتہاد لائے وہان

وہ اٹھائے ہیں مشقتیں بسیار — ہم پہ ہیں انکی منتیں بسیار

واسطہ اجتہاد کا اے یار — گر نہوتا انھوں کا بے تکرار

سب عوام و خواص کو اکثر — بے تردد عمل تھا مشکل تر

جو ہیں فرع و اصول کے ماہر — بات یہہ خوب اُن پہ ہی ظاہر

جو ہیں واقف کتاب و سنت سے — جانیگا نکتہ یہہ وہ سرعت سے

(جلدی ۱۲)

وہ بزرگوں کے اجتہاد سے سبب — ہوا آسانی عمل کا سبب

ہمکو لازم ہے یہہ صباح و مسا — شکر منت انھوں کا لاوے بجا

مقتدی ہم ہیں مقتدایاں وے — ہم مقلد ہیں پیشوایاں وے

رازداں وہ کتاب و سنت کے — اور حکیم و امین ہیں امت کے

وہ اکابر نبی کے نائب ہیں — ذوالکرامات والمناقب ہیں

وارثِ علم انبیا ہیں وے — اور متبوع اولیا ہیں وے

(تابع ... لینے والے ۱۲)

خاص میراثِ علم مصطفوی — رمز قرآن و سنتِ نبوی

پائے وے باوساطتِ اصحاب — تابعین کے بھی واسطہ سے شتاب

تھے صحابہ بڑے امانت دار ۔۔۔ سرورِ انبیا کے سرّ و چہار

اُنسے پہنچے حدیث اور قرآن ۔۔۔ ہمکو سب بے زیادت و نقصان

انکا اِحسان بے نہایت ہے ۔۔۔ اُن کی ممنون کُل اُمت ہے

بعد اُن کے ہیں یہہ چہار امام ۔۔۔ تابعیں تبع تابعین کرام

اور ہوئے دوسرے جو مجتہدین ۔۔۔ اور ائمہ سلف خلف کے یقیں

اور فقہا محدثین کبار ۔۔۔ اور علما مفسرین دیندار

علمِ دیں کے مُصنفاں یکسر ۔۔۔ جو ہوئے اور ہوویں تا محشر

سب ہیں یہہ محسنین امت کے ۔۔۔ سب ہیں مرہون اُنکی منت کے

ہیں وہ فیاض مثل اُستادان ۔۔۔ مُستفید ان ہیں انکے شاگردان

حق میں انکے دعائے خیر کریں ۔۔۔ شکر منت بدل بجا لاویں

انکا لازم ہے جانیں کچھ احوال ۔۔۔ دیکھیں اُن کے ریاضت و اعمال

دیکھ اعمال اُن کے لیں عبرت ۔۔۔ ہوویں چالاک و چست در طاعت

بعد احوالِ حضرت و اصحاب ۔۔۔ جانیں حال ائمہ اقطاب

اِس بیاں میں جو معتبر ہیں کتب ۔۔۔ دایم اسکو پڑھیں شُغل از حُب

عربی فارسی بہت ہیں کتاب ۔۔۔ ایسے ہند میں ہیں وے کمیاب

بلکہ احوال میں ائمہ کے ‎ ‎ نہیں ہندی کہیں کتاب دسے

میں لکھا ہوں بذکر پیغمبر ‎ ‎ یک کتاب سیر جنان سیر

فی احوال سید البشر ۱۲

چار نسخے ہیں اسکے ای دل شاد ‎ ‎ بیتیں اسکی دس الف سے ہیں زیاد

اور فضایل میں مصطفی کے وگر ‎ ‎ بھی لکھا ایک نسخۂ انور

لمعات نبوت ۱۲

اور بذکر شہادت حسنین ‎ ‎ لکھا یک نسخہ قرۃ العینین

ترجمہ شرح سر الشہادتین ۱۲

اور بذکر حسین ای اکرم ‎ ‎ یک رسالہ لکھا ہوں گلشن غم

اور بذکر صحابۂ اخیار ‎ ‎ یعنے خلفائے راشدین کبار

اور ازواج طاہرات کرام ‎ ‎ اور اولاد پاک شاہ انام

اور بعضے ائمۂ اطہار ‎ ‎ لکھا یک نسخہ روضۃ الابرار

ائمہ اہلبیت ۱۲

اور در ذکر پاک غوث ورا ‎ ‎ نیر اوج حیدر و زہرا

پیشوائے گروہ محبوبین ‎ ‎ مقتدائے خیار صدیقین

ہیں لکھا یک عجیب نسخۂ خوب ‎ ‎ نام اس کا ہے تحفۂ مرغوب

اب بذکر چہار مجتہدین ‎ ‎ پیشوایان شرع و دین متین

مختصر یہ رسالہ لکھتا ہوں ‎ ‎ با اسانید معتبر مشحون

اسناد ۱۲

شیخ فاضل امام علامہ ‎ ‎ فرد یکتا فقیہ فہامہ

شہر بانو طرف سے ہی وہ جان ‏— پوتی نوشیروان کی ہی وہ پچھان

تھی وہ زوجہ حسین کی رکھہ یاد ‏— تھا پسر اُسکا حضرت سجاد

اور تھا سجاد کا پسر باقر ‏— بحر تقدیس کا گُہر باقر

صاحب مطلع النجوم عمر ‏— نسفی سے جو ہی جہاں میں مشہور

بولتا ہی کہ پدر ثابت کا ‏— نام ہی نیک بخت بوجہہ بجا

پدر ہرمز ہی اُسکا سُن ای پسر ‏— اور ہی شاد بخت اُس کا پدر

بیٹا ہی شادمرد کا وہ جان ‏— ہی کتا رنگ پدر اُس کا پچھان

باپ اُس کا قباد بن فیروز ‏— اور قباد ای موانست اندوز

پدر نوشیروان تھا ذی منصب ‏— پس گئے واسطے سے اُسکا نسب

پہنچتا ہی بہ حضرت اِسحٰق ‏— عیص و یعقوب سے مگر ہی فراق

عیص و یعقوب دو گرامی گُہر ‏— حضرت اِسحٰق کے تھے ہر دو پسر

بوجہہ اسحٰق اور اسماعیل ‏— یہہ تھے ابنین اکرمین خلیل

ہاجرہ ہیگی اُمّ اِسماعیل ‏— اُمّ اسحٰق دو فرزند سارہ ہی بتفصیل

جد ہمارے نبی کا ای آگہہ ‏— ہی سماعیل ہی ذبیح اللہ

نام اسحٰق کا ہی اسرائیل ‏— [illegible]

مصطفی اور انبیا پہ تمام
ہووے حق سے سدا صلوٰۃ و سلام

لطیفہ شریفہ

اور مقامات بیچ یوں لایا
کہ براہیم جو کیا تھا دعا

کہ امامت بھی اور سرداری
نسل میں میرے کر اے رب جاری

ہی اسکے یقیں دعا کا ظہور
بوحنیفہ علوم و فضل کا سور

اس سے مخبر یہہ آیت قرآن
اور موید اسی نسب کی ہی جان

اِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي

حکایت شریفہ در ولادت باکرامۃ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عطار واقف اسرار
قدوۂ زمرۂ اولوا الابصار

تذکرے بیچ اولیا کے یقیں
یہہ حکایت لکھا ہی خوش آئیں

بوحنیفہ کا والد ماجد
نام ثابت جو تھا بڑا عابد

ایکدن ایک نہر میں بہ نیاز
وضو کرتا تھا وہ برائے نماز

سیب یک آب پر رواں آیا
لیکے ثابت وہ سیب کچھ کھایا

وہیں دل سے بہت ہوا نادم
اسکے مالک کو ڈھونڈنے ہو عازم

چل دیا نہر کے کنارے پر
تھا ایک باغ پاس وہ آکر

ایک چشمہ تھا باغ کے درمیاں
تھے وہ چشمے پہ سیب کے اشجار
اُس کا مالک تھا باغ میں حاضر
اور کہا بخش دیجے میرے تئیں
دِل میں سمجھا وہ باغ کا مالک
بولا ایک شرط میری گر ہو قبول
پوچھا کیا ہے کہا وہ میرے گھر
بوڑھی لڑکی ہے اور لنگڑی ہے
گر وہ لڑکی کو لاوے تو بہ نکاح
آوے یہہ شرط جب سُنا ثابت
سمجھا تھوڑا ہی سیب میں کھایا
سیب سارا اگر وہ کھاتا میں
کیا ناچار اُسکی شرط قبول
پس وہ لڑکی سے ازدواج کیا
لے کر زن وہ اپنے گھر کو ہو

وہی چشمے سے بھی وہ نہر رواں
سیب تھا یہہ اُسکا بے تکرار
کیفیت اُس سے یہہ کیا ظاہر
تیرے بے اِذن سیب کھایا میں
کہ بڑا متقی ہے یہہ سالک
بخشوں تمیں عذر کر ترا مقبول
میری ناکتخدا ہے یک دُختر
اور آنکھوں کی اپنے اندھی ہے
تجھ پہ وہ سیب ہے حلال و مباح
ہوا مضطر بہت رہا ساکت
جس سے صدمہ یہہ سر میرے آیا ہو
آہ کیا آفتیں اُٹھاتا میں ہو
تا نہ روز حساب میں ہوں ملول
پدر دُختر کا اِبتہاج کیا
کرکے آراستہ بھی دختر کو

اور بیٹھا مسند عروسی پر
جبکہ خلوت میں جا کے وہ دیکھا
اور اعضا صحیح ہیں اسکے سبھی
اپنے منھہ پر لیا نقاب وہیں
بول میرے سے کیا ہی وجہ حجاب
بولا ثابت کہ مجھ سے پدر تیرا
بولی وہ سچ کہا یقیں بیقیل
کور و گنگ و لنگ جو مجھکو کہا
کہ میں جس روز سے ہوئی پیدا
شرع میں بات جو نہیں جائز
غیر جائز کبھو چھپی بھی نہیں
بعد ازاں یوں کہی وہ پاک نسب
وہ کہا پوچھہ پوچھنی ہوں ای یار
مردوں اور عورتوں میں جب کریم
بولا دس حصے عقل کر بیٹھ کے

بعد ثابت کو لے گیا ہی گھر
دیکھا بی بی کو آفتاب لقا
سمجھا عورت یہہ کوئی ہی دوسری
کہی عورت اُسنے خطاب وہیں
میں ہوں زوجہ یقیں تیری وزیبا
تیرے اوصاف دختر بولا تھا
پر کلام اس کا رکھتا ہی تاویل
پوچھو تو اُسکا ہی یہی معنا
غیر محرم نہ مجھکو کوئی دیکھا
میں نہ بولی سُنی کبھو ہرگز
غیر جائز طرف گئی بھی نہیں
مسئلہ ایک تجھسے پوچھوں اب
کر خبر دے مجھے تو ای ہشیار
عقل و شہوت جو کیا کئے تقسیم
دیا [illegible] نوں کو ایک

[illegible] تھی وہ دن کی [illegible] ۔۔۔ ایک مردونکو تو زنونکو دیا
بولی یا ابن تمہیں ای خوش نصیب ۔۔۔ اذن اب ایک مانگتی ہوں آپ سے
کہ خدا زوج متقی تجھ سا ۔۔۔ فضل سے جو کیا ہی مجھکو عطا
شکر میں اسکا حق کی طاعت میں ۔۔۔ آجکی شب رہوں عبادت میں
حق کی طاعت میں بس وہ تو باہم ۔۔۔ آخرِ شب تلک رہے قایم
آخر شب میں جب ہوئی خلوت ۔۔۔ حاملہ ہوئی وہ معدن عفت
بو حنیفہ امام اعظم سے ۔۔۔ قدوۂ اتقیائے اکرم سے
یہہ گہر ہی وہ درج عفت کا ۔۔۔ یہہ ثمر ہی وہ شاخ عزت کا
جب تقی ایسے ہوں پدر مادر ۔۔۔ کیوں سر اتقیا نہووے پسر

خیابان دوم در بیان احادیث صحیحہ معتبرہ کہ در شان آن امام اکرم وارد اند

شیخ علامۂ جلال الدین ۔۔۔ جو سیوطی سے مشتہر ہے یقین
تھا مجدد وہ قرن تاسع کا (نویں صدی کا) ۔۔۔ شافعیہ میں مقتدا تھا بڑا
وہ یقیں در مناقب نعمان ۔۔۔ لکھا تبییض یک رسالہ جہاں
اسمیں لکھا ہی اسنے یہ سخن ۔۔۔ کہ مناقب امام اعظم کے
خبر موضوع سے بیاں کرنا ۔۔۔ نہیں حاجت ہی کچھ عیاں کرنا

بلکہ آئی ہی یہہ صحیح خبر
در صحیحین بگمان و خطر

کہ کہا بوہریرہ ای آگہہ
کیا ارشاد یون رسول اللہ

کہ ثریا مین ہوتا گر ایمان
پاتے فارس کے لوگ اسکو پچھان

اور مسلم مین یون ہی بے وسواس
ہوتا ایمان اگر ثریا پاس

جاتا ایک مرد اسکو لیجاتا
اہل فارس سے ہوشیار بڑا

اور در معجم کبیر تو جان
لایا طبرانی اسطرح ای میان

کہ معلق اگر ثریا پر
ہوتا ایمان ای نیکو محضر

اور عرب لوگ اسکو نا پاتے
اسکے پانے سے عجز سب لاتے

مرد فارس سے اسکتین حاصل
کرتے بیشک و شبہ ای عاقل

اور حلیہ مین بو نعیم بجا
بوہریرہ سے نقل یون لایا

گر ثریا مین علم ہوتا یقین
مرد فارس کے لیتے اسکتین

مرد فارس سے ہی مراد امام
یون ہی بولا سیوطی اور اعلام

اور بھی دو حدیث آئے ہین
در مختار مین جو لائے ہین

ہی یہہ پہلی حدیث رکھ تو یاد
کہ کیا شاہ انبیا ارشاد

فخر میرے سے ہی کیا آدم
یعنی بھی کرتا ہون فخر ہو خرم

میری امت کے یک شخص سے اب — نام نعمان اسکا ہی خوش وصب
بوحنیفہ اسی کی کنیت ہی — بس وہ میرا چراغ امت ہی
اور یہہ آئی روایتِ دیگر — کہ کہا یوں رسول جنّ و بشر
روزِ محشر میں انبیا و رسل — فخر میرے سے ہا کرینگے کل
اور کرونگا میں فخر نعمان سے — بوحنیفہ امامِ ذیشان سے
جو محب اسکا ہی محب ہی میرا — اور عدو اسکا ہی عدو میرا
شیخ بواللیث یوں کہا اتیں — کہ امام ابوحنیفہ یقیں
جبکہ اصحاب سے نہیں بہتر — کیوں کرے فخر اس سے پیغمبر
بلکہ گر فخر از صحابِ کبار — کرتا وہ سازوار تھا ای یار
بعد اسکا لکھا ہی خود ہی جواب — کہ یقیں جب زمانۂ اصحاب
منقطع ہو گیا ہی ای ماہر — ضعف سنّت میں ایک ہوا ظاہر
بوحنیفہ امام اہلِ ہدا — تقویت سنّتِ نبیؐ کو دیا
پائے اس سے ہدایت ایک عالم — شرع و سنّت پہ ہو گئی قائم
غزنوی کی مقدمے کی شرح — جو ہی مشہور اِس میں ہا ہی اسطرح
ابن جوزی کا ردِ تعصّب سے — کہا موضوع اس خبر کو ولے

ہیں طرف اس حدیث کے بسیار | ہوئے ثابت زراویان کبار

حیابان سیوم دربیان مرویات آن امام ہمام از اصحاب کرام و ثبوت ایشعنی کہ انجناب از مشاہیر تابعین عظام است رضی اللہ عنہ

متفق ہیں محدثین کرام | اور یوں ہی مورخین تمام
کہ بعصر امام ای فاخر | کئی صحابہ نبی کے تھے حاضر
یک انس ابن مالک والا | کہ وہ بصرہ کے بیچ رہتا تھا
سن ہجری تھا نود و یکم | قول دوم سے نود و سیوم
قبل حجاج پر جفا دو سال | وہ کیا نوش ہی زلال وصال
اس کی رحلت کے وقت پر نعمان | گیارہ یا تیرہ سال کا تھا جان
سہ حدیثیں انس سے باکرام | ہی روایت کیا امام ہمام
ہی یہ پہلی حدیث ای بھائی | علم پڑھنے کے باب میں آئی

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم

ڈھونڈنا علم کا بہ لیل و نہار | ہر مسلماں پہ فرض ہی ای یار

دوسری حدیث

ان اللہ یحب اغاثۃ اللھفان

حسن ابن عقیلہ شہاب الدین　　واقف اصل و فرع شرع متین

وہ بہ احوال این چہار امام　　چار انہار بحر فیض انام

ہیں لکھا معدن یواقیت ایک　　عربی معتبر کتاب ای نیک

میں لیا ہوں اُسی سے یہہ احوال　　اُن کے اکثر مناقب و اجلال

اور لیا ہوں کئی کتب سے دگر　　عربی فارسی جو ہیں اشہر

مثل میزان شیخ شعراوی　　دُرِّ مختار اور طحطاوی

تذکرہ اولیا کا ای دلدار　　جسکا جامع ہی شیخ دیں عطّار

اور مکاتیبِ عارفِ گیانی　　قطب دوراں امام ربّانی

شرح سفر سعادت ای اصدق　　جسکا شارح ہی شیخ عبد الحق

کشف محجوب و روضۃ الاسلام　　معتبر شرح نام حق ای ہمام

اور تبییض رکن شرع مبیں　　شیخ والاجلال ملّت و دیں

جب وہ چار وہ امام ستر و علن　　شرع و دیں کے چہار ہیں گلشن

اُنکا احوالِ مکرمت مشحون　　چار گلشن میں اب میں لکھتا ہوں

چار گلشن رکھا ہوں اسکا نام　　دیوے حق جلد اسکو نیک ختام

اوصاف علمائے ربّانی و عرفائے حقّانی

اور جو ہوویں نائبانِ رسول — ذوالکمالات وارثانِ رسول

باصفا عالمانِ ربّانی — اہلِ دل عارفانِ حقانی

جن سے دینِ نبی کو قوت ہو — قوّت و احترام و شوکت ہو

انکو پروا نہ لومِ لائم کا — مدح یا ذمّ نا ملائم کا

نہ ہو اہلِ دول سے انکو ہراس — مونسی انکو با ذوی الافلاس

رہیں دنیا سے دور نت بیزار — اہل دنیا سے انکو ہووے عار

پاک ہو از ہوائے نفسانی — متصف ہوں بحبّ ایمانی

ہوں فدا اتباعِ سنت کے — اور بری ہوویں لوثِ بدعت سے

عاشق سیرِ صحابہ ہوں — سلفِ صالحین کی ہووے خو

طاعتِ حق کا اہتمام کریں — بس عبادت میں صبح و شام کریں

کرکے حاصل علوم دینیہ — نہ ہو نازاں بعلمِ رسمیّہ

جامعِ علمِ باطن و ظاہر — ہوویں ہر دو کمال کے ماہر

رہنما ہوں اِدھر شریعت کے — مقتدا ہوں اُدھر طریقت کے

درس و فتوی کا دیں رواج اِدھر — فیض باطن کا ہووے راج اُدھر

مستفیدونکی ہو اِدھر تکمیل — اور اُدھر طالبونکی ہو تکمیل

ہو ادھر وعظ و پند اور تذکیر
اور توجہ کی ہو ادھر تاثیر

ظاہری تربیت ادھر ہو خوب
اور ادھر باطنی ہو جذب قلوب

یوں ہو ہر دو کماں میں نامی
دینِ اسلام کے رہیں حامی

اور اظہار حق میں لیل و نہار
ہوویں بےخوف بہر حق ہر تہار

او رہبر خدا براہ خدا
تا بحدّے کرے ہی جانکو فدا

لیک افراد ایسے ای سامع
جو ظہور و بطون کے ہوں جامع

پاوے تو زیر گنبد دولاب (یعنے آسمان ۱۲)
مثل سیمرغ کیمیا نایاب

اس زمانے میں بلکہ ای فاخر
ہینگے کمیاب اور بہت نادر

عالمان ظاہر شریعت کے
جو ہوں عامل کتاب و سنت کے

جوں جوں زمانہ نبی سے ہووے دور
نور علم و عمل میں آوے قصور

ایسے افراد جامعِ شرفین
جو کہ تھے زیر خاک ہیں بے بین

رحمتِ حق ہو انپہ صبح و مسا
دیوے انکو جزائے خیر خدا (بیشک ۱۲)

ایسے اہل کمال بحرِ علوم
جنکے اوصاف ہوویں مرقوم

اس زمانے میں گرچہ ہیں کمیاب
پر کہیں گر کسیکو پاوے شتاب

اسکی صحبت کو تو غنیمت جان
مایۂ اصل ہر سعادت جان

مدح قدوة العارفین زبدة الواصلین جامع شریعت و طریقت مرشدی و مولائی حافظ حاجی سید عبد اللطیف المعروف محی الدین حنفی القادری

شکر للہ درین زمانِ اخیر — فرد ایسا بجا ہی میرا پیر
شیخ المشایخ سیّدِ سادات — ذو الکمالات منبع برکات
مجمعِ سیرِ حسین و حسن — خلف بو الحسن شہیرِ زمن
علم ظاہر میں فارغ التحصیل — علمِ باطن میں صاحبِ تکمیل
جامعِ علمِ ظاہر و باطن — معدنِ فیض بارِ زر و کامن
علمِ ظاہر میں فرد اشہر ہی — علمِ باطن میں شیخِ اکبر ہی
ہی شریعت میں عالمِ عامل — اور طریقت میں واصل موصل
ذات اسکی ہی خلق کا مرجع — اُس کے فتوی پہ یک جہان راجع
ایک عالم مرید ہیں اُس کے — علم باطن اُسی سے ہیں سیکھے
معتقد اُس کے ہیں خواص و عوام — کیا امیر و فقیر با اکرام
موشگافی ہی اسکو عرفانیں — نکتہ یابی کمال وجدانیں
ستر و ظاہر میں ہی غرض یکتا — پیشوا ہی وہ دین و ملت کا
ہی حمایت میں دین کے ستر و عیان — محی دیں ہی اُسے لقب شایان

زہد و تقویٰ میں اور توکل میں — جود و بخشش میں اور تبذل میں

حق نے بخشا ہے اسکو شانِ جلیل — کوئی اِس عصر میں نہ اُسکا عدیل (یعنی بخشش)

ذکر مولا میں صبح سے تا شام — ہے اُسے اطمنان اور آرام

دائما اُس کی محفل پُر نور — ذکر مولا سے ہے یقیں معمور

جب تلک بیٹھیں اسکی محفل میں — خوفِ حق تب تلک رہے دلمیں

ذکر مولا سے دلکو اُنست ہو — اُنست و حظ اور لذت ہو

بیشتر اُسکی محفل انور ہو — ذکر دنیا سے دور ہی اشہر

اُسکی محفل ہے موردِ رحمت — اُسکی صحبت ہے دافعِ غفلت

اُسکی مجلس دلاوے یادِ خدا — اُسکی صحبت دکھاوے راہ ہدا

اُسکی صحبت ہے کیمیا تاثیر — زر کرے مس کو پل میں بے تاخیر

یا الٰہی اُسے سلامت رکھ — اسکو فیاض تا قیامت رکھ

دے ہر اک امر میں الٰہی خلوص — مجھکو تالیف بیچ اسکے خصوص

یا الٰہی کرم سے دے یکبار — جار گلشن کو یہہ ہمیشہ بہار

اُس پہ برسات اپنی رحمت کا — جلد برسائی عنایت کا

فضل سے اپنے کر اسے مقبول — کر عطا مومنونکو اُسکے پھول

حاجتیں میری سب روا کر دے
میرا داماں یہ پھول سے بھر دے

معرفت اپنی کر عطا مجھکو
قرب کی اپنی رہ بتا مجھکو

پیروی میں ترے نبی کے سدا
کر دل و جان سے مجھے تو فدا

کر طفیل اُسکی بھی شفاعت میں
دے ہمیں رویت اپنی جنت میں

ذکر اب صالحین امّت کا
جب سبب ہی نزول رحمت کا

کرتا ہوں ذکر صالحیں آغاز
اپنی رحمت سے کر ہمیں ممتاز

آغاز ذکر مبارک ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ

دینِ احمد کے ہیں چار امام
چار ارکانِ ملّتِ اسلام

چار عنصر ہیں یہ شرع کے ہیں
چار ابواب اصل و فرع کے ہیں

چار چشمے کتاب و سنت کے
چار حامی نبی کے اُمّت کے

چار بحر قیاس کے گوہر
چار ہیں اجتہاد کے مظہر

چار معدن حدیث و قرآن کے
چار مخزن دین و بُرہان کے

چار گلزار ہیں شریعت کے
چار انہار ہیں طریقت کے

اوّل اُن سے امام اعظم ہے
رہبر رہروانِ اکرم ہے

مصطفیٰ کا سراج امت ہے
نبض دانِ مزاج امّت ہے

اس کا احوال مجمل ای مومن — دیکھہ لکھتا ہوں میں درین گلشن

گلشن اوّل در مناقب امام الائمہ کاشف الغمہ ذو المناقب الشریفہ والخصائل المنیفہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ و درین گلشن یازدہ خیابان است خیابان اوّل در بیان نام نامی و کنیت سامی آن امام گرامی

نام اقدس امام اعظم کا — بوجہہ نعمان ہی مشتہر ہرجا
اسکی جو کنیت شریفہ ہی — روشن از شمس بوحنیفہ ہی
ہی مواہب میں یوں لکھا ئیں لبیب — کہ اوّل ملت حنیفی میں مرد
بوحنیفہ کی پایا کنیت جو — ہی مقرر امام اعظم او
کہ امام ہمام سے سبقت — یہاں پایا ہی کوئی یہہ کنیت
تھی یہہ کنیت شریفہ بعرب تقدیم — بوحنیفہ کو وہ دیا ہی رب
اور لغت میں حنیف کا معنا — ہی مسلمان سمجھہ تو ای دانا
اور کشاف میں لکھا ای یار — کہ وہی ہی حنیف پاک شعار
دین باطل سے دین حق کے طرف — ہووے مایل جو دل سے ای اشرف
اور مغرب میں ہی ای باتوفیق — کہ حنیفی کی وصف بالتحقیق
غالبا اور اسکا استعمال — ہی براہیم پہ بوجہہ کمال

تھا اسی تک لیوے اسکی جو ملت ‏ ‏ اسکو کرتے ہیں اس سے ہی نسبت
اور لقب حنیف سے ای یار ‏ ‏ ہوئے ہیں تین ہی بزرگ بچار
ہی خلیل اول اور عمر دوم ‏ ‏ بوحنیفہ ہی تیسرا بوجھو تم

گلدستہ در نسب باشرافت و ولادت باسعادت آن امام ذوالکرامت

پدر نعمان کا ہی ثابت نام ‏ ‏ متولد ہوا وہ در اسلام
اپنی لڑکائی میں وہ اہل ہدا ‏ ‏ بہرہ ور خدمت علی سے ہوا
حق میں ثابت کے حیدر کرار ‏ ‏ اسکے اولاد کے بھی حق میں ای یار
غایت لطف سے کیا ہی دعا ‏ ‏ خیر و برکات حق انھونیں دیا
گذرے ہجرت سے سال اسی جب ‏ ‏ ہوا پیدا ابوحنیفہ تب
اور ستر برس جہانمیں جیا ‏ ‏ دیڑھ سو پچاس میں وفات کیا
نقل ہی از امام دیں باقر ‏ ‏ اُس کا پوچھا نسب کوئی اگر
اوسکو فرمایا وہ امام نے تب ‏ ‏ کہ ہمارا بھی اور اسکا نسب
پہنچتا ہی خسروان عجم ‏ ‏ سن تو اسکا بیان ای اکرم
بوحنیفہ کا ہی نسب ظاہر ‏ ‏ خسروان عجم سے ای ماہر
اور اپنا نسب بھی وہ کامل ‏ ‏ جو کہ فرمایا اُنسے ہی واصل

یعنے فریادرس جو غمگیں کا | ہوویگا دوست اسکو رکھے خدا

تیسری حدیث

لَوْ وَثِقَ الْعَبْدُ بِاللّٰهِ تَعَالیٰ لَرَزَقَهٗ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا

یعنے بندہ پرند گو رکھے خیال | رکھتا اگر اعتماد حق پہ کمال

دیتا یوں رزق حق وہ بندیکو | دیتا ہے جسطرح پرندے کو

پیٹ خالی وہ صبح کو جاوے | پر شکم شام کو سدا آوے

اور صحابی ہے دوسرا ذیشاں | یعنے عبداللہ ابن اوفی جاں

سال ہشتاد پر تھے یا سات | شہر کوفہ میں وہ کیا ہے وفات

بوحنیفہ کی عمر تب اے یار | چھے برس یا تھی سات برس شمار

شیخ اہل حدیث ابن حجر | لایا ہے اپنے مختصر اندر

کہ سماع حدیث میں ہے بیاں | معتبر عمر پنج سال ہے جاں

اس لئے ہے روایت محمود | یعنے ابن ربیع ای مسعود

ہے بخاری یقیں قبول کیا | پنج سالہ تھی عمر اسکی بجا

بوحنیفہ یہہ خبر کا راوی | ابن اوفی سے ہے بوجہ قوی

من بنیٰ للہ مسجداً ولو کمفحص قطاۃ بنی اللہ لہ بیتاً فی الجنۃ

یعنی از بہر خالق کرتار [illegible] | کوئی مسجد بنا گیا ای یار
گرچہ مقدار گھونسلے کے ہو | ایک پرندیکے سنگ خوار ہی جو
بالیقیں واسطے بھی اسکے خدا | ایک جنت میں گھر بناویگا
سہل بن سعد ساعدی ای یار | تھا مدینے میں از صحاب کبار
جبکہ اسّی پہ آٹھواں سن تھا | یا تھا نوّد پہ ایک تب وہ موا
تب تھی نعمان کی عمر گیارہ سال | یا کہ تھی ہشت سال باجلال
عصر اسکا امام پایا ہے | پن روایت نہ اس سے لایا ہے
اور چوتھا ابو طفیل عامر | تھا بمکہ معمر فاخر
بعد کل صحابۂ حضرت | ایک سو دو میں وہ کیا رحلت
جب سن ہجری نود و شش تھا | حج اول ابو حنیفہ کیا ہے
تب تھی عمر امام سولہ سال | اور تھا مشتہر بفضل و کمال
اور تب از صحابۂ سرور | ایک ہی باقی تھا جہاں اندر
اور صحابہ کو ڈھونڈ کر بسیار | لوگ تھے انسے جا ای یار
پس امام ہمام ای دانا | ملکہ با صفا کتنی [illegible] مانا

اور نہ ملنا ابو طفیل سے تب ہی نہایت بعید ای خوش مذہب

چار اصحاب کے یہہ ہونے پر متفق اہلِ علم ہیں یکسر

بلکہ علامہ جو کہ تہا کفوی کہا اس طرح وہ بوجہِ قوی

کہ بلا شک روایت نعمان ہوئی ثابت یہہ چار سے ای جان

شافعیہ کا مقتدائے کبیر تہا جو نووی امام و فرد شہیر

اُسکی تصنیف ہی جو یک تہذیب اُسمیں لکہتا ہی وہ امام لبیب

اور بتاریخ یافعی بہی لکہا (نام کتاب است) وہ بہی تہا پیشوا شوافع کا (شافعیہ)

کہ یہہ چاروں صحابۂ ذیشان تہے بوقتِ امام دیں نعمان

اور روایت کیا ہی اُنسے امام نہیں اس بات میں کسیکو کلام

دوسرے اصحاب سے بہی اُن کے سوا جو تہے ملنا ابو حنیفہ کا

اور کرنا روایت انسے جہان لوگ کرتے ہیں اُسمیں شک و گمان

ہوا آخر محصّلِ نووی پر لکہا اسطرح بطحطاوی

کہ کہا بوحنیفہ بحرِ کمال تہی میری عمر جبکہ چودہ سال

تب صحابی نبی کا یک آگاہ جو تہا ابنِ انیس عبد اللہ

شہر کوفیکو آیا بوجہو تم سن ہجری تہا نود و چارم

اس کی مجلس میں ہوا ظاہر ۔۔۔ اور سنا یہہ حدیث ای فاخر

حُبُّكَ لِلشَّيْءِ يُعْمِي وَيُصِمُّ

دوستی تجھکو چیز کی ای یار ۔۔۔ اندھا بھیرا کرے ہی بے تکرار

یعنے اس شی میں جو کہ ہوگا عیب ۔۔۔ نا سنے اور نہ دیکھے ہی بے ریب

عایشہ بنت عجزو سے نعمان ۔۔۔ یہہ خبر کی کیا روایت جان

أَكْثَرُ جُنْدِ اللهِ فِي الْأَرْضِ الْجَرَادُ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ

یعنے اللہ کا بڑا لشکر ۔۔۔ تڈیاں کا ہی یہہ زمیں اندر

میں نہ کھاتا ہوں انکو غیر کلام ۔۔۔ اور نہ میں بولتا ہوں انکو حرام

واثلہ سے بھی دو حدیث یقیں ۔۔۔ ہی روایت کیا وہ قدوہ دیں

دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَىٰ مَا يُرِيبُكَ

چھوڑ اسکو جو شک میں ڈالے تجھے ۔۔۔ ساتھ اسکے جو شک میں نا ڈالے

لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيُعَافِيهِ اللهُ وَيَبْتَلِيكَ

یعنے تیرا اگر برادر دیں ۔۔۔ ہو گرفتار کوئی بلا میں کہیں

دیکھکر اسکو تو خوشی مت کر ۔۔۔ کہ خداوند خالق داور

فضل سے اپنے دے نجات اسے ۔۔۔ اور گرفتار تجھکو کر دیوے

اور کہتا ہی وہ امام زمن — کہ تھا نود پہ جبکہ چھتوان سن
میں گیا حج کو باپ کے ہمراہ — اور دیکھا بنزد بیت اللہ
حلقہ کر لوگ تھے کھڑے اس جا — باپ سے اپنے میں یہہ کیا پوچھا
بولا ہی یک صحابی ذوالاکرام — یعنے عبد اللہ ابن حارث نام
گھیر کر اسکو مومنان کثیر — لیے کھڑے ہیں ادب سے باتوقیر
جب مجھے باپ نے خبر یہہ دیا — میں وہیں جلد اسکے پاس گیا
اور سنا وہ صحابی نیک سیر — کہتا تھا یہہ حدیث پیغمبر

إِعَانَةُ الْمُسْلِمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

یعنے تائید یک مسلماں کی — ہر مسلماں پہ فرض ہی پوری
اور جابر سے وہ امام ہمام — یہہ روایت کیا ہی با اکرام
ایک انصاری آکے حضرت پاس — یوں کیا عرض اے امام الناس
مجھکو اولاد کا ہی شوق بڑا — کبھی مجھکو نہیں ہوا لڑکا
تب کہا اسکو شاہ موجودات — تو بدرگاہ قاضی الحاجات
کر ہمیشہ بہت سا استغفار — اور صدقہ دیا تو کر بسیار
جلد اولاد دیویگا مولا — پس وہ وہ دو شغل شروع کیا

اپنے فضل و کرم سے ربِّ عباد / سات یا نو اُسے دیا اوْلاد

گل

لکھا خوارزمی اِس نمط پہچان / باتحقیق بمسندِ نعمان
کہ ز اصحاب بادشاہِ انام / جو روایت کیا حدیث امام
مُتّفق سب کے پاس ہی یہ صاف / ہر صحابہ کے ہی عدد میں خلاف
بعض بولے کہ مرد ہینگے سات / اوْر تھی یک ہی بوجھہ از عورات
اوْر لکھے کوئی کم ہیں کوئی زیاد / ہی غرض اختلاف در تعداد
اوْر کہتے ہیں منکریں بعضے / کہ زمانے میں بوحنیفہ کے
چار اصحاب تھے مقرّر ہاں / پر نہ دیکھا ہی انکنیں نعمان
اُنکا انکار خوب رکھہ تو یاد / ہی بلاشک تعصّب اوْر عناد
اوْر اوائل میں وہ امام رشاد / لکھتے ہیں بیس بارسے بھی زیاد
شہر بصرے کو لے گیا تشریف / نا ملیگا اُنس سے کیوں وہ شریف
بولتا ہی امام دیں نوَوِی / اپنی تہذیب میں بوجہِ قوی
کہ مُلاقات آن امامِ ہُمام / با صحابہ صحیح غیر کلام
اوْر علّامہ کفوی یوں بولا / کیئے انکار گرچہ بعض اُس کا

ایک یاراں امام کے یہہ بات
کہ حدیثیں پچاس تک بحساب
اور جب ایک عالم عادل
قول منکر سے معتبر ہی وہ
اس لئے ہی گواہی ای اکرم
بلکہ علامۂ جلال الدین
کہ امامِ اجل ابو معشرؒ
ابن عبد الصمد جو تھا طبری
شافعیہ سے تھا وہ فرد شریف
بو حنیفہ کے سارے مرویات
جمع اسمیں کیا ہی با اسناد

صحیح اسناد سے کیئے اثبات
وہ روایت کیا ہی از اصحابؓ
کرے یک امر ثابت ای عاقل
پھر اقبال بے خطر ہی وہؒ
نہیں مقبول (قبول ۱۲) ہوتی ہی بعدم
دیکھہ تبییض میں لکھا ہی یقین
شیخ عبد الکریم نیک سیر
اور کہتے ہیں جسکتیں مقری
یک رسالہ کیا ہی وہ تصنیف
جو صحابہ سے پائے ہیں اثبات
دیکھہ گر چاہئے اسے رکھہ یاد

گل

ابن سعد اس روش کیا ہی بیاں
کہ صحابہ کو اور با اکرام
تھے معاصر جو دستر اسکے یقین

کہ ہی دیکھا انس کتیں نعمان
پس وہ ہیگا ز تابعین کرام
بات یہہ اُنمیں پائی جاتی ظاہر

مثل اوزاعی جو کہ تھا شامی
اور حماد بصری ای نامی

اور ثوری کوفی ای ماجد
اور مکی جو تھا ابنِ خالد

لیث بن سعد مصری نیک شعار
یہہ نہ کوئی تابعین سے تھے ای یار

یہاں سیوطی کا قول ای فاخر
بے کم و بیش ہو گیا آخر

الغرض وہ امام بے تکرار
ہی مقرر ز تابعینِ کبار

اور بقولِ صحیح اب سن تو
کہتے ہیں تابعی یقیں اسکو

جو کہ اصحاب سے ملا خوش صفات
اور بیٹھا ہو کچھہ انہوں کے ساتھ

تب روایت حدیث کی لانا
شرط اسکو نہیں ہی ای دانا

بو حنیفہ سے ای گرامی ذات
ہوئے ثابت روایتیں خوش صفات

اور زمانہ میں تابعین کے ہی جناب
مجتہد تھا امامِ دین نعمان

تابعین کبار سے کئی بار
ہوا اسکا مناظرہ ای یار

چونکہ شعبی سے بحث اسکا ای سرور
تذکر بالمعجبہ میں ہی مشہور

اور اجماع تابعینِ عظام
جبکہ ہوتا تھا در زمانِ امام

وہ امام ابو حنیفہ سوا
معتبر بالیقیں نہ ہوتا تھا

الغرض اب ثبوت کو پہنچا
بو حنیفہ ہی تابعین سے بجا

ثنا ان میں تابعین کے با اجلال — بھیجا آیت یہہ خالق متعال

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

قرن ثانی میں تھا وہ قدوہ دیں — قرن ثالث میں دوسرے مجتہدیں
یعنے مالک و شافعی احمد — پس ہیں یہہ تبع تابعیں اسعد
اہل ہر سہ قرن بقول رسول — ہیں مبشر بخیر اور مقبول

خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

تم سے بہتر زمانہ ہی میرا — یعنے میرا بھی میرے یاروں کا
پھر جو پیچھے انھوں کے آوینگے — یعنے بیشک وہ تابعیں ہونگے
پھر جو پیچھے انھوں کے آویں گیں — ہونگے وہ تبع تابعیں بے کیں

تکمل

بوحنیفہ سے پھر یہہ ہی منقول — کہ بلا شبہ قول پاک رسول
اور صحابہ کے ہو ویں جو اقوال — بسر و چشم ہم کریں اقبال
اور جو منقول تابعیں سے ہو — ہیں برابر انھوں بھی ہم سمجھو

یعنے ہر قول انکا ای صاحب
مان لینا نہیں ہمیں واجب
ہوا اس بات سے بھی یہہ اثبات
تابعین سے تھا وہ جلیل الذات

حدیث شریف

ہی روایت انس سے ای اکرم
کہ کہا یوں وہ سرور عالم
میری امت میں مرد یک ہوگا
نام نعمان ہوویگا اس کا
بو حنیفہ ہی کنیت اسکی شہیر
اسکو دیویگا حق علوم کثیر
جب تو پاویگا اسکو باکرام
بول میرے طرف سے اسکو سلام
اور امانت میری ای اہل وفا
تو بلاشبہ اسکتیں پہنچا
اس امانت میں دو روایت ہیں
دیکھ لکھتا ہوں اس بیاں کو میں
ہی بھی سن روایت اول
کہ مدینے میں احمد مرسل
نوش فرما کے ایکدن خرما
جو کہ باقی رہا انس کو دیا
اور روایہ آئی ہی دوسری
کہ لعاب شریف اپنا نبی
منہہ میں ڈالا انس کے تھا خوشتر
لیکے وہ اپنے پارچے اندر
رکھتا تھا اسکو باحفاظت وہ
دیا نعمان کو یہہ امانت وہ
کھایا ہی اسکو بوحنیفہ جب
قلب اسکا ہوا منور تب

فضل سے حق کے شرح صدر ہوا
علم میں وہ رفیع قدر ہوا

اور بحر علوم ای امجد
موج زن اسکے دل سے ہی بیحد

علم و حکمت کے چشمۂ اطہر
تھے رواں اسکے لب سے شام و سحر

تھی برکت یہہ اِس امانت کی
وہ لعاب شہِ رسالت کی

کعب احبار یوں کہا خوش ذات
کہ میں تورات میں پڑھا یہہ بات

کہ ہی نزدیک نور یک پیدا
امتِ احمدی میں ہووےگا

اُسکی کنیت ہی بوحنیفہ بجا
نام نعمان ہی یقیں اِسکا

خیابانِ چہارم در بیان آنکہ مذہب آن امام ہمام مطابق قرآن عظیم و احادیث رسول کریم علیہ و آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم است و ردّ آنانکہ آن امام را اصحاب الرای میگویند

شرح سفرِ سعادت اندر جان
یوں کیا شیخ عبد حق نے بیاں

کہ ہی ذہنوں میں خلق کے یہہ بات
مذہب شافعی رفیع الذات

بس احادیث کے مطابق ہی
اور روایات کے موافق ہی

اور مذہب امام اعظم کا
قدوۂ رہنمائے اکرم کا

مبتنی رائے و اجتہاد اوپر
برخلاف حدیث سیّد

یہہ سخن ہی غلط عبادت کا ۔ اور سراسر رہ جہالت کا
شرط ہی اجتہاد میں آئی یار ۔ حفظ قرآن حدیث اور آثار
مجتہد کا سب اجتہاد و قیاس ۔ جان قرآن خبر سے بے وسواس
بوحنیفہ امام اعظم ہی ۔ سب ائمہ میں وہ مقدم ہی
تھا مسلم تمام اُمت کا ۔ سب میں اعلم کتاب و سنت کا
کیوں کرے اُس سے یہہ گمانِ خبیث ۔ کہ وہ مذہب رکھے خلافِ حدیث
وجہ ایسے گمان فاسد کا ۔ جو ہی بعضوں کہتے ہی ہوگا
ہے جو بعضے محدثین کبار ۔ مذہب شافعی میں آئی دلدار
جو ہیں مشہور انکے تصنیفات ۔ جون مصابیح اور ہی مشکاۃ
اپنے مذہب کے لائی اُنمیں دلیل ۔ طعن احناف (حنیفہ) پر کئے ای خلیل
سربسر انکا یہہ تعصب تھا ۔ انکو اور ہمکو بخش دیوے خدا
اور احناف کے کتب پر نور ۔ جو دیار عرب میں ہیں مشہور
دیکھیں گر مصنفان ایسے خوشحال ۔ منکشف ہووے تب حقیقت حال
خاص شرح (کتاب) مواہب الرحمن ۔ جسکا شارح دلایل و برہان
لایا ہی آیتوں سے قرآن کے ۔ اور صحیحین کے حدیثوں سے

مذہب بوحنیفہ ای اکمل
اور بنا اُس کے پاک مذہب کا
اور یقیں با امام دیں اعظم
اور با شافعی گرامی گر
اور مسائل اصول کے ای انہیں
ہی موافق امام دیں احمد
اور با شافعی مطلبی ہٗ
گرچہ متاخریں شوافع کے
طعن کا انکے کچھ نہیں پروا
بوحنیفہ کا مدح گو تھا مدام
کہ کہا لوگ سارے اہل کمال
اور امام محمد ابن حسن
شاگرد اُسکے شافعی ای سلیم
کہ تصانیف اُسکے ای گیانی
لاویں ہے اعتبار ایمان ہ

ہی بہت مثل مذہب حنبل
ہی احادیث مصطفیٰ پہ بجا
ہی خلاف اسکا مسئلہ نہیں کم
ابن حنبل کا ہی خلاف اکثر
جو ہیں مشہور ایک سو تجنیس
بوحنیفہ کے ساتھہ ای ارشد
ہی مخالف وہ مسئلہ نہیں سبھی
طعن اسپر وہ حسد سے کئے
بلکہ سر شافعی امام ہدا
اسکے اصحاب کا بھی با اکرام
بوحنیفہ کے فقہ میں ہیں عیاں
جو تھا شاگرد اُس کا فرد زمن
اسطرح بولتا ہی بالتکریم
دیکھینگے گر یہود و نصرانی
ہوئینگے جلد تر مسلمان وہ

اور لکھا ہی وہ چھپے کتاب شریف
جلد ہر اک کی شصت یا ہفتاد
اور اکثر امام دین احمد
بس کتب سے ہی اُسکے لیتا تھا
با احادیث اور با آثار
نہیں یوں دوسرے ہیں مجتہدان
پہنچے جو مجھکو از حدیث رسول
اور صحابہ کے بھی جو ہیں اقوال
اور جو تابعین کہے ہوں عیاں
نہو جب تنگ یقین ضرور تمام
ہو سند گرچہ کوئی خبر کی ضعیف
یوں نہیں شافعی سنو وہ سیر
ہی مقدم رکھا قیاس ای نیک
ہی فضیل عیاض سے منقول
بوحنیفہ کو پہنچتی ای یارہ

ہی ضخیم و طویل ہر تصنیف
ہینگے بعضوں کے بلکہ اس سے زیاد
کی مسائل دقیق ای امجد
اُنسے تھا مستفید صبح و مسا
متبع جوں ہی بوحنیفہ بجا
بولتا ہی ابوحنیفہ جان وہ جو
ہی سر و چشم سے وہ مجھکو قبول
وہ کروں اختیار در ہر حال
ہیں اُنھوں اور ہم برابر ہاں
نہیں کرتا تھا اجتہاد امام
رکھتا اقدم قیاس پر وہ شریف
کہ وہ کی قسم کے حدیث اوپر
بحث تو یہہ اصول فقہ میں دیکھ
کہ بلا شبہ جب حدیث رسول
ہوتا تھا دل سے اُسکا تابعدار

پہنچے اصحاب سے جو اُسکو تئیں
یا ز قدمائے تابعین بیقیں

تابع ہوتا تھا اُسکا بے وسواس
ورنہ کرتا تھا اجتہاد و قیاس

اور نزدیک آن امامِ ہُدا
مسئلہ گر کہیں سے آتا تھا

بحث کرتا تھا اُسمیں بس پہچان
طول مدت تلک وہ بایاران

بعد تحقیق و تفتیش بصواب
دیتا تھا بس وہ مسئلے کا جواب

اُسکے یاراں تھے سب ائمّۂ دیں (دریافت)
اور فقہا محدثین یقیں

اور تھے اہل زہد و ورع تمام
آن پہ رحمت کرے خدائے انام

اور محقق امام ربّانی
بحر اسرار کشف و عرفانی

الف ثانی کا تھا مجدّد وہ
قطب آفاق تھا مجدد وہ

ایک مکتوب میں کیا ہی رقم
ہی جو چھپن بدفتر دوم

کہ کریگا نزول جب عیسیٰ
ہووے تابع اِسی شریعت کا

اور کریگا وہ اجتہاد پہچان
بالیقیں از حدیث اور قرآن

اور نکات و دقایق باریک
اُسکے ماخذ کے ناسمجھکر ٹھیک

آہ ظاہر کے عالمان بسیار
کریں اُسکے قیاس کا اِنکار

اور مخالف کتاب و سنت کے
اجتہادات اُسکے جانینگے

پس یقین مثلِ حضرتِ عیسیٰ ہوگا مثلِ ابوحنیفہ بجا

ورع و تقوے کی ان کثرت سے ہمن سے اتباعِ سنّت کے

بوحنیفہ وہ درجۂ علیا ہی یقیں اجتہاد میں پایا

فہم دشمنوں کو اسکا ہی دشوار جانتے ہیں مخالف اخبار

یہہ سبب انکی ہی جہالت کا عدم ادراک اور فراست کا

شمّۂ یک شافعی مگر پایا فقہ سے اُسکے جب یہہ فرمایا

کہ فقیہاں تمام با اجلال بوحنیفہ کے فقہ میں ہیں عیال

وائے کیا قاصروں کی ہی جرأت کریں اُسپر قصور کی نسبت

الغرض جو مناسبت ایسی ہی بہ عیسیٰ ابوحنیفہ کی

دیکھہ ایسی مناسبت خوشنود خواجہ پارسا لکھا یہہ بات

کہ بعد نزول عیسیٰ بھی ہووے عامل بمذہبِ حنفی

یہہ مراد اُسکی ہی تو ہو آگاہ کہ بجا اجتہادِ روح اللہ

ہو مطابق بہ اجتہادِ امام بوحنیفہ امام با اکرام

نہ کہ پیغمبرِ خدا عیسیٰ ہو مقلد امام اعظم کا

تابعِ امّت کے عالموں کا بھلا ہووے کیونکر جو نبی رہے حق کا

بے تعصب او بے تکلف اب — بولتا ہوں کہ نور این مذہب
نظر کشفی میں آئے فہیم سلیم — ہینگے منظور مثل بحر عظیم
اور دوسے ہیں مذہباں دوسرے — مثل حوضوں کے اور جداول کے
اور بظاہر سواد اعظم بھی — بوحنیفہ کے ہیں توابع ہی
اور بتقلید سنت اکرم — بوحنیفہ ہے سب سے بیش قدم
کہ یقیں وہ حدیث مرسل کو — اور صحابی کے قول اکمل کو
جانے لایق متابعت کے یقیں — نہیں یوں دوسرے ائمۂ دیں
باوجود ایسی تبع سنت کے — صاحب رائے جانتے ہیں اُسے
آہ ہوتے ہیں اس سے سوء ادب — دے توفیق نیک انکو رب
بوحنیفہ ہے فقہ کا بانی — فقہ میں کون اسکا ہے ثانی
فقہ سے اسکے تین حصے یقین — سب مسلم رکھے ائمۂ دین
چاروان حصہ جو رہا باقی — اسمیں سب مجتہد ہوئے ساقی
فقہ میں ہے وہ صاحب خانہ — سب ہیں اسکے عیال اے الٰہ
پھر محمد یہاں کہا خوش مذہب — باوجود لزوم این مذہب
شافعی سے مجھے محبت ہے — ذات سے اسکے بس عقیدت ہے

صدق سے جانتا ہوں اسکو بزرگ / شرع و ملت کا ایک چراغ سترگ
بعضے اعمال نافلہ میں سعید / اُسکے مذہب کی کرتا ہوں تقلید
کیا کروں مجتہد جو ہیں دوسرے / باوجود انکے علم و تقوے کے
سب وہ ہیں امام غیر قصور / مثل طفلوں کے ہوتے ہیں منظور
حال سب کا خدا ہی جانے خوب / ہوا آخر خلاصۂ مکتوب

گل

قطب دوران امام شعرانی / نازدان فیوض ربانی
صاحب اجتہاد و ستر و عیاں / اہل کشف و تواجد و عرفان
حامی شرع و سنت سرور / قدس اللہ سرہ الاطہر
تھا یہہ علامہ شافعی مذہب / ذوالکرامات صوفی المشرب
وہ مناقب امام اعظم کے / اجتہادات اُس معظم کے
اپنے میزان میں جو لکھا بعنوا / اور دیا جو مخالفین کے جواب
ں سے مطول اگرچہ وہ مضمون / پر یہاں مختصر میں لکھتا ہوں
کہ کہا اسطرح وہ حق آگاہ / سب ائمہ یہہ بات پر ہیں گواہ

علم اُس کا ہے بحر بے پایاں ‏ کوئی ویسا نہ تھا رفیع الشان

اور اُس کے عقاید و اقوال ‏ اور افعال اسکے با اجلال

ہیں مستند کتاب و سنت سے ‏ ہے یقیں وہ خیار اُمت سے

اُس کے جانب سے جو لکھوں میں جواب ‏ حُسن ظن سے نہیں فقط در باب

بلکہ ڈھونڈھا ہوں میں بہت بعقل ‏ سب ائمہ کے مذہبوں کے دلیل

میں لکھا ہوں جو یک کتاب تمام ‏ جسکانیں منہج مبین ہے نام

اور اُسمیں دلایل مذہب ‏ چار ائمہ کے میں لکھا ہوں سب

مذہب بو حنیفہ باشان ‏ ہے یقیں اوّل المذاہب جان

اور اُٹھیگا اخیر میں سب کے ‏ بعض اہل کشوف یوں ہی کہے

واسطے اپنے دین کے رب انام ‏ برگزیدہ اُسے کیا ہے امام

اور توابع اُسکے در ہر عصر ‏ زاید ہونگے حشر تک بیحصر

اور اگر انکو ضرب و قید کریں ‏ تاکہ اُسکے طریق سے نکلیں

وہ نہ مذہب کو اُسکے چھوڑینگے ‏ رشتہ اخلاص کا نہ توڑینگے

رہے راضی نت اُس امام سے رب ‏ اور سدا اُسکے تابعوں سے سب

اور مجھ ذنب رہے ستو اُسکے ساتھ ‏ اور ائمہ کے ساتھ سب خوشحالات

یوں کہا سیدی علی خواص ۔ صاحب کشف و ذوق با اخلاص
مالک و شافعی کے نیک اوصاف ۔ جو مقلد رکھے ہیں با انصاف
تو وے قولونکو بوحنیفہ کے ۔ نہیں ہرگز ضعیف جانینگے
کہ ائمہ انہوں کے صبح و مسا ۔ تر زبان اسکی مدح میں تھے سدا
پوچھا مالک سے شافعی سن تو ۔ کیا تو دیکھا ابو حنیفہ کو وہ
بولا مالک کہ ہاں میں دیکھا ہوں ۔ علم اور فضل اسکا کیا بولوں
گر وہ کرنا مناظرہ مجھ سے ۔ باب میں اس ستون چوبیں کے
کہ وہ روپے کا یا ہے سونے کا ۔ نصف یا زر کا نصف ویکا
قوت علم سے وہ اپنے بجا ۔ اسپہ قایم دلیل کر دیتا
اور کہا شافعی کہ لوگ تمام ۔ فقہ میں ہیں یقیں عیال امام
تھا بہ بغداد شافعی سایر ۔ بوحنیفہ کا جب ہوا زایر
تو گزارا ہے اسکے قبر کے پاس ۔ صبح کا فرض وہ کریم الناس
کر لحاظ ادب سے ترک قنوت ۔ پایا نقل صحیح سے بہ ثبوت
باوجودیکہ اسکا استحباب ۔ ثابت اسکے یہاں ہے با آداب

حکایت

اور حکایت کیا ہے ای بھائی — اسی میں از میں تشنیع شعراوی

کچھ مناقب امام اعظم کے — اور فضایل وہ فرد اکرم کے

میں رقم ایک روز کرتا تھا — تب میرے پاس ایک شخص آیا

دیکھتے ہی اُسے ہوا بس شاق — تب نکالا ہے وہ کئی اوراق

دیا مجھکو کیا میں اُسمیں نظر — اسمیں تھا رد ابو حنیفہ پر ہو

میں تب اُس شخص کو کہا ایسا — ای فلان آہ شخص میرے ساتھ

کیا سمجھتا ہے اُس کا نغز کلام — تا کرے رد امام کا ارقام ہو

وہ کہا وہ یہہ میں لیا ہوں ہاں — از تصانیف فخر رازی جان

میں کہا فخر رازی کا ہو — ہے امام زمان کے آگے کیا

طالب العلم سا ہے ہیچ مداں — یا رعیت بہ پیش ملک سلطان

یا ہے مانند ایک تارے کے — جوں مِس آفتاب کے آگے

جوں رعیت کتیں نہیں جائز — طعن ایک پادشاہ پر ہرگز

ہے محرّم مقلّدوں کے تئیں — طعن و تعریض بر ائمہ دین

ہاں مگر جبکہ پائیں نصّ صریح — کچھ نہ تاویل بن سکے ہی صحیح

اور اگر قول بو حنیفہ کا ہو — کوی بالفرض پایگا ایسا

که جب پاوے جاوے اسپہ دلیل | تو ہے وہ اچھا دسے بیقیل
ہے مفید عمل مقلد کو وہ | قول پر اس امام کے سن لو
جب تلک اُس کا خلاف نا پاوے | که کوئی عالم اسکو فرمائے

حکایت

ایک عالم زجامع از ہر | کیا انکار قیروانی پر
ایکدن یوں کہا کہ بعض اطفال | اُسکی تصنیف کے کتب کے مثال
او تصانیف کر سکینگے اب | بے ادب ہوکے وہ کہا یہہ جب
آیا مسجد سے شخص یک باہر | لشکری کے مثال آئی ماہر
قیروانی کی وہ رکھا تھا کتاب | اسکو بولا مجھے پڑھا یہہ شتاب
وہ کتاب اسکو وہ پڑھا نہ سکا | پس اُسے کھینچ کر نہیں مارا
کہا برہم ہو اُسکی اسی سفیہ | لوگ اب جانتے ہیں تجھکو فقیہ
اپنے سر سے اُتار یہہ دستار | نہیں شایاں ہے یہہ تجھے زنہار
لوگ سمجھے کہ یہہ کرامت تھی | ابن ابی زید قیروانی کی

حکایت

طالب العلم شافعیہ سے | بعض نزدیک مصر کے آئے تھے

بعض اصحاب بوحنیفہ کا | ایک انکار امیں کرتا تھا
ایکدن اسکو یٹں کیا تنبیہ | متنبہ ہوا نہیں وہ سفیہ
اُس سے مجھکو بڑی ہوی نفرت | لیا ناچار اُس سے میں فرقت
وہ گیا اوٗر یک سیڑھی پہ چڑھا | گرکے ایک ماٗر اُسکا ٹوٹ گیا
دن بدن حال اُسکا ہوگیے بُرا | جلد تر خوار زار ہوکے مرا
جب عیادت لیئے وہ بلوایا | یٹں عیادت نہ اُسکی جاکے کیا
پھر آداب تابعانِ امام | اُس سے پھر ملکے یٹں کیا نہ کلام
پس اے بھائی تو سب اماموں سات | انکے اتباع بس کراموں سات
با ادب رہ کے رکھہ زبانکو نگاہ | کہ تھے مقبولِ بارگاہ الٓہ

شگوفہ

اوٗر ائمہ کے درمیان اَی یار | جو ہُوا تھے مناظرہ کئے بار
تھا وہ اظہار حق کے ہی خاطر | نہ حسد کا سبب تھا اَی فاخر
کرنے کامل بھی ناقصان جو ہیں | دینے ترغیب طالبوں کے یٹں
اوٗر بعینِ شریعتِ کبریٰ | سب ائمہ کے مذہب والا
پہنچتے ہیں جواَی گرامی ذات | کشف اُن پر تھی یہ جب تک تھا

اُنکا بحث و مناظرہ تھا تب	متفق بعدِ کشف ہو گئے سب

خیابان پنجم در مناقب عظیمہ و فضایل کریمہ آن امام الائمہ و بعض اوصاف جلیلہ صاحبین معظمین و تبیین اسامی بعض اولیاء کرام و اصفیای عظام کہ در شریعت و طریقت تابعان آن امام ہمام بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

در مختار میں یہہ ہے مذکور
کہ امام محمد والا ہ
تھا بہت علم و فضل و حفظ میں طاق
اور تصانیف کا ہے اُسکے شمار
اُس کا شاگرد شافعی ہے جان
یعنے مادر سے شافعی کے بجا
اپنے مال و کتب کتیں بے قیل
اُن کتابوں سے بسکہ نفع اٹھا
یعنے آنسکے آگے در بغداد
تھا یقین گرچہ مجتہد مطلق
قوت علم اُس کا اور بڑھا

اور بھی اُسکی شرح میں مسطور
تھا جو شاگرد بو حنیفہ کا ہ
اُس سے پھیلا ہے علم در آفاق
ایک کم یک ہزار اک ای یار
اور اسکا ربیب عالیشان
تھا محمد کیا نکاح اپنا ہ
شافعی کے بھا کر دیا تحویل
کہتے ہیں شافعی فقیہ ہوا
سر بسر شافعی امام رشاد
سر محمد کے بھی کتب سے حق
علم کو اُسکے بس کمال ہوا

شافعی کے یہہ قول سے رکھہ یاد | شارح دُرّ[مختار] کہا ہی ھے مراد

وَاللهِ مَا صِرْتُ فَقِيْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ

شافعی نے یہہ منصفانہ کہا | گر کوئی فقہ سیکھنا چاہا ہو

بوحنیفہ کی یاروں کی خدمت | وہ کرے تاکہ پاوے یہہ دولت

اِس نمط بولتا ھے اسمٰعیل | جو تھا ابنِ ابی رجا ای خلیل

کہ محمد بن حسن کے تئیں | خواب میں دیکھہ کر یہہ پوچھا میں

کہ خدا تیرے ساتھہ کیا ھے کیا | وہ کہا مجھکو حق نے بخش دیا

اور بولا عذاب دینے کا | تیرے تئیں گر ارادہ میں رکھتا

تو تجھے علم دین کا اِتنا ہو | ای محمدؐ نہیں دیا ہوتا

پھر میں پوچھا کہ ای امام زماں | ابو یوسف کا ھے مقام کہاں

تب محمدؐ کہا ہمارے سے | ھے بلند اُسکی جائے دو درجے

دُرّ مختار کا محشی یہاں | دیکھہ اسطرح سے کیا ھے بیاں

یعنے یک درجہ اسکی سبقت کا | اور ھے دوسرا مشیخت کا

یا یہہ حاجت روائی سے ھے مراد | مومنوں کی جو وہ کیا ھے زیاد

یعنے قاضی تھا جبکہ وہ اکرم | حکم کرتا تھا عدل سے دائم

پھر میں پوچھا اُسسے کہ ای فرشتان | بو حنیفہ کا ھے مقام کہاں
بولا اُسکا مقام پاک یقیں | ہیگا برتر بقصر عِلّیین
یعنے وہ صاحبین سے برتر | یک مقام اُسکا ھے بہشت اندر
کیوں نہ درجہ اُسسے بلند ملے | نعمتیں کیوں نہ ارجمند ملے
کہ چہل سال صبح کی وہ نماز | از وضوئے عشا پڑھا بہ نیاز
اور پچپن کیا ھے حج ای یار | دیکھا خالق کو خوابمیں سو بار
ھے روایت اخیر دفعہ امام | پوچھا در خواب از خدائے انام
کہ تیرے بندگوں کو روزِ شمار | کس عمل کے سبب ملے چھٹکار
حق کہا جو پڑہیگا صبح و مسا | یہہ دعا میں نے اسکو بخشونگا

سُبْحٰنَ الْاَبَدِیِّ الْاَبَدُ سُبْحٰنَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ
الصَّمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَآءِ بِغَيْرِ عَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ
الْاَرْضَ عَلٰى مَاءٍ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ
عَدَدً سُبْحَانَ مَنْ قَسَّمَ الرِّزْقَ وَلَمْ يَنْسَ اَحَدً سُبْحٰنَ
الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدً سُبْحٰنَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور وہ حج آخری جو کیا تہ | اذن کعبے کے خادموں سے لیا

کعبۃ اللہ میں تا رہے یک شب — وہ خوشی سے دیئے اجازت تب
پس وہ کعبہ میں جب ہُوا داخل — درمیاں دو ستوں کے ای عاقل
اپنے سیدھے پاؤں پر ہی کھڑا — پائے چپ اپنا راست پہ رکھا
نفل دو رکعتیں شروع کیا — نصف قرآں پڑھ کر رکوع کیا
بعد سجدے کے پھر کھڑا رہ کر — پاؤں سیدھا رکھا ہے زانوں پر
نصف ثانی پڑھا وہ با حرمت — ختم قرآں کیا بعد رکعت
اور کرکے ادا رکوع و سجود — جبکہ پھیرا سلام وہ مسعود
خوف سے حق کے اشکبار رہا — جوش قلبی سے زار زار رہا
اور بدرگاہِ خالقِ متعال — کیا آہستہ اس طرح سے سوال
کہ ترا عبد ناتواں یا رب — ستر و ظاہر جسم و جاں یا رب
جوں سزاوار ہے تری طاعت — نہ ادا کر سکے ہے بالطاقت
پر وہ پہچانتا ہے تیری صفت — جو کہ لائق ہیں با الوہیت
پس تو نقصاں کو اسکی غلطی کے — بخش حرمت سے اس بیت کے
ہاتف غیب تب کیا آواز — حرمت کعبے سے ای نکو انداز
کہ ہمارے صفات تو جانا — اور بخوبی بغیب تو پہچانا

اور عبادت ہماری ای نعمان
ہم دعا کو تیرے قبول کئے
پیروی بھی تیری کرینگے جو
تا قیامت ہم انکو بخشینگے وہ
اور کرتا ہے نقل جُرجانی
کہ کوئی گر بامتِ موسیٰ (علیٰ نبینا و علیہ السلام)
ہوتا مانند بوحنیفہ کے
اور مناقب میں اُس معظم کے
ابنِ جوزی کا سبط باکرم
دوسرے علما بھی شرح وبسط کے ساتھ (نواسا ۱۲)
الغرض بعد حضرتِ قرآن
ہے بڑے معجزات سے ای یار
مذہب پاک اُسکا در آفاق
بامت کوئی نہیں کیا وہ امام (زمانہ ۱۲)
اسکا اصحاب تابعوں کو خدا

کیا اچھی ادا تو سرّ و عیاں
تجھکو لطف و کرم نے بخش دئے
اور رہینگے جو تیرے مذہب پہ
اور جزا بہتر انکو دیوینگے
سہل تستری سے ای گیانی
اور یوں ہی بامّتِ عیسیٰ
تو نصارا یہود نا ہوتے
بوحنیفہ امام اعظم کے
کیا تصنیف ہے دو جلد ضخیم
کئے مطوّل کتب لکھے خوش تمام
ہُونا پیدا امامِ دیں نعمان
معجزاتِ محمدی سے بچار
مُشتہر کردیا بہت خلّاق
پر قبولے بڑھے بڑے اعلام (علما ۱۲)
آج تک در شریعت غرّا (روشن ۱۲)

بخشا اپنے کرم سے سرداری　　اور فضیلت دیا انھیں باری

اور موافق اُسی کے مذہب کے　　حکم عیسیٰ کرے ہے جب اُترے

یعنے عیسیٰ کا اجتہاد ہمام　　ہوویگا حسب اجتہاد امام

ورنہ حق کا رسول ای سامع　　ہووے کیوں ایک امام کا تابع

یوں ہی بولے ہیں اہل کشف و کمال　　صاحب جذب و حال با اجلال

اور وہ بہر حفظ شرع متین　　کر کتابوں کی فقہ کے تدوین

ہے نکالا فروع کو ز اُصول　　اجر اُس کا اُسے ملیگا نہ بھول

فقہ میں ہے وہ صاحب خانہ　　سب طفیلی ہیں اُس کے ای دانہ

فقہ میں اصل ہے وہی سب کا　　اور ہیں سب فروع اُسکے بجا

علما اور تا بروز شمار　　فقہ کے جو کتب لکھیں ای یار

حکم سے اس حدیث کے سُن لے　　بوحنیفہ کو اجر اُس کا ملے

مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

یعنے جس نے ایک اچھی چال ڈالی اُس کا اجر اسکو ملیگا اور جو لوگ اُسپر عمل کرینگے اُن کا بھی اجر قیامت تک اسکو حاصل ہوگا

بوحنیفہ کا درجہ یہہ تحقیق　　بیگماں مانند حضرت صدیق

ہے یہہ رتبہ بغیر شبہ شدا　　سب علما میں حق اُسنے بخشا

فائدہ — اسامی بعض اولیا [illegible]

اکثر اقطاب و اولیائے کبار — مذہب اسکا گئے قبول ای یار
جون براہیم ابن ادہم تھا — تارک سلطنت برائے خدا
شیخ والا شفیق تھا بلخی — اور معروف عارف کرخی
محو وجدان عارف نامی — شیخ دین بایزید بسطامی
اور داؤد جو کہ تھا طائی — تھی جسے سالکونمیں سرسائی
شیخ رہبر فضیل ابن عیاض — جس سے تازہ تھا معرفت کا ریاض
ابو حامد کہیں جسے لفّاق — اور ابو بکر تھا بن الوراق
اور شیخ وکیع بحر فلاح — جسکے والد کا نام ہے جرّاح
اور امام شہیر عبد اللہ — یعنے ابن مبارک ای آگاہ
اور سوا انکے ہین بہت اخیار — کہ ہے جن کا شمار بس دشوار
اور ابو القاسم قشیری جان — صوفیہ مین جو تھا جلیل الشان
بولتا ہے وہ قدوۂ آفاق — میرا استاد بو علی دقاق
کیا ارشاد ہے یہہ میرتئیں — کہ طریقت کا علم سیکھا مئیں
از ابو القاسم نصیر اباد — ہے بلا شبہ وہ مرا استاد
اور [illegible] سیکھا ز حضرت شبلی — اور شبلی ز سری سقطی

اور سری زشیخ دین معروف — جس پہ تھے رمز باطنی مکشوف

اور معروف قطب اہل شہود — سیکھا از قدوۂ زماں داؤد

اور داؤد طائی اے ہشیار — یہہ طریقت کے رمز اور اسرار

سیکھا الخلق امام اعظم سے — قدوۂ اولیائے اکرم سے

ایسے اقطاب و اولیائے کرام — ہینگے شاگرد اور مرید امام

تھے ائمہ وہ سب طریقت کے — اور اساطین تھے شریعت کے

بعد انکے جو آئے ہیں اے یار — ہیں طریقت میں انکے تابعدار

یہہ بزرگان تمام ستر و عیاں — معتقد تھے امام کے اے جاں

تھے فضیلت کے اسکے قایل سب — مدح گو اسکے تھے بروز و بشب

مالک و شافعی ہے احمد جان — مدح میں اسکے تھے جو رطب لسان (تر زبان)

تھے مقر (اقرار کرنے والے) اسکی جو فضیلت کے — انکے اقوال آئینگے آگے

ایسے اعلام و اولیائے کبار — جبکہ تابع ہوں اسکے ستر و جہار

ہے عجب تر عجب از ان جاہل — کہ نہیں اسکے فضل کا قایل

نا کرے اپنے جہل کا اقرار — کرے قول امام کا انکار

کیوں نہووے وہ بدعتی مردود — اہل حق کا کیا خلاف نمود

٨٧٥٣

درّ مختار کی عبارت کا	ترجمہ اب یہاں تمام ہوا

شگوفہ

اوستادان امام کے ای یار	گرچہ ہیں تابعین سے بسیار
لیکہ حمّاد کے طرف نسبت	اوستادی کی پائی ہے شہرت
ہے بلا شبہ شیخ دین حمّاد	بوحنیفہ کا فقہ میں اُستاد
وہ تھا شاگرد شیخ نخعی کا	کہ براہیم نام جسکا تھا
اور نخعی کے تھے یہ اُستادان	علقمہ اسود و شریح عیان
اور اُستاد اُنکے تھے رہبر	ابن مسعود اور ابن عمر
یہہ صحابہ میں مجتہد تھے بجا	علم سیکھے تھے از رسول خدا

گلدستہ در توصیف تبع آن امام از دیگر ائمہ کرام رحمۃ اللہ علیہ وعلیہم

ابن عاصم سے سن یہہ ہے منقول	کہ اگر تولیں سب جہاں کے عقول
بوحنیفہ کی عقل ہوگی زیاد	یعنے اُسکے ہی عصر میں رکھہ یاد
حسن ابن زیاد یوں بولا	بوحنیفہ امام اہل ہُدا
نقل کرتا تھا چار ہزار اخبار	شیخ حمّاد سے ہی تھے دو ہزار
اور تھے دوسرے جو اُستادان	اُن سبھوں سے دو ہزار تھے بیان

اور مسایل بہت کا استخراج — تھا وہ کرتا علوم دیں کا سراج

بیشتر شغل تھا اسی کا مدام — کیونکہ ہیگا ضرور یہہ کام

اور روایت حدیث کی اکثر — کرتا تھا کم وہ خلق کا رہبر

کیونکہ اوروں سے ہوتی تھی یہہ بات — یوں ہی لایا ہے دیکھہ در مرقات

اور بولا امام کرمانی — حق کرے اسکی قبر نورانی

مسئلے پنج لک ای نیک مزاج — بوحنیفہ کیا ہے استخراج

اور بولا خطیب خوارزمی — جو تھا گنج سرایر علمی

کہ نکالا ہے مسئلے نعمان — تراستی ہزار ای باشان

تیس پر آٹھہ ہزار اسمیں یار — ہیں عبادات میں زروے شمار

اور باقی معاملات اندر — ہیں مسایل قیاس کے یکسر

گر نہوتی یہہ بات ای ہشیار — ہوتے گمراہ لوگ در امصار

عاصم قاری شیخ پاک نہاد — سن بقرأت امام کا استاد

بوحنیفہ کا جبکہ فضل و کمال — کیا مشہور خالق متعال

استفادے کے واسطے عاصم — پاس آتا تھا اسکے ہو عازم

اور کہتا تھا اسکو یوں آ امام — کہ تو لڑکا ہی ہیچ لیتے مدام

آتا تھا گھر ہمارے بے وسواس ۔ ہم بڑھاپے میں آتے ہیں تجھ پاس
پوچھے عاصم سے اسطرح جب صاف ۔ بوحنیفہ کا کہوں کرے تو خلاف
کہا بخشا تھا اسکیتیں کرتار ۔ فہم اور علم دین کا بسیار
فہم سے اپنے ہم نپائے جو ۔ فہم کامل سے اپنے پایا او
جب تلک اقوال باصفا اسکے ۔ خوب مفہوم ہمکو نا ہووے
ہمکو تب تک یقیں نہیں ہے روا ۔ قول پر اسکے دیویں نا فتوا
اور بولا ہے حجۃ الاسلام ۔ بوحنیفہ جو تھا امام ہمام
تھا بلاشبہ عارفِ باللہ ۔ زاہد و عابد گرامی جاہ
علم سے اپنے خالصاً للہ ۔ تھا ارادہ کیا وہ حق آگاہ

حکایت

شیخ علامہ کفوی نامی ۔ لایا ہے از خطیب خوارزمی
اپنی لڑکائی سے امام ہمام ۔ بہت حاضر جواب تھا بانام
نقل ہے شہر روم کا قیصر ۔ تحفۂ مال و زر بہت دیکر
بھیجا قاصد کو اپنے ای ہشیار ۔ نزد منصور بادشاہ ای یار
تاکہ علماءِ عصر کو دے سال ۔ جمع کر پوچھے انسے تین سوال

کرو کہ معقول دیویں تین جواب
کر نہ دیویں جواب وے معقول
سارے علما کو اور حکما کو
جمع منصور کردیا ہے بہم
بوحنیفہ کہتیں تھی لڑکا ئی
قاصد روم چڑھکے منبر پر
کوئی نپایا جواب کی طاقت
کہ تیں دیؤں جواب اسکا اب
بار دیگر کیا ہے جب وہ سوال
چاہا ہے بادشہ سے اذنِ جواب
پوچھا قاصد کو وہ امامِ زمان
بولا اسکو اتر تو از منبر
کیونکہ شاگرد ہے یقیں سایل
اترا منبر سے جلد وہ قاصد
بولا کیا پوچھتا ہے پوچھ جواب
کریں تقسیم اُن پہ زر بیہ شتاب
دیویں اسلامیاں خراج قبول
اور بہت نامدار عقلا کو
تب تماشے کو آئے یک عالم
گیا ہمراہِ پدر آہی بھائی
جب کیا ہے سوال آئی باون
چاہا نعمان باپ سے رخصت
منع نعمان کہتیں کیا وہ تب
بوحنیفہ ہو مضطرب فی الحال
وہ اجازت اسے دیا لشتاب
کیا تو سایل ہے وہ کہا تب ہاں
دیؤنگا میں جواب چڑھ اسپر
اور مجیب اوستاد ہے کامل
بعد اسکے چڑھا ہے وہ ماجد
بے تامل وہیں وہ پوچھا تب

کونسی شئے خدا سے تھی اوّل
جانتا ہے تو کیا حساب کیتن
تب کہا اُسکو ایک سے پہلے
وہ کہا سب سے ہے وُہی اول
جبکہ وہ واحدِ مجازی ہے
ہووے جو واحدِ حقیقی جان
پھر کہ قاصد کیا سوال دگر
تب کہا اُس کنیں امام زمن
اُس کے کہہ روشنی کا منہہ ہے کدہر
کہا نور مجازی ہے وہ بقان
اور نور حقیقی جو ہو گا ۔۔
پھر وہ پوچھا کہ حق تعالی اب
کہہ ترے سا مشتبہ اشتہر
میرے کسا بندہ موحد کو ۔۔
اب چڑہا یا ہے دیکہہ منبر پر

بعد پوچھا اُسے امام اجل
وہ کہا ہاں کہ جانتا ہوں میں
کونسا ہے عدد تو کہہ مجہہ سے
اسکو بولا یہہ قدوۂ اکمل
اُسکے آگے ہوئی نہ کوئی شئے
اُس سے پہلے ہو کوئی کیوں نادان
کہ خدا کا تو بول منہہ ہے کدہر
کہ کرین جبکہ شمع تک روشن
وہ کہا سب طرف ہے ای مہتر
کوئی مقرر جہت ہی اسکو نہین
کیوں مقرر جہت ہو یک اُسکا
کیا ہے کرتا کہا ہے نعمان تب
حق تعالی اُتار از منبر
اُمتی رسول ماجد کو
سنکے قاصد وُہین جہکا یا سر

حکایت

نقل ہے کوئی خوارج بدکار
آئے ہا تو تمیں اپنے لے تروار

اور بولے امام سے اسد ہات
پوچھتے ہیں تیرسے ہم دو بات

گر نہ انکا تو ہمکو دیوے جواب
قتل ہی تجھکو ہم کرینگے شتاب

کہا تمکو جواب دیوٗں گا
کیجو تیغوں کو اب نیام سبلا

بولے گردن کے چرم سے تیرے
گر بناویں نیام اجر ملے

بولا کیا پوچھتے ہو تم پوچھو
کہے ہم لائے ہیں جنازے دو

ایک جنازہ ہے یک شرابی کا
عیش نشہ میں اپنے ہے وہ موا

اور ایک زن تھی حاملہ زحرام
جنتے ہی مر گئی ہے وہ ناکام

یعنے توبہ نہیں نصیب ہوا
یہہ دونو کو حرام سے اصلا

اور خوارج کے پاس ای باہر
ہووے مومن گناہ سے کافر

تھا یہہ انکا ارادہ باطل
گر وہ دونو کہیں کہے مومن

اہل سنت کا جیسوں کہ ہے مذہب
قتل کردیویں اس امام کو تب

انکو پوچھا ابو حنیفہ زود
کیا ہیں یہ مردگان ز قوم یہود

تب وے کہنے لگے یہود نہیں
پھر کے پوچھا یہ کیا نصارا ہیں

کہنے لاگے ہیں نصارا او | پوچھا پھر کیا مجوس ہیں ہر دو
وہ کہے یہہ یقیں مجوس ہیں | پوچھا کیا بت پرست ہیں وہ یقیں
بولے نئیں بت پرست تھے وہ بھی | پوچھا پھر کون ہیں کہو تم بھی
کہے ناچار وہ مُسلماں تھے | کہنے لاگا امام تب اُنسے
تم بھی اپنا دئے ہیں آپ جواب | کہ مسلماں کہے اُنھیں بصواب
پس وہ کسطرح ہُوینگے کافر | ہوئے حیران یہہ سکے وہ آخر
بعد پوچھے کہ وہ دونو مردے | جنّتی یا ہیں دوزخی کہدے
تب کہا وہ امام عالی ذات | میں کہوں حقمیں انکے اب یہہ بات
اُنسے بدتر کے حقمیں ہو آگاہ | جو کہا حضرت خلیل اللہ

فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَمَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

اور کیا ہے جو حضرت عیسیٰ | اُنسے بدتر کے حقمیں حق سے دعا
میں بھی کہتا ہوں انکے حقمیں وہی | پس یہہ آیت کتیں پڑھا ہے تب ہی

اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

بوحنیفہ سے یہہ سنے وہ جب | ترک اپنا کئے وُہیں مذہب

حکایت

کیا مسجد میں کوئی اُس سے سوال — کہ کہے گر نبیذ کو تو حلال ہو
ابھی مسجد میں اُسکو پیؤں میں — تب کہا یوں امام اُسکتیں
تجھ پہ تیری حلال ہے عورت — اُس سے مسجد میں گر کرے صحبت
تب تو مسجد میں پی نبیذ یقیں — سن یہہ شرمندہ ہو گیا وہ وہیں
اور کشاف میں لکھا اُس ڈھب — آیا کوفے کنتیں قتادہ جب
اسکو گھیرے اٹھے بہت مردم — کہا پوچھو جو چاہتے ہو تم
پوچھا کوئی حضرت سلیماں کی — چیونٹی نر تھی یا کہ مادہ تھی
کچھ تامل کیا قتادہ یہاں — وہاں حاضر تھا ناگہاں نعماں
اور تھا کم عمر یوں کہا ہے تبھی — کہ سلیماں کی چیونٹی مادہ تھی
پوچھے اُسکو تو یہہ کہاں سے لیا — کہا قرآں میں حق یہہ فرمایا
یعنے بولا ہے اُسکتیں قالت — اور نہ قال کہا ہے در آیت

حکایت

حق میں عثماں کے کوئی مردود — کہتے ہیں بولتا تھا لفظ یہود
کہا یک روز اُس کتیں نعماں — کہ میں چہتا ہوں اِسطرح ایماں
ایک یہودی کے ساتھہ بیٹی تو — بیاہ کر دیوے اپنی بیٹی کو

وہ کہا ای امام پاک سیر ۔ کیوں یہودی کو دیوں میں دختر
کہکے تسبیح تب امام پکار ۔ اور کہا اس نمط اسے ای یار
جب یہودی کو تو نہ دے دختر ۔ فکر کر تو خدا کا پیغمبر
اپنے دو دختر نکو اختر ۔ دو نبوّت کے درج کے گوہر
کیوں یہودی کنیں دیا ہوگا ۔ کیوں تو رکھتا ہے ایسی بات روا
جب سنا وہ امام سے یہ بات ۔ کیا تو یہ رہا ادب کے سات

حکایت

اور کیا ابن خلکان ہے رقم ۔ اپنی تاریخ بیچ ای اکرم
شیخ تھا یک ربیع نام اُسکا ۔ شاہ منصور کا مُصاحب تھا
اور دشمن امام کا تھا بڑا ۔ ایک دن بادشاہ سے بولا
ابن عباس جو ہے تیرا جد ۔ بوحنیفہ عدو ہے اُس کا اشد
اور بھی ہے سمجھ تو اُس کا سبب ۔ ابن عباس کا یہ ہے مذہب
کوئی قسم کھاکے بعد یکدو روز ۔ انشاء اللہ بولا ای فیروز
اُسکا استثنا ہوگا یہ جائز ۔ لانعم اُسپر ہے قسم ہرگز
کہتا ہے بوحنیفہ ای دانا ۔ گر ہے نزدیک اُس کا استثنا

ہے روا ور نہو نہیں ہے روا — پس مخالف ہے یہہ تیرے جد کا
تب کہا بوحنیفہ ای منصور — بولتا ہے ربیع یوں مشہور
ہاتھہ تیرے تیری فوج یقیں — کی جو بیعت کبھی درست نہیں
گر کریں عہد یہاں قسم کھاکر — اور کہیں انشاء اللہ جاکر گھر
پس قسم انکی توٹ جاتی ہے — حفظ بیعت نہ لازم آتی ہے
بادشاہ بات یہہ سنا ہے جب — مار قہقہہ بہت ہنسا ہے تب
اور کہا ای ربیع ہو ہشیار — متعرض نہ اسکا ہو زنہار

حکایت

پوچھا یک عالم ای امام اجل — مسئلہ کوئی تو بوجھ کر اول
بعد اسکے کبھی ہے پچتایا — تب انسے یوں امام فرمایا
ایک زن حاملہ ہوئی یکبار — تب کئے لوگ مجھ سے استفسار
بچہ پھرتا ہے پیٹ میں اسکے — کیا تو کہتا ہے میں کہا انسے
کر شکم اس کا چاک ای ماہر — لاو بچیکو اسکے تم باہر
پھر ندامت مجھے ہوئی بسیار — کہ وہ میت کو میں دیا آزار
جان بچیکا جانے وہ مولا — کہ وہ زندہ رہتا ہے یا ہے موا

کہا سایل وہ ای امام زماں ۔ فکر زنہار تو نکر کوئی آن

ہوں بلاشبہ میں وہی بچا ۔ کہ ترے یمن سے مجھے مولا

لایا ماں کے شکم سے ہی باہر ۔ اور دیا علم (برکتسے) مجھکو ای فاخر

غنچہ

اور کہا بوحنیفہ مجھکو خدا ۔ یمن سے اس دعا کے علم دیا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ عَلٰے طَاعَتِکَ

نقل ہے سیّد بخاری سے ۔ جو فرایض کے بعد اسکو پڑھے

اس پہ دروازے علم کے مولا ۔ فضل سے اپنے کھول دیویگا

خیابان ششم دربیان فراست آن آفتاب اوج کرامت

حکایت

روضۂ فایق اندر ای بھائی ۔ بولتا ہے کہ ایک زن آئی

سیب یک لا رکھی امام کے پاس ۔ قدوۂ زمرۂ انام کے پاس

ایک جانب میں سرخ تھا وہ سیب ۔ دوسرے جانب میں زرد تھا بے ریب

شق کیا اسکو بوحنیفہ تب ۔ گئی عورت وہ عاقلہ خوش ڈھب

حاضراں دیکھ یہ ہوئے حیراں ۔ اور پوچھے امام سے اس آں

بولا وہ دیکھتے ہی زن یہہ لہو ۔ ہے کبھو سرخ اور زرد کبھو
ہوئی سائل مرے سے وہ آکر ۔ کونسا حیض کونسا ہے طہر
سب کو چیز میں یہہ بتلایا ۔ جب تلگ رنگ یوں نہو اُجلا
تب تلگ پاک تو نہوویگی ۔ پس وہ میرے جواب کو سمجھی

حکایت

جامع مضمرات میں مذکور ۔ ہے یقیں یہہ روایت پُرنور
کہ امام محمد باقر ۔ بن علی بن حسین بن حیدر
حامل علم احمد مختار ۔ رضی اللہ عنہ ستر و جہار
بوحنیفہ سے ایکدن پوچھا ۔ کہ میں سنتا ہوں اسطرح ہرجا
کہ مسایل قیاس سے اکثر ۔ وضع کرتا ہے تو بشام و سحر
اور احادیث شاہ عالم کے ۔ بالیقیں میرے جد اکرم کے
ترک کرتا ہے تو قیاس کے سات ۔ بول سچ یا کہ جھوٹ ہے یہہ بات
بوحنیفہ کہا اے ابن رسول ۔ اے گل گلشن علی و بتول
تیرے خدمتمیں میرے عرض ہے یہ ۔ پوچھا کیا ہے کیا وہ عرض کہیں
روزہ افضل ہے یا نماز بھلا ۔ بولا افضل نماز ہی ہے بجا

بوحنیفہ کہا کہ قول مرا
کہنا عورت کو پاک حیض سے جب
اور روزے کو وہ کرے نہ قضا
بلکہ کہتا ہوں اسطرح بدوام
یہہ مرا بولنا بستر و عیاں
اور ہی دوسری یہہ عرض جناب
بولا اسکو امام دیں باقر
بوحنیفہ کہا کہ قول مرا تو
چاہتا ہے قیاس اسکو بجا
پہ یہی ہی صحیح میرا قول
یہہ میرا قول جو بشہرت ہے
تیسری عرض ای امام زمن
اسکو فرمایا حضرت باقر
بوحنیفہ کہا ای رہ نما
کہنا اپنے ... کے ...

سر بسر گر قیاس پر ہوتا مد
وہ کرے ہے قضا نماز کو شب
یش نہیں بولتا ہوں یوں اصلا
کہ کرے حایضہ قضائے صیام
اتباع حدیث سے ہے جان
کہ نجستر منی ہی یا پیشاب
کہ نجستر پیشاب ہے اشہر
گر مخالف نصوص کے ہوتا
آیات قرآن ۱۲
غسل واجب پیشاب سے ہوسدا
غسل واجب منی پہ ہے نہ بول
بھی نر ہوئی حدیث و آیت ہی
مرد ہیگا ضعیف تر یا زن
کہ ہی عورت ضعیفہ عاجزہ
قول ہوتا اگر مرا بقیاس
ہوسے البتہ ... دو ...

پهر میں کہتا ہوں حصے دو بہ پسر | پہنچے اور حصہ لیوے یک دختر
چونکہ فرمایا خالق یزدان | حکم ایسا بآیت قرآن

لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ

پس مرا مذہب ای سر عترت | ہی ز روے کتاب اور سنت
اور باقوال اکمل اصحاب | اور باجماع اہل حق در باب
جب نپاتا ہوں اسمیں کچھہ زنہار | کرتا ہوں اجتہاد تب ناچار
پس امام محمد باقر | باقر العلم ابن پیغمبر
بوحنیفہ سے جب سنا یہہ بیاں | ہوا مسرور اور بہت شاداں
لطف و اشفاق اسپہ کر بیحد | کیا اُس کے مخالفین کو رد

حکایت

کودکاں جمع ہو کہیں یکروز | کرتے تھے کوئی بازی ای فیروز
کہتے ہیں ناگہاں گلی انکی | مجلس بوحنیفہ بیچ گرتی
نہیں گستاخ کوئی ہوا کودک | کہ اُٹھا وے گلی وہ آ بیشک
ایک لڑکا ہو بے ادب اسدم | آ اٹھایا گلی کہیں وہ باہم
بوحنیفہ کہا کہ یہہ لڑکا | ہوا ہیگا حرام سے پیدا

حاضرین جب کئے ہیں استفسار ۔ پائے ویسا ہی اسکتیں اے یار
تب کئے عرض وہ امام سے آ ۔ کیوں وہ لڑکے کا حال تو پوچھا
بولا ہوتا اگر وہ نسلِ حلال ۔ رکھتا البتہ وہ حیا کا کمال

حکایت

ابنِ عاصم کہا کہ میں یک روز ۔ گیا نزد امام اے فیروز
پاس بیٹھا تھا اُس کے یک حجّام ۔ اسکو فرمایا یوں امام ہمام
کہ تو کر انتخاب اُجلے بال ۔ عرض حجّام یوں کیا در حال
بال اُجلے گر انتخاب کروں ۔ بال ہوتے ہیں بس وہی افزوں
تب کہا وہ امام عالی جاہ ۔ کہ تو کر اِنتخاب موئے سیاہ
اِنتخاب سیاہ سے شاید ۔ بال کالے ہی ہوینگے زاید
میں حکایت شریح سے یہہ کہا ۔ سُن حکایت کو یہہ بہت وہ ہنسا
بولا گر بوحنیفہ قدوۂ ناس ۔ چھوڑتا باصواب اپنا قیاس
چھوڑتا تھا بگفتۂ حجّام وہ ۔ اُس پہ رحمت کرے خدائے انام

حکایت

اور تہذیب میں لکھا بنقل ۔ ابن حمّاد یعنے اسمٰعیل

جو تھا پوتا ابو حنیفہ کا — نقل اسطرح سے وہ ہی لایا
کہ یہ ہمسایۂ امام ہمام — ایک تھا رافضی بد انجام
آسیا بان تھا وہ زشت سیر — اور تھے اُسکے پاس دو خچر
نام دونوں کا رکھا تھا وہ خر — ایک کا بوبکر دوسرے کا عمر
ایک خچر اُسکا ایک رات — مارا اس رافضی کو ایسی لات
کہ اُسی لات میں تمام کیا — حشر تک جگ میں اپنا نام کیا
بوحنیفہ خبر سنا یہہ جب — اُسکے یوں بولنے لگا ہی تب
وہ جو خچر کا نام رکھا عمر — وُہی مارا ہو اس شقی کو مگر
جبکہ دریافت وہ کئے ہیں جا — بوحنیفہ کا قول تھا سچا

خیابان ہفتم در مجاہدات و عبادات و ریاضات آن عالیمقام رضی اللہ عنہ

بولتا ہے امام غزالی — قدس اللہ سرہ العالی
بوحنیفہ امام اہل وقار — نصف شب رہتا تھا سدا بیدار
حق کی ہی طاعت و عبادت میں — ذکر میں فکر میں ریاضت میں
ایکدن ایک راہ سے گذرا — شخص یک دوسرے سے یوں بولا
کہ جو اتا ہے یہہ امام ہمام — زاہد و عابد و رفیع مقام

جاگتا ہے سدا تمامی شب ۔۔۔ بخشوع دلی بطاعت رب
تب سے ہی جاگنے لگا خوش حالت ۔۔۔ طاعت حق میں وہ تمامی رات
اور یوں بولتا تھا وہ اکرم ۔۔۔ شرم ہی حق سے مجھکو یہہ ہر دم
کہ نہ اوصاف جو ہوں میرے میں ۔۔۔ خلق نت اس سے میری مدح کریں

گل

یافعی یوں لکھا ہے در طبقات ۔۔۔ ابو یوسف یقیں کہا یہہ بات
بوحنیفہ کے ساتھہ میں بھی تھا ۔۔۔ ایکدن ایک راہ سے گذرا
دیکھکر اُس امام کو اُسدم ۔۔۔ شخص یک شخص کو کہا یہہ ہم
جاگتا ہے تمام شب یہہ امام ۔۔۔ نہیں سوتا کبھی وہ نیک انجام
بوحنیفہ کہا قسم بخدا ۔۔۔ آہ کرتے ہیں لوگ میری ثنا
ایسے وصفوں سے جو کہ مجھمیں نہیں ۔۔۔ کیوں نہ کوشش کروں میں اسمیں یقیں
تبسے شب جاگنے لگا ہی تمام ۔۔۔ در عبادات خالق علام

گل

شیخ عطار بحر صدق و صفا ۔۔۔ اسطرح اپنے تذکرے میں لکھا
کہ ہر اک شب میں تین سو رکعت ۔۔۔ پڑھتا تھا بوحنیفہ باصفوت

جاتا تھا ایکدن وہ نیک صفات ‏ ‏ ‏ ایک رہ میں کھڑے تھے دو عورات
ایک دوسری سے یوں کہی تھی زن ‏ ‏ ‏ کہ ہر اک رات یہہ امام زمن
پانسو رکعتیں پڑھے ہی مدام ‏ ‏ ‏ پانسو پڑھنے لگا تب سے امام
بعد ازاں ایک دن وہ پاک سیر ‏ ‏ ‏ گذرا لڑکونکی یک جماعت پر
ایک لڑکا کہا تھے اُن سے وہاں ‏ ‏ ‏ کہ جو آتا ہے یہہ امام زماں
رکعتیں یک ہزار در ہر شب ‏ ‏ ‏ پڑھتا ہی جاگتا ہی ساری شب
بوحنیفہ کہا سُنا یہہ جب ‏ ‏ ‏ کہ میں نیت کیا ہوں صدق سے اب
الف رکعت ہر ایک شب میں پڑہوں ‏ ‏ ‏ ایک ساعت نہ رات میں سوؤں
پس لگا کرنے یوں ہی وہ خوش خو ‏ ‏ ‏ لوگ پوچھے ہیں جبکہ اُسکا سبب
بولا ڈرتا ہوں میں کہیں یک تل ‏ ‏ ‏ حکم آیت میں یہہ نہوں داخل

وَيُحِبُّونَ اَنْ يُحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا

گل

کہتے ہیں بعد اُسکے تا چہل سال ‏ ‏ ‏ وہ امام ہمام با اجلال
کوئی شب بھی زمیں کو اپنا جو ‏ ‏ ‏ نہیں ہرگز لگا یا ہی پہلو
تا چہل سال از وضوئے عشا ‏ ‏ ‏ وہ ہمیشہ نماز صبح پڑھا

اور از کثرت صلوٰة و سجود — اسکے زانوئے پاک ای مسعود

ہوگئے مثل زانوئے اشتر — عمر ایسا ہی لے گیا وہ بسر

اور تا بیست سال وہ زنہار — سر برہنہ نہیں ہوا بوقار

خلوت و جلوت اندر اے دمساز — پاؤں اپنے نہیں کیا ہی دراز

پوچھتے جب سبب کوئی اسکا — تو وہ اسطرح انکو فرماتا

کہ بجلوت ادب خدا کے سات — اولی بندے کے حقمیں ہے خوشدمات

گل

اسطرح بولتا ہی ابن عمر — کہ اسد جس کا نام ہی خوشتر

کہ چہل سال بوحنیفہ بجاہ — ہی وضو سے عشا کے صبح پڑھا

اور ہرگز بشب نہ سوتا تھا — یہاں تلک خوف حق سے روتا تھا

کہ اسے سنکے اسکے ابن جوار — کرتے تھے غم سے آہ گریہ و زار

گل

مسعر ابن کرام نیک سیر — زہد و تقوی میں جو کہ تھا اشہر

نقل کرتا ہی یوں وہ عالیشاں — بوحنیفہ کے پیش گیا تھا مکاں

صرف اوقات اسکے تا یکسر — دیکھوں ترتیب سے بشام و سحر

صبح کی پڑھہ نماز باتقدیس بیٹھتا تھا بمسند تدریس
ظہر تک اُسپہ طالبانِ علوم آکے کرتے تھے اژدہام و ہجوم
انکی تعلیم میں ہی وہ کامل رہتا تھا سربسر سدا اشاغل
ظہر کے بعد پھر کے تا بہ عشاء یوں ہی مشغول اُسمیں رہتا تھا
درس و ارشاد سے فراغت پا آکے مسجد میں وہ زبعد عشا
ذکر میں طاعت و تلاوت میں ہوتا شاغل بدل عبادت میں
صبح کی پھر نماز کرکے ادا جلد مسجد میں بیٹھتا تھا آ
ہوتا تعلیم میں ہی پس شاغل اِس وتیرے پہ تھا سدا عامل
میں کیا عہد اپنے تا بہ ممات رہوں صحبت میں اُسکے ہی دن رات

گل

اور ابن ابی معاذ کہا مسعر ابنِ کرام اہل صفا
مسجد بوحنیفہ میں اک فہیم ہوا سجدیمیں جان بحق تسلیم
مسعر ابن کرام نیک صفات بولا مسجد میں آیا میں یک رات
پایا میں ایک مرد کو بہ نماز اور لگا سنتے اُسکی یہ آواز
سبع قرآن تلک پڑھا بہ خضوع میں نے سمجھا کہ اب کریگا رکوع

پھر کے قرأت کیا ہی وہ آغاز — ثلث قرآن تلک پڑھا بہ نیاز

پھر میں سمجھا کہ آئیگا برکوع — پھر کے قرأت کیا وہ جلد شروع

نصف قرآن تگ پڑھا بے میں — بعد اسکے پڑھا ہی تا ثلثین

تب بھی راکع نہوکے وہ اکرم — ایک رکعت میں ہی کیا ہی ختم

میں کیا جبکہ اسکو استفسار — بوحنیفہ تھا وہ انکو کردار

گل

ابن مصعب نے یوں دیا ہی خبر — کہ یہہ چارو بزرگ نیک سیر

ایک رکعت میں ختم قرآنی — کرتے تھے باندرای گیانی

پہلے عثمان ابن عفان ہی — اور دوسرا تمیم ذیشان ہی

تیسرا ہی سعید ابن جبیر — اور چوتھا ہی بوحنیفہ بخیر

گل

اور کہتا ہی یحیی ابن نضر — بوحنیفہ وہ قدوۂ رہبر

ختم قرآن شصت با اکرام — کرتا تھا دایما بماہ صیام

اور حفص ابن عبد رحمن سے — نقل آئی ہی حسن دل و جان سے

کہ امام ابوحنیفہ یقین — تا بہ سنی سال ای انکو آئین

ایک رکعت میں باکمال ادب
ختم قرآن کرتا تھا ہر شب

گل

شیخ عطار زبدۂ احرار
کہا بوحنیفہ پر تکریم
میں غنا کے سبب سے اسکے گیا
اسکے گفتار میں وہیں ناچار
نقل ہی ایک مسئلہ اسپر
ختم قرآن کرتا تھا چالیس

تذکرہ میں لکھا ہی یوں ای یار
ایک تونگر کی ایک دن تعظیم
نادم و شرمسار بعد ہوا
ختم قرآن کیا ہوں ایک ہزار
جبکہ ہوتا تھا سخت مشکل تر
اسپہ حق حل وہ کرتا تب ای انیس

گل

اور لایا بروضۂ فایق
جب تھا قیدی بمرض موت ای یار
اور قاسم کہا امام ہمام
کرتا اُسکی بجوش دل تکرار

کہ امام ابوحنیفہ بحق
ختم قرآن کیا ہی سات ہزار
پڑھتا تھا جب یہہ آیت فرجام
صبح صادق تلک بگریۂ زار

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ

بولا ہی ابن زائدہ یک رات
میں گذرا عشا امام کے سات

لوگ مسجد سے سب گئے باہر	میں ہی مسجد میں رہ گیا آخر
میرے رہنے سے بوحنیفہ یقیں	خبر رکھتا نہیں تھا با تمکیں
کیا آغاز قرأت قرآن	پہنچا آیت پو جب یہہ ای باشان
بار بار اسکی کرتا تھا تکرار	صبح صادق تلک بگریہ و زار

وَقِنَا عَذَابَ السَّمُوْم

خیابان ہشتم در زہد و ورع و عدم طمع آن امام ہمام رحمۃ اللہ علیہ

ورع و تقوی میں کیا لکھوں اسکا	اور بے طمعی اسکی از دنیا
نقل کرتا ہی صاحب ارشاد (ارشاد العباد)	شیخ عبد العزیز قدس نہاد
کہ بشر شخص یک تجارت میں	بوحنیفہ کے تھا شراکت میں
وہ تجارت کے واسطے یک بار	جنس لے مصر کو گیا ای یار
اسکے نزدیک خز کے ستر تھان	بھیجا ہی بوحنیفہ عالیشان
اور اسکو لکھا ہی یک مکتوب	کہ ہی تھانوں میں تھان یک معیوب
مصر میں جب تو اسکو بیچیگا	لینے والے کو عیب اسکا بتا (عیب دار)
جمل تھانان وہ یکہ کو بیچ دیا	عیب بتلانے اسکا بھول گیا
آیا لوٹ کر جب بشر ای یار	بوحنیفہ کیا ہی استغسار

معذرت کرکے تب وہ یوں بولا | کہ دکھانے وہ عیب میں بھولا
اصل اور نفع اپنا وہ اکرم | کہ تھا معدود ستی ہزار درم
سب تصدق کیا فقیروں پر | بولا اسطرح بعد وہ رہبر
شمہ اس مال سیج آیا جب | مجھکو حاجت نہیں ہی اسکی اب

گل

شیخ عطار تذکرہ میں لکھا | شخص مدیون یک امام کا تھا
ایک شاگرد بوحنیفہ کا | کہتے ہیں اسکے گھر کے پاس موا
آیا گھر اسکے وہ امام ہمام | لوگ میت کے کام میں تھے تمام
اور تب دھوپ سخت تھی بسیار | تھا وہ مدیونکا سایۂ دیوار
لوگ بیٹھے تھے سائے میں وہ تمام | اور وہ دھوپ میں کھڑا تھا امام
لوگ ہو پر بجد دئے تکلیف | کہ یہہ سائے میں لائیے تشریف
انکو بولا امام تب ناچار | میرا مدیون ہی صاحب دیوار
نفع لینا مجھے نہیں ہی حلال | اسکے دیوار سے یقین بمثال
کیونکہ آئی ہی خبر رو سے | قرض جو بوجھو جر نفع کرے
وہ ربا ہی نہیں روا ہرگز | بس یہہ سایہ مجھے نہیں جائز

گل

اور وہی تذکرہ میں ہی ارقام ایک بکرا یقیں بعہدِ امام
کہیں چوری گیا تھا بالتحقیق اس سبب سے وہ صاحبِ تدقیق
گوسفندوں کے عمر کے مقدار گوشت کھایا نہیں کبھو زنہار
کیچڑ یک روز راہ کا تھوڑا اوڑھہ کے کپڑے اُپر ہی اسکے لگا
ایک ناخن کے ہی وہ تھا مقدار دُھویا دجلے میں جاکے وہ ای یار
تب کئے لوگ عرض درخدمت کم نجاست کی تو دیا رخصت
اور کیچڑ جو اِس قدر کمتر دُھویا کیوں اپنے ثوب سے جاکر
بوحنیفہ کہا وہ فتوی ہی اور یہہ احتیاط و تقوی ہی
دیکھئے مصطفی رسول خدا نہیں رخصت بلال کو بخشا
کہ بمقدار جوز اپنے لئے کوئی چیز ونکو وہ ذخیرہ کرے
کرتا تھا پن ذخیرہ ای آگاہ بہر ازواج قوت یکسالہ

گل

اور امام محمد ابن حسن اُس کا شاگرد خاص نیکو فن
اپنی لڑکائی میں وہ قدوہ دیں تھا بہت خوبرو جمیل و حسین

بوحنیفہ سراجِ اہلِ ہدا بارِ اوّل ہی اُسکو دیکھا تھا

پھر نہ دیکھا ہی اسکو بارِ دگر احتیاط اُسمیں کرتا تھا اکثر

پیچھے پردے کے اُسکو بٹھلا کر درس دیتا تھا وہ صفا مظہر

ریش آئی تلک اُسے ناچار تھا یہی احتیاط لیل و نہار

گل

اور بعضے کتب میں ہی مسطور تھا خلیفہ جو وقت کا منصور

بوحنیفہ امام نیک اوصاف اُسکا یک امر میں کیا تھا خلاف

اِس لیئے وہ خلیفہ ہوکے خفا فتوی دینے سے اُسکو روکا تھا

بوحنیفہ اُنھیں دنوں یک رات کھانا کھایا ہی اپنی دختر سات

جب کئی ہی خلال وہ دختر ہوا ظاہر ہی تب لہو کا اثر

پوچھی لڑکی کہ اَی پدر یہہ لہو بولیئے کیا کرے ہی نقض (توڑنا) وضو

بولا دختر سے وہ جلیل الذات اپنے بھائی سے پوچھہ تو یہہ بات

کیونکہ سُلطان وقت میرتئیں فتوی دینا کیا ہی منع یقیں

دیکھیئے وہ امام نیک شعار کیا تھا محتاط صادق الاقرار

گل

اور حسن ابن قحطبہ یکبار
حکم منصور سے ای نیک انجام
وقت کی مصلحت پو کرکے نگاہ
کونے میں اس مکان کے رکھ داب
اپنے فرزند کو بوقت وفات
کہ مرے بعد دفن یہہ تھیلی
اور کہا یہہ تری امانت ہے
جونکہ یہہ حکم پدر سے پایا

نقل ہے ایک تھیلی دینار
لایا تھا ہدیہ درجناب امام
اسکو بولا امام عالی جاہ
اسکو رکھ دے وہیں گیا وہ تب
یوں وصیت کیا وہ نیک صفات
سونپ دے جلد تر حسن کو ہی
تجھکو پہنچی وہ باسلامت ہے
وہ وصیت پسر بجا لایا

گل

اور منقول ہے سن ای ہشیار
بولا اپنے وزیر سے ایسا
عرض و طول اسکا ہو چنان و چنین
اسکو بولا امام بے وسواس
سنکے مشتاق تر ہوا وہ وزیر
تھا جو سلطان وقت کا مطلوب

ابو جعفر دوانقی یکبار
چاہئے ایک طاقہ دیبا
ڈھونڈا اکثر وہ پر نپایا کہیں (جامہ حریر)
ایک دیبا ہی دیکھ میرے پاس
پس دکھایا منگا اسے وہ خبیر
اسکے کو دیا یہہ تھا بہت ہی خوب

شاد ہو کر وزیر تب بسیار | کیا قیمت سے اُسکے استفسار
اُسکو فرمایا یوں امام زماں | تجھے میرے پاس ایسے ہی دس تھاں
نوں کو بیچا ہوں ایک ہی باقی | پاس میرے رہا ہی دیکھتے ہی
ایسی قیمت سے میں خریدا ہوں | قیمت اسکی ہی آج تو افزوں
میں خریدا اسے جو قیمت سے | وہی قیمت سے بیچتا ہوں تجھے
نہیں لیتا ہوں اُس سے کچھ افزود | کیونکہ اس بیچنے سے اب مقصود
آپنی تو مراد پانا ہی | نہ مجھے نفع کچھ اُٹھانا ہی

خیابان ہشتم درجود و کرم و سخاوت اعم آن امام عالی ہمم

کیا لکھوں اُسکے میں سخا کا بیاں | یہاں عاجز ہی خامۂ دو زباں
روضۂ فایق اندر ای اکرم | دیکھی اسطرح کیا ہی رقم
بوحنیفہ امام با اجلال | نفقہ دیتا تھا جب بہ اہل و عیال
اُسکے مقدار ہی وہ نیک صفات | کرتا فقرا کیتئیں یقیں خیرات
اور بناتا تھا جب لباس نیا | دیتا ویسا لباس با علما
اور جب بیٹھتا تھا سفرہ پہ | بہر اکل طعام وہ رہبر
نوش کرتا طعام جس مقدار | دیتا تھا جنکو بھی اُس مقدار

قیس ابن ربیع کہا ای حبیب — کہ امام ابو حنیفہ یقیں
نفع اپنی سدا تجارت کا — رکھتا تھا جمع کر جدا ایک جا
اور لباس اس سے بھی خرید کے او — دیتا علما شیوخ و فقرا کو
بولتا انکو کیجے شکر خدا — کہ وہی تمکو یہہ کیا ہی عطا
مال سے میرے کچھ خدا کی قسم — نہیں تمکو دیا ہوں میں اسدم
اور یہہ عادت تھی اسکی شام و سحر — بیٹھتا اس کے پاس کوئی اگر
کرتا دریافت حال وہ اسکا — اور کرتا تھا حاجت اسکی روا
شخص یک اسکے پاس آ بیٹھا — تن پہ اسکے لباس کہنہ تھا
لوگ مجلس سے سارے جبکہ اٹھے — مہربانی سے یوں کہا ہی اسے
اس مصلی کتیں اٹھا تو بہم — اسکے نیچے ہیں لے ہزار درم
اس سے اصلاح حال کر اپنا — اور کر شکر حق صباح و مسا

نغمۂ دلکشا

اور وہی تذکرہ میں ای بھائی — دیکھہ یہہ نقل معتبر آئی
بو حنیفہ امام اہل کمال — ۱ — قصد عزلت کیا بہ اول حال

اور لباس اپنا صوف کا پہرا — اور منہہ اپنا خلق سے پھیرا
اور لایا طرف خدا کے رجوع — باکمال خضوع اور خشوع
تب وہ یک رات اپنے خواب اندر — دیکھا اقدس جمال پیغمبرؐ
اسکو فرمایا یوں رسولؐ خدا — کہ تجھے اِس لئے کئے پیدا
کہ جلاوے میرے سنن کیتیں — اور کرے اِنتشار اسکو یقیں
پس نکر قصد اب تو عزلت کا — عزم کیجے رواج سنت کا

گل

یوسف ابنِ رزین فرخ پے — بوحنیفہ سے نقل کرتا ہے
کہ دیا خبر وہ اِمام ہمام — دیکھا میں ایک رات یوں بمنام
اُستخوانِ شریف حضرتؐ کے — جمع کرتا ہوں اسکی تربت سے
بعض کو بعض سے ای نیک آئیں — کرتا ہوں اختیار میں بعضیں
اُسکی ہیبت سے ہوگیا بیدار — مضطرب اور حزیں ہوا بسیار
ایک صحابی سے یہہ کر تقریر — پوچھا رویا کی اپنے یہہ تعبیر
وہ کہا تو بعلم پیغمبر — اور وہ حفظِ سنتِ سرور
ایسے رتبے کو جان پہنچیگا — کہ تو متصرف اُس میں ہووےگا

کرے انس جدا صحیح ومستقیم — حق تجھے دیویگا یہہ شانِ عظیم

فائدۂ جلیلہ

الغرض حکم ترکِ عزلت کا — جب شہِ انبیا سے اُسکو ہوا

حسب فرمانِ واجب الاذعان — ترک عزلت کیا ہی تب نعمان

قیمتی پر نہ پہرتا تھا لباس — صُوف ہی پہرتا تھا بے وسواس

اسپہ صوفی کا ظاہراً اطلاق — ہوا اس سے بھی شہرۂ آفاق

اور حقیقی صفات صوفی کے — سب کے سب اسکی ذاتمیں تھے پہرے

اِس لئے ہی کیا ہی شیخ شرف — قدس اللہ سرہ الاشرف

اہل در اسلام صوفی وصافی — در شریعت وفی وہم وافی

شرح اس بیت کی اے باتدقیق — کچھہ میں لکھتا ہوں دیکھہ باتحقیق

جو طریقت کے ہیں شیوخ کبار — کہتے ہیں طائفے ہیں دو اے یار

اہل تلوین اُن میں ہیں اول — اہل تمکین دوسرے اکمل

صوفی کہتے ہیں اہل تلوین کو — صافی کہتے ہیں اہل تمکین کو

وہی سالک ہے صاحب تلوین — دل نہ جسکا ظہور پر ہو اُسکا یقین

ہو کبھو قبض اسکو بسط کبھو — گاہ ہو صحو گاہ ہو سکر اسکو

فائدہ نفیعہ
تعریف معنی صوفی وصافی

اسکو اسمیں نہ اختیار رہے
یک وتیرہ نہ برقرار رہے

اور وہ سالک ہی صاحب تمکیں
صاحب کشف و ذوق و قرب الیقیں

ہووے کشف حقیقت اسکو دوام
ہو وطن قرب میں ہو با آرام

قلب ہو اُسکا مطمئن ہر حال
اُسکو نا ہو تغیرِ احوال

ہو تصرت سے اُسکے رفع حجاب
کرے قطع وسایط و اسباب

اور اسے ممکنات سے کوئی چیز
نا ہو مانع شہود سے ای عزیز

اور کوئی اشتغال ای مقبول
نا کرے حق سے اُسکیں مشغول

یعنے پھیرے نہ اسکو کوئی کام
از حضور و شہود ربّ انام

خلق کا اختلاط نا ہو مخل
جو رکھے حق سے ارتباط بدل

یک صفت سے صفت طرف دوسرے
جبکہ چاہے وہ انتقال کرے

از بقاء وجود بشریت
ہووے صافی اُنسے بکلیت

ابن وقت ہیگا طائفہ بھلا
اور ابو الوقت طائفہ دوسرا

عارف پاک شیخ شرف الدین
صوفی و صافی جو کہا ہے یقیں

پوچھہ اُس سے یہی ہی اسکی مراد
بو حنیفہ امام قدس نہاد

کہ رہا تھا از مراتب تلویں
پہنچا تھا باوج تمکیں

وہ مقامات میں ہی افضل تر — ہی مراتب میں سب وہ اکمل تر
اور صوفی کی معنی پر ہی کبھو — بعضے کرتے ہیں یاد صافی کو
کہتے ہیں اسلئے ہی کوئی رتبہ — نہیں رُتبے سے صوفی کے اعلا
پس تو اب جان لے برین تقدیر — لفظ ثانی اوّل کا ہی تفسیر
ہو سکے یہہ بھی اسی نکو آئیں — ہی وہ تمکیں میں صاحب تلویں
جونکہ وہ قطب اہل حق و یقیں — نقشبند یقیں بہاء الدّیں
پیشوائے طریقۂ اشہر — قدس اللہ سرہ الانور
بولتا ہی کہ صاحبِ تمکیں — پاوے احوال میں کبھی تلویں
پر بھی فرق ہی وہ شام و سحر — اپنے احوال باطنی اوپر
ہووے غالب بغیر شبہ و گماں — اپنے احوال کر سکے پنہاں
یا یہہ مقصود ہی کہ در تلویں — اسکو حاصل ہی رُتبۂ تمکیں
رہنمائے رہِ خدا طلبی — قطب آفاق محی دیں عربی
بولا اکثر شیوخ فرخ پے — کہے تلوین مقام ناقص ہی
جانئے تم ولے ہمارے پاس — وہ مقام شریف ہے وسواس
سب مقامات ہیں بغیر خلل — ہی بتحقیق افضل و اکمل

اِس میں بندیکا بس وہی ہے حال — کہ یہہ آیت میں جو لکھا متعال

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ

خیابان پنجم در بیان حلم و تواضع و دیگر فضایل آن امام اکمل رحمۃ اللہ علیہ

شیخ داؤد طائی نیک شعار — مدت تین سال تک ای یار
تھا ملازم ابوحنیفہ کا — علم دیں اس جناب سے سیکھا
علم اسکا ہے جب تمام ہوا — خلق کا مقتدا امام ہوا
بوحنیفہ سے یوں ہوا سایل — کہ میں کس شغل میں رہوں شاغل
وہ کہا تو عمل میں باندھہ کمر — اور کر قہر نفس شام و سحر
عالم بے عمل بہر دوجہاں — ہے سمجھہ مثل قالب بیجاں
قہر نفسی جہاد اکبر ہے — قتل کفرہ جہاد اصغر ہے
پھیرا خیبر سے جب رسول اللہ — اپنے یارونکو یوں کیا آگاہ
کیئے رجعت جہادِ اصغر سے (جنگِ خیبر) — ہم طرف اب جہاد اکبر ہے

حکایت

اور مصنف حیوہ حیواں کا — ابوالعباس سے ہے نقل کیا
ایکدن بوحنیفہ صاحب راز — سُنا یک زن کے رونیکا آواز

کہ اسے مارتا تھا اس کا مرد
سن کے بولا ہی عصر کا وہ فرد

مرد ماجور اس کا ہوویگا
اجر صدقے کا حق سے لیوے گا

پوچھے یاروں نے اسکے ای استاد
کیوں ملے اجر کیجئے ارشاد

بولا نعماں کہا ہی خیر وَرا
ہی ادب جاہلوں کا صدقہ بجا

حکایت

روضۂ فایق اندر ای بھائی
یہہ حکایت ہی دیکھہ تو آئی

کوئی منکر کو دیکھتا تھا جب
سرخ ہوتے تھے اسکے انکھیں تب

منتفخ اسکی ہوتی تھی گردن
مضطرب ہوتا تھا بسر و علن

دفع کرتا تھا اسکو باسرعت
گرچہ ہو اس سے مورد زحمت

لایا تشریف ایکدن باہر
دیکھا ہی ایک شخص کو ظاہر

کہ مزامیر وہ بجاتا تھا
اور علانیہ راگ گاتا تھا

منع کرنے لگا اسے وہ امام
اسکو ناجان کر وہ بدانجام

رنج و ایذا دیا امام کتیں
قدوۂ مجمع انام کتیں

باوجود اسکے وہ نہیں چھوڑا
سب مزامیر اسکے ہی توڑا

آیا جب اپنے گھر وہ نیک شعار
دو مہینے تلک رہا بیمار

وہی نادان کی مصیبت سے	وہی فاسق کے رنج و زحمت سے

حکایت

شہر کوفے میں در جوار (ہمسایہ) امام | رہتا تھا ایک کفش گر ناکام
صبح تا شام کفش سیتا تھا | اور ہر شب شراب پیتا تھا
حال نشہ میں ہو کے وہ سرشار | کرتا تھا شعر کی یہہ بس تکرار
اَضَاعُوْنِیْ وَاَیَّ فَتیً اَضَاعُوْا | لِیَوْمِ کَرِیْہَۃٍ وَسِدَادِ ثَغْرٍ
وہ امام ہمام نیکو ڈھب | اسکا آواز سنتا تھا ہر شب
رہتا مشغول خود عبادت میں | ذکر و فکر و دعا تلاوت میں
ہاتھ میں محتسب کے وہ سپڑا | اسکو لیجا وہ جلد قید کیا
شب کو آواز شعر وہ اسکا | جبکہ موقوف چند شب سے ہوا
بو حنیفہ کیا ہی استفسار | بولے احوال اسکا اہل جوار
اپنے استر (خچر) پہ وہ چڑھا ہی تبھی | پاس حاکم کے وہ گیا ہی تبھی
اسکو حاکم وہ جب بجھایا ہی | سر مسند پہ لا بٹھایا ہی
کر بہت اسکی عزت و حرمت | پوچھا فرما ہی کیا تری حاجت
بولا یک کفش دوز بے مایہ | میرا اس شہر میں ہی ہمسایہ

شحنہ اب قید کر رکھا ہی اسے — ای امیر اب اُسے رہائی دے
حاکم شہر سنتے ہی یہہ بات — قید سے اسکے تئیں دیا ہی نجات
اور سپاہی تھے جتنے لوگ اُس شب — بھی رہائی دیا ہی انکو سب
آیا ہی جب امام اپنے گھر — نقش گر آملا ہی ہو خوشتر
شکر احساں بہت بجالایا — کام سے اپنے جلد توبہ کیا

حکایت

در جوار امام اہل صفا — نقل ہی یک یہودی رہتا تھا
اسکے بیت الخلا سے یک میزاب — گھر طرف تھا امام کے دریاب
اُس سے آب نجس ہمیشہ عیاں — گھر طرف اُس امام کے تھا رواں
اور وہ آب نجس کے نالے پر — دایما اس امام کا تھا گذر
اس لیئے وہ امام نیک نصاب — ایک آوند نزدِ آن میزاب
رکھتا تھا اسمیں جبکہ وہ پانی — جمع ہوتا ہمیشہ ای گیانی
دستِ اطہر سے اپنے وہ فاخر — اُسکو لیجا کے ڈالتا باہر
وہ یہودی یہہ ایکدن دیکھا — حال اُسکا امام سے پوچھا
کہا اسکو تو گر نکرتا سوال — مَیں نہ کہتا کبھو حقیقت حال

پس کہا اسکو یہہ نجس تر آب
آتا ہی تیرے گھر سے ہی دریاب

وہ یہودی یہہ سنکے آیا ہی
اور وہ پانی کنئیں بجھایا ہی

اور بہت اُس سے شرمسار ہوا
معذرت کر بہت یہہ کہنے لگا

اس سے آگے مجھے ای نیک سیر
کیوں نہیں تو مجھے دیا ہی خبر

بولا شرعاً ترے پہ میرا حق
جبکہ ثابت نہیں ہی کچھ مطلق

وہ اٹھائے بجز نتھا چارا
کچھ نہ دیکھا ضرر میں اسکے سوا

سن یہودی وہ بیقرار ہوا
درد و حسرت سے زار زار ہوا

بولا کیا پاک ہی تمھارا دیں
کیا مقدس ہیں اُسکے یہہ آئیں

غیر دیں کا بھی رنج جسمیں ذرا
باضرورت یقیں نہیں ہی روا

میں بھی کرتا ہوں اب قبول دیں
کلمۂ طیبہ پڑھا ہی وہیں

حکایت

اور زابن کمیت مرد رشید
جو مؤذن تھا نام اُسکا سعید

نقل ہی بوحنیفہ عالیشاں
رہتا تھا خوف حق سے تا گریاں

کہتے ہیں ایک شب امام خیار
پیشوائے ائمۂ اطہار

زین عبا و اہل بیت رسول
گوہر معدن علیؑ و بتولؑ

نام جس کا علی ہے ابن حسین ‏— رضی اللہ عنہ فی الکونین
در نماز عشا وہ ذو الاجلال ‏— پڑھا قرآن سے سورۂ زلزال
اذا زلزلت
بو حنیفہ تھا مقتدی بہ نماز ‏— با خضوع و خشوع اہل نیاز
با فراغت نماز سے وہ جب ‏— گئے مسجد سے لوگ باہر سب
وہیں بیٹھا تھا بو حنیفہ حزیں ‏— آہ کرتا تھا درد سے غمگیں
میں تصور کیا کہ یہہ مقبول ‏— میرے رہنے سے تا نہو مشغول
باہر آیا وہیں نکر کچھ ڈھیل ‏— اور بجھا نہیں ہو نمیں قندیل
صبح کو جبکہ اپنی عادت سے ‏— گیا مسجد میں جا کے میں نے نظر
بو حنیفہ کھڑا ہی تھا اُس جا ‏— اور داڑھی کو اپنی پکڑ اٹھا
اور تھا اشکبار زار و نزار ‏— اور یہہ فقرے کی کرتا تھا تکرار

یَا مَنْ یَجْزِیْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ خَیْرٍ خَیْرًا وَیَا مَنْ یَجْزِیْ بِمِثْقَالِ ذَرَّةٍ شَرٍّ شَرًّا اَجِرِ النُّعْمَانَ عَبْدَكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُ مِنْهَا مِنَ السُّوْءِ
وَاَدْخِلْهُ فِیْ سَعَةِ رَحْمَتِكَ

میں دیا صبح کی اذان جس دم ‏— بولا مجھکو بلا کے وہ اکرم
ظاہر مت کر کسی پہ تو یہہ راز ‏— بس گذارا ہی صبح کی وہ نماز

خیابان یازدہم در ذکر ماجرائیکہ میان آن جناب و خلفا و امرا جفا انتساب بظہور رسید و بیان رنج و محن و آلام مصائب وفتن کہ بجور حکام مر آن امام ہمام را لاحق گردید

ہی روایت یزید ابن عمر — بن ہبیرہ فرازی زشت سیر

عہدِ مروان بیچ یہہ ظالم — جب ہوا ہی عراق کا حاکم

بو حنیفہ کتئیں بہت چاہا — کہ مقرر ہو قاضی کوفے کا

بو حنیفہ کیا بہت انکار — اور قبولا نہین اُسے زنہار

وہ شقی آخر اس عداوت سے — باطنی خبث اور شقاوت سے

اس امام ہمام کو ہر دِن — مارتا تازیانے دس دس گن

تا قضاعت کتئیں قبول کرے — حکم اپنا نہ وہ عدول کرے

وہ امام ہمام تا دس روز — آہ کہینچا ہی رنج یہہ پر سوز

نہیں ہرگز قبولا اُسکی بات — وہ شقی تب اٹھایا اُس سے ہات

حکایت

اور بعضے کتب میں ہی منقول — کہ قضا جب نہیں کیا وہ قبول

تب وہ مردود ہو بہت برہم — اپنی مجلس مین کہایا ایسی قسم

بوحنیفہ کو آج قید کروں — تازیانے سے سزا اُپر ماروں
پس وہ بدکار آہ یوں ہی کیا — سرو رو اُس جناب کا سوجھا
وہ کہا ضرب تازیانہ مجھے — سہل و آسان ہے گر ز آتش سے
دور کرتا ہے نقل اِسماعیل — ابن حمّاد بن امام جلیل
یعنے پوتا امام اعظم کا — گل سرسبد باغ اکرم کا
ایک دن اپنے پدر کے ہمراہ — میں چلا تھا بکوفہ ای آگاہ
ہے کناسہ جو یک جگہہ مشہور — جب ہمارا وہاں ہوا ہے عبور
آہ والد مرا وہاں حمّاد — رونے لاگا ہے ہو بہت ناشاد
میں کیا عرض ای گرامی شان — کہا سبب تو یہاں ہوا گریاں
وہ کہا آہ ای مرے لڑکے — اِس جگہہ میں ہی باب کو میرے
مارا ابنِ ہبیرہ تا دس دن — پے بہ پے تازیانے دس دس گن
گرچہ وہ اسکو بس ملول کیا — پر قضا وہ نہیں قبول کیا

حکایت

اور لکھا ہے شیخ دین عطّار — تذکرے میں یہہ ذکر دل افگار
کہ امام ہمام کا استاد — جو تھا شعبی امام اہل رشاد

قاضی عصر تھا وہ شیخ کبیر
جب تھا حاکم دوانقی منصور
کچھ زمین طور ملک پر بخشا
ایک سرہنگ کو وہ حکم کیا
تا سند ہووے وہ غلاموں کا (سپاہیوں کا)
قاضی شعبی کو جلد بلوایا
اور وثیقہ زمیں کا لکھوایا
بعد ازاں وہ وثیقۂ مسطور (لکھا گیا)
بولا منصور کا ہی حکم تجھے
اُس سے پوچھا ہی بوحنیفہ تب
بولا اپنے مکاں نہیں ہی وہ امیر
کہ یہاں خود ہی آوے اب منصور
تا شہادت صحیح ہووے بجا
قاضیٔ شہر و عالمان سرے
پس قسم کرتا ہی کس لئے استاد

اور علما میں تھا وہ فرد شہیر
کی غلاموں کیں وہ اپنے حضور
اور بعضوں پہ کچھ وہ وقف کیا
کہ وثیقہ زمیں کا وہ لکھوا
پس وہ سرہنگ حکم سن کے اُٹھا
اور کیئے عالموں کو جمع کیا
شاہدی انکی اُس پہ ڈلوایا
بوحنیفہ کے پاس لا بضرور
کہ گواہی تو اپنی اُس پہ لکھے
بول منصور تو کہاں ہی اب
اسکو فرمایا تب امام کبیر
یا بلاوے مجھے وہ اپنے حضور
تب وہ سرہنگ تلخ ہو بولا
بے تردد گواہی اپنی لکھے (غصہ)
تب یہ آیت کیا ہی وہ ارشاد

لها ما کسبت و علیها ما اکتسبت

خبر منصور یہہ سنا ہی جب — وہیں شعبی کنتیں کیا ہی طلب
اور پوچھا ہی اُسکنتیں ای یار — کیا گواہی میں شرط ہی دیدار
وہ کہا ہاں کہ شرط ہی رویت (دیدار) — پوچھا منصور اُسکو باسرعت (جلدی)
بول مجھکو تو کب مجھے دیکھا — کہ شہادت تو اپنی ایسہ لکھا
بولا بے شبہ میں یقیں سمجھا — یہہ نہ ہو ویگا تیرے حکم سوا
اور تجھکو نکر سکا ہوں طلب — اُسکو منصور یوں کہا ہی تب
عذر تیرا نہیں ہی یہہ مقبول — ہی قضاوت سے آج تو معزول
پس کیا مشورت وہ ناہنجار — کون ہی بولو لایق این کار
سب کہے چار شخص ہیں لایق — پانچواں اُنسے کوئی نہیں فایق
بوحنیفہ شریک نکو انجام — اور سفیان و مسعر ابن کرام
پس بلایا اُنہیں کو وہ بدکار — گئے یہہ چار و فاضلان کبار
راہ میں اُنسے بوحنیفہ کہا — میں سکھاتا ہوں تمکو سب حیلہ
گر کریں اِس طرح بھلائی ہی — اس بلاسے ہمیں رہائی ہی
بھاگے سفیان ثوری کر اقدام — ہووے دیوانہ مسعر ابن کرام

میں بھی کرتا ہوں حیلہ یا تدبیر
بستر ہوونگا قاضی پوچھو اخیر

بھاگا پس راہ سے وہیں سفیان
اور کشتی میں جا ہوا پنہان

اور بولا مجھے چھپاؤ اب
کرتے ہیں آہ میرے سر کو طلب

وہ کیا اِس حدیث کی تاویل
جو کہا ہے رسولِ ربِ جلیل

مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ

اسکو ملاح (کشتی بان) کردیا مستور (پوشیدہ)
اور ملے تینو جا وہ از منصور

بوحنیفہ کو پہلے وہ بولا
کہ تو کر اب قبول امر قضا

بوحنیفہ کہا ہے اسکو تب
میں نہیں ہوں یقین قوم عرب

حکم میرا عرب نہ مانینگے
اہل عزت نہ مجھکو جانینگے

اور لیاقت یہہ کام کی بھی نہیں
فی الحقیقت سمجھ تو مجھکو نہیں

بولا منصور سکتیں ای امام
متعلق نہیں نسب سے یہہ کام

بلکہ ہے علم و فضل پر موقوف
تو تو ہے علم و فضل میں معروف

وہ کہا میں لیاقت این کار
نہیں رکھتا ہوں واقعی زنہار

جانے صادق اگر مجھے تو ضرور
رکھئے اِس کام سے مجھے معذور

جانے کاذب تو کذب گو کو بھا
سمجھو لایق نہیں ہے امر قضا

سنکے منصور یہہ ہوا مبہوت ۔ اور رہوا لاجواب کرکے سکوت

مسعر ابن کرام ای دانہ ۔ ہوگیا جلد مثل دیوانہ

اور منصور کا پکڑ کر ہات ۔ جلد یوں کہنے لگا اُسکے ساتھ

تیرے اہل و عیال کا احوال ۔ بول میرے سے اب ہی کس منوال

اُسکو منصور جان کر مجنون ۔ وہیں گھر سے کرادیا بیرون

وہ یہہ حیلے سے ستکار ہوا ۔ شاغل شغل کردگار ہوا

بعد حاکم بشر کتیں بولا ۔ کہ تو اب کر قبول امر قضا

بولا سوداوی ہو نمش ای سردار ۔ اور ضعیف دماغ سے بیمار

پس وہ اُسکو کیا ہی حلم دوا ۔ اور مسلط کیا بامر قضا

بو حنیفہ اُسی ہی دن سے لیکن ۔ اُس سے ملنا کیا ہی ترک وہیں

حکایت

تذکرے میں لکھا مشایخ کے ۔ یہہ حکایت بگوش دل سن لے

ابو جعفر دوانقی بہ یقین ۔ بو حنیفہ کا تھا بڑا دشمن

کہتا تھا کر قبول امر قضا ۔ وہ قبول اُسکتیں نکرتا تھا

ابو جعفر سے کوئی اعدا تعرضہ ۔ کہ جو تیرا وزیر ہی ای امیر

واسطے درس علم دین کے سدا | ہے ملازم امام اعظم کا

ابو جعفر اُسے عتاب کیا | اور اِسطرح سے خطاب کیا

قصہ

جامع علم و حلم و زہد و سخا | جو رہے با شجاعت و تقویٰ

صحبت ایسے کی و رصباح و مسا | کس لئے اِختیار تو نہ کیا

وہ کہا بوحنیفہ با انصاف | متصف ہے بہت ازین اوصاف

ایک صفت اُسکی جو شجاعت ہے | بولتا ہوں اگر اِجازت ہے

ابو جعفر اُسے دیا فرمان | تب لگا ہے وزیر کرنے بیان

ایک دِن ہم ابو حنیفہ سات | تھے بمسجد نماز میں خوشحالات

ناگہاں سقف سے گرا ایک مار | توڑ رکعت ہوئے ہیں لوگ فرار

فعل کو اپنے بوحنیفہ اٹھا (اپنا) | ایک ہی مار مار کو مارا

ایک ہی مار اُسکا کھا کر مار | سُست چلنے سے ہو گیا ناچار

ہوا فارغ نماز سے جس آن | مار کر مار کو کیا بیجان

ابو جعفر یہ سن ہوا مبہوت | کچھ نہ بولا اُسے کیا ہے سکوت

کہتے ہیں وزن مار کا وہ بجا | من شرعی سے نو زدہ من تھا

حکایت

در عیون المجالس ای مقبول — سن ابی نصر سے یہہ ہم منقول
ایک عورت کہتی ابو جعفر — بھیجا نزد امام سکھلا کر
کہ تو اب جاکے اُس سے کر یہہ سوال — وہ کری جا سوال اُس منوال
کہ مجاہد تھا فی سبیل اللہ — مرد میرا سو مرگیا ناگاہ
اسپ ہی اسکی یک سواری کا — کام آتا تھا جنگ میں جو سدا
وہ وصیت یہہ کر گیا ہی مجھے — کہ میرا یہہ تزنگ (گھوڑا) بعد مرے
دے تو ایسے کو جلد تر لیجا — مستحق جو رہے خلافت کا
بول وہ کسکو دیو نعش ای امام — تب کہا اسکو یوں امام ہمام
ہی خلافت کے بایقین لایق — جعفر صادق امام بحق
اسپ وہ اب اسکو پہنچا دے — کیونکہ شوہر یہی کہا ہی تجھے
کہ جو کوئی لایق خلافت ہو — اُسکے تیں اسپ یہہ مرا دیجو
یہہ نہ بولا کہ دے خلیفے کو — تا خلیفے کو اسپ دیوے تو
جب وہ عورت گئی ہی یہہ سنکے — وہ یہہ سمجھا تبھی فراست سے
کہ بمکر و فریب وہ عورت — ہوئی سائل میرے پاس بعنت
بولا اپنے پسر کو جلد امام — یعنی حماد جسکے تئیں تھا نام

کہ بلا لا تو جاوہ زن کو ابھی
خالی آیا ہی آہ جب حماد
ابو جعفر مجھے بُلاتا ہی
قتل میں میرے شک نہیں ہی اب
پس وہ زنکو خلیفہ باوسواس
پوچھی اُنسے وُہی وہ جاکے شتاب
ابو جعفر نے یہہ سنا ہی جب
جب گیا بوحنیفہ فاخر
بوحنیفہ سے پوچھا بوجعفر
کیا وصیت میں کی تیرے سے سوال
بولا پوچھی مرے سے وہ اگر
تا بحسب وصیت شوہر
میں کہا مستحق خلافت کا
ہی بلا شبہ جعفر صادق
کہ وہ اولادِ مصطفیٰ سے ہے

جاکے ڈہونڈا وہ پن اسے نہ ملی
بوحنیفہ اُسے کیا ارشاد
ابھی اُس کا جوان آتا ہی
پس وصیت لکھا پسر کو تب
بھیجا ہی مالک و عطا کے پاس
وُہی ہردو وہیں ہیں اسکو جواب
کیا تینو امام کو بھی طلب
تھے وہاں مالک و عطا حاضر
کہ ترے پاس ایک زن آکر
کیا دیا تو جواب کہنے لگا
ہی خلافت کے کون لائق تر
دیون اُس کا ترنگ اُسے اشہر
اور والی یقین امامت کا
ہی سند میرے قول پر واثق
نسبِ پاک مرتضیٰ سے ہی

علم و تقویٰ میں بے نظیر ہے وہ | نیک اوصاف میں شہیر ہے وہ

ذات میں تیری ہے یہ نہیں اوصاف | میں یہ کہتا ہوں از رہِ انصاف

ابو جعفر یہ خوب سنکے مقال | پھر کیا مالک و عطا سے سوال

باتیں

وہی دو نو دے ہیں اسکو جواب | بو حنیفہ جو کہہ دیا بصواب

رہا خاموش سن یہ باحیرت | پس ہے وہ تینو کنئیں دیا رخصت

اس سبب سے ہی وہ بسترِ علن | بو حنیفہ کا ہو گیا دشمن

باطن سے کرتا ہے

حیلہ یک ڈھونڈتا تھا وہ بے باک | تا کرے اس امام دین کو ہلاک

ایک مدت کے بعد اسکو بلا | بولا کیجے قبول امرِ قضا

وہ کہا یہہ بلند خدمت ہے | مجھکو اسکی نہیں لیاقت ہے

وہ کہا تو ہی اُسکے لایق ہے | نہیں تیرے سے کوئی فایق ہے

بہتر ہو

بولا گر میں ہوں قول میں صادق | تو قضا کے یقین نہیں لایق

اور اگر جھوٹ مجھ میں کہا ہونگا | نہیں جھوٹے کتیں سزا ہے قضا

ابو جعفر ہو سخت تر برہم | کر دیا قید اسکتیں اسدم

اور ہر روز تازیانہ دس | آہ مرواتا اسکو وہ ناکس

آہ یک صد ہوئے ہیں پورے جب | زہر اسکو دیا ہے وہ [illegible]

وہ امام زمان شہید ہوا — قاتلش ثانی یزید ہوا

بعد اکیس روز وہ بدکار — آکلہ کے مرض سے ہو بیمار

حالت زشت سے ہوا ہی ہلاک — ہوئی جہاں ظالم پلید سے پاک

رحمت حق امام پر ہو نزول — اُس کا قاتل ہو ناریں مخذول (خوار)

سال مولد ابو حنیفہ کا — سر علما ہی یا سر فقہا

روز شنبہ چہارم شعبان — یا رجب میں کیا ہی رحلت جان

سن ہجری تھا یکصد و پنجاہ — سال اس کا ہے علی آی آگاہ

ہی بہ بغداد روضۂ اکرم — قدس اللہ سرّہٗ الاعظم

نقل کرتا ہی صاحب تہذیب — کہ پس از نقل آن امام مصیب

کثرت اژدہام سے پنج بار — بر جنازہ پڑھے نماز ای یار

اور حماد یعنے اُس کا پسر — سبکے آخر پڑھا نماز آکر

اور قاضی حسن بن عمارہ — غسل اسکو دیا بجمع کبار

خاتمہ در مناقبات مبشرہ واقعات مظہرہ کہ پس از وفات آن امام ہمام از مشایخ کرام مروی ست

شیخ عبد الحمید اہل صواب — بولا یک رات میں یہہ دیکھا خواب

آسمان سے گرا ستارہ ایک — بولے یہہ ہی ابو حنیفہ نیک

پھر ستارہ گرا دگر ای ہمام	بولے اسکو یہہ مسعر ابن کرام
نجم لیسر اگرا ہی بعد وہاں	بولے یہہ نجم ہے یقین سفیاں

واقعہ

ابن سالم حلف کہا یہہ بات	کہ کیا جب ابو حنیفہ وفات
اور مدفون ہوا وہ قدوۂ دین	مقبرے بیچ خیزراں کے یقین
میں بصوت بلند تربے ریب	سنتا تھا شعر یہہ یقین از غیب
ذَهَبَ الْفِقْهُ فَلَا فِقْهَ لَكُمْ	فَاتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا خُلَفَا
مَاتَ نُعْمَانُ فَمَنْ هٰذَا الَّذِي	يُحْيِ اللَّيْلَ اِذَا مَا سَعَفَا

واقعہ

جعفر ابن حسن کہا یہہ کلام	کہ میں دیکھا امام کو بمنام
پوچھا میں کیا کیا تیرے سے خدا	وہ کہا ہی خدا مجھے بخشا

واقعہ

اور نوافل کہا ہی ای خوش لب	کہ کیا نقل بو حنیفہ جب
دیکھا میں ایک رات یوں بمنام	کہ قیامت یقین کئی ہے قیام
اور خلائق بموضع عرصات	تھے کھڑے صف بصف ادب کے ساتھ

رونق افروز تھا رسول خدا ۔ سرور انبیا شفیع ورا
روبرو اسکے تھے شیوخ کبار ۔ اور بعضے سوئے یمین و یسار
بوحنیفہ تھا روبرو بہ ادب ۔ میں کیا جا کے اس سے آب طلب
وہ کہا عرض کر تو حضرت سے ۔ تا اجازت سے سرفراز کرے
میں کیا مصطفی سے عرض جناب ۔ شہ کیا حکم کر اسے سیراب
جام وہ ایک مجھکو بخشا تب ۔ میں پیا اور میرے یاران سب
قدح پانی کا کچھ وہ کم نہوا ۔ بوحنیفہ سے میں سوال کیا
کون ہیں شاہ کے یمین یسار ۔ بوحنیفہ کیا ہے تب اظہار
یہہ براہیم ہے بسوئے یمین ۔ اور صدیق دست چپ ہی یقین
یون ہی ہر یک کو پوچھتا تھا شتاب ۔ اور دیتا تھا بوحنیفہ جواب
کرتا تھا انگلیوں پہ میں تعداد حساب ۔ پہنچا کرتا شمار تا ہفتاد
ہوا بیدار میں درین اثنا ۔ عقد ہفتاد انگلی اوپر تھا

واقعہ

کشف محجوب میں ہے ای مقبول ۔ یحی ابن معاذ سے منقول
کہ میں دیکھا رسول کو در خواب ۔ اور کیا اسطرح سے عرض جناب

لیجے ارشاد ای پیمبر اب — کہاں تجھکو طلب کروں میں اب
کیا ارشاد تب وہ ستینہ پاس — مجھکو ڈھونڈھ علم بوحنیفہ پاس

واقعہ

زبدۂ اولیائے عالی شان — گنج عرفان علی بن عثمان
کشف محجوب جسکی ہے تصنیف — اور کیا ہے بہت کتب تالیف
بولتا ہے کہ شام میں یکبار — بر سر روضۂ بلال آئی یار
سویا تھا ایک شب سعادت یاب — دیکھا مکّے میں آپکو در خواب
آیا ایسے میں حق کا پیغمبر — بنی شیبہ کے باب سے اندر
اور یک پیر مرد کو بکرم — گود میں اپنے ہے لیا اُسدم
جونکہ اطفال خرد سال کتیں — جوش الطاف سے اٹھاتے ہیں
وو ڈر کر میں نے اُسکے پاس گیا — پائے اشرف پہ اُسکے بوسہ دیا
اور تعجب میں میں پڑا بس تب — کون یہہ پیر مرد ہے یا رب
شاہ کونین از رہ اعجاز — جلد پہچان میرے دل کا راز
مجھکو بولا ہے یہہ ترا ہے امام — تیرا اہل دیار با اکرام
یعنے ہے بوحنیفہ قدوۂ دین — بحر کشف و شہود و ذوق یقین

یہاں مصنف کہا ہی یوں ای سعید
مجھکو اس خواب سے قوی ہی امید

کہ تھا نعمان امام ربانی
اپنے اوصاف طبع سے فانی

اور باحکام شرع تھا قایم
اور باقی تھا اسکے ساتھہ ہر دم

کہ یہہ لیجانے والا اُس کا بجا
ہی نشۂ انبیا رسول خدا

اور سمجھہ گروہ آپ ہی جاتا
سربسر باقی الصفت رہتا

جو کہ ہی باقی الصفت ای لبیب
گا وہ مخلی گا وہو سے عیب

ہیں گنجایش خطا ہی یہاں
خوب رمز لطیف یہہ پہچان

گلشن دوم در مناقب امام اکرم و مجتهد افخم امام دار الہجرت معتمد اہل خبرت سراپا متبع سنت سیّد المرسلین رونق اسلام و مسلمین منبع علوم اقدس مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ درین گلشن ہفت خیابان است

خیابان اول ولادت باسعادت و مقدار عمر شریف و تاریخ رحلت آن عالی مرتبت

پیرو سنت شفیع اُمم
جاں فدائے رسول عرب و عجم

بحر علم حدیث مصطفوی
مہر اوج شریعت نبوی

ساکن دار ہجرت سرور
ذی جوار مزار پیغمبر

ملک فقہ و حدیث کا مالک
قرب مولا کی راہ کا سالک

مالک ابن انس ہیں باصفوت — ابو عبد اللہ اسکی ہے کنیت
شیخ عبد اللہ یافعی اکرم — اپنے طبقات میں کیا ہے رقم
نوّد اوپر تھا سال جب جو تھا — مالک ابن انس ہُوا پیدا
قول دوسرا ہے درسن نوّد — ہُوا پیدا وہ قدوۂ امجد
جیا نود برس وہ نیکو حال — رہا ماں کے شکم میں تا سہ سال
صد و ہفتاد پر تھا نواں سال — تب ہُوا اُس امام دین کا وصال

گلدستۂ عجیبہ

تھا محمّد پسر جو عجلاں کا — حمل اوسکا بھی چار سال رہا
اور ہرم بن سنان بھی ای یار — رہا ماں کے شکم میں سال چہار
بولا مالک امام دین پرور — ابن عجلان کی جو تھی مادر
پاس گھر کے ہمارے رہتی تھی — حاملہ زن وہ تین بار ہوئی
حمل ہر ایک چار سال رہا — ہے معارف میں دیکھہ یونہی لکھا

غنچہ در بیان اساتذۂ کرام و شیوخ حدیث آن امام عالیمقام

اور جو مالک کے تھے شیوخ کرام — اوستاد حدیث اُسکے تمام
یک براہیم ہے بن عقبہ — دوسرا اسحاق ابن عبد اللہ

اور ابن حکم تھا شیخ جلیل / نام والا تھا جس کا اسمٰعیل
جعفر صادقِ امامِ ہمام / گوہر معدنِ رسولِ انام
اور نافع ملیک ورع و تقا / کہ جو ابنِ عمر کا مولا تھا
دختر سعد بن ابی وقاص / نام جس کا وہ عایشہ تھا خاص
یہہ شیوخ کبار سے ای یار / وہ کیا ہی روایتِ اخبار

غنچہ در بیان شاگردان آنجناب کہ از وی روایت حدیث کردہ اند

اور مالک کے ہیں یہہ شاگردان / کہ روایت کئے ہیں اس سے پہچان
ہی براہیم ابن عبد اللہ / تھا مدینے کا قاضی ای آگاہ
اور حبیب اور سعد بن منصور / اور سفیانِ ثوریِ مشہور
اور سفیان بن عیینہ دوم / اور ابن مبارک اکرم
عبد اللہ بن المبارک ۱۲
عبد رحمان بن عمر ای فہیم / اور اوزاعی اور عبدِ کریم
لیث بن سعد شیخ نیک نہاد / شافعی اہل علم کا استاد
اور علما بہت سوا انکے / ہینگے راوی حدیث کے اس سے
مالک ابنِ انس بورع و تقا / اور بحفظِ حدیث تھا یکتا
اسکے قائل ہیں سب ائمۂ دیں / اولیائے کرام اہل یقیں

گلدستہ در مدح وثنای آن عالی وقار کہ از مشایخ و علمای نامدار بجلوۂ ظہور رسیدہ

اور کبار مشایخ و علماء — تر زبان اسکے تھے بمدح و ثنا

حافظ بو عمر بن عبد عزیز — اِس طرح بولتا ہی با تمیز ہ و

مالک ابن انس بلند مقام — دار ہجرت کا تھا امام ہمام

دین کی نصرت و اقامت مین — جسکے اظہار اور اشاعت مین

عصر کا اپنے وہ یگانہ تھا — فرد یکتائے آن زمانہ تھا

کہتے تھے عالم مدینہ اُسے — علم کا صاحب خزینہ اُسے

علم اُس کا بسایر اقطار — مشتہر ہو گیا بہت ہر جا

اور بہت کسب علم کے خاطر — پاس ہوتے تھے اُسکے لوگ حاضر

ہفدہ سالہ تھا جب وہ نیک نہاد — درس و تعلیم کی رکھا بُنیاد

اُسکے محتاج تھے بہت علماء — اُسکے تھا فیض کا علم برپا

جیا نوّد برس وہ با اجلال — اور وہ بیشک قریب ستر سال

درس و فتوے مین تھا بہت شاغل — اُسپہ رحمت خدا کی ہو نازل

خیابانِ دوم در احادیث صحیحہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کہ در فضایل آنجناب مروی و مُبشّر اند

اُنہی ہی یک حدیث ای دلبر | کہ کہا یون امام جنّ و بشر
منقطع علم ہوئیگا بہ یقین | کوئی عالم نہ باقی ہووے کہین
جانو از عالم مدینہ زیاد | مالک ابن انس ہی اُس سے مراد

گل

دوسری خبر سے بشارت ہی یا | بوہریرہ سے یہہ روایت ہی
کہ قریب ہی کہ لوگ مارینگے | اشترون کے جگر کتین سُنئے
ہی کنایہ یقین زسرعت سیر | اور طول سفر سے ہی بالخیر
یعنے پڑھنے کو علم کے بہ نیاز | طالبان آوینگے زدور و دراز
پس کہین عالم مدینہ سے | اَعلمِ خلق وہ نہ پاوینگے
بولا ابن عیینہ نیک نفس | ایسا عالم تھا مالک ابن انس
فرد ایسا اُسیکو بے تکرار | جانتے تھے محققین کبار
یہہ صفت تھی اسیکی ذات اندر | مثل اسکے نہین تھا کوئی دگر
اجتہاد و حدیث و فقہ مین سب | رکھتا تھا امتیاز وہ خوش ڈھب
تھا مُلازم سدا مدینے کا (رہنے والا ۱۲) | اُس سے بس اختصاص رکھتا تھا
عبد رزّاق یون کہا ای یار | خلق جون دور دور سے بسیار

ینقطع العلم فلا یبقی عالم ... اعلم من عالم المدینہ ۱۲

نزد مالک مدام آتے تھے — یون کسی کے نہ پاس جاتے تھے
مکی بن شعبہ بولا باتقدیس — سن تھا یک سو پہ جبکہ اکتالیس
مین گیا تھا مدینۂ اقدس — اور گیا نزد مالک ابن انس
ریش و سر مین تھے اُسکے موئے سیاہ — اور بیٹھا تھا وہ بعزت وجاہ
حلقہ کر گرد اُس کے مردم تب — بیٹھے تھے صف بصف بحسن ادب
رعب و ہیبت سے اُسکے تب اصلا — بات کوئی بھی کر نہ سکتا تھا
مسجد مصطفیٰ مین اُسکے سوا — کوئی نپایا ہی جرأتِ افتاء

گل

ابن مصعب کہا ہی ای سالک — مین سنا از امام دین مالک
کہ مین اپنے کو لایق فتویٰ — کبھو زنہار جانتا ہی نتھا
تا کہ ہفتاد عالمان دین کے — اہلیت پر دئے گواہی میرے
یافعی یون لکھا ہی در طبقات — کہ کہا شافعی جلیل صفات
کہ امام مدینہ وہ مالک — اور سفیان عارفِ سالک
گر نہوتے یہہ مرد و پاک انداز — ہوتا مفقود علم اہل حجاز
اور کوئی شافعی سے یون پوچھا — مثل مالک کسیکو دیکھا کبھا

بولا اگلے جو تھے شیوخ کبار | سربسر اِسطرح کئے اِقرار
مثل مالک کا ہم نہین دیکھے | کیونمین دیکھا اچھون کنو مجھے
اوٗر جب شافعی امامِ ہُدا | قوٗل مالک کا ذکر کرتا تھا
بولتا تھا کہ اوستادِ ما | مالک اِس طرح سے ہی فرمایا
بولا حمّاد مسلمہ کا پسر | کہ مجھے اِس طرح کہینگے اگر
واسطے امّت محمدؐ کے | اِختیار یک امام اب کیجے
سیکھیں تا علم لوگ اس سے سدا | کرون مالک کو اختیار بجا
بولتا ہی محمدؐ ابنِ رباح | میری لڑکائی مین بعون وفلاح
پدر کے ساتھ میرے حج کو گیا | پس مدینے کو جاکے جب پہنچا
سویا در مسجد رسوؐل انام | دیکھا اِسطرح رات کو بمنام
بوبکر اوٗر عمر پو تکیہ کر | قبر سے اپنے ہی اٹھا سروٗر
مین اٹھا جلد تر بصد اِکرام | اور کیا عرض تب صلوٰۃ وسلام
شاہِ عالم دیا ہی مجھکو جواب | اوٗر کیا مین ادب سے عرض جناب
کہان جاتا ہی یا رسوؐل اللہ | مجھکو فرمایا اسطرح وہ شاہ
مالک راہ راست کے خاطر | مین کیا ہون قیام ای ماہر

ہوا بیدار دیکھہ مین یہہ خواب | پدر کے ساتھہ پس گیا ہون شتاب
نزدِ مالک امام اہل علوم | اُسکی خدمتمین خلق کا تھا ہجوم
اوٗر موطا کتاب بابرکات | اسکی تصنیف اُس کے تھی درہات
تھا وُہی روزِ اوّل ای ماہر | کہ وہ لایا کتاب کو باہر
اوٗر کیا نقل ابن عبد حکیم | ابن سرّی سی اِسطرح ای فہیم
کہ مین دیکھا نبی کتین درِ خواب | اوٗر کیا یون ادب سے عرض جناب

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ حَدِّثْنِیْ الْعِلْمَ اُحَدِّثُ بِہٖ عَنْکَ ۔

مجھکو اسکے جواب مین ارشاد | شاہِ عالم کیا ہی یون ارشاد

یا ابن السری انی اوصیت الی مالک بکنز یفرقہ علیکم

کنز سے وہ مراد اب دریاب | ہی موطا کتاب فیض نصاب
کہ وہ اصح کتب ہی آگاہ | بعد قرآن جو ہی کتاب اللّٰہ
نفع پس اُس کتاب سے لیجے | فیض اس فتح باب سے لیجے
اوٗر اُردی کہا کہ مین یک شب | دیکھا رویا مین اِسطرح خوشنسب
بیٹھہ مسجد کے درمیان رسول | وعظ و اِرشاد بیچ ہی مشغول
مالک ایسے مین ناگہان آیا | دیکھہ اسکو رسول فرمایا

آقریب آقریب میرے اب | آیا نزدیک وہ زروئے ادب
اپنی انگشتری نکالا ہے | اور خنصر مین اُس کے ڈالا ہے
علم سے اُس کے مین کیا تعبیر | علم مین بے نظیر ہے وہ شہیر

گل

خلف ابن عمر یہہ نقل کیا | کہ مین مالک کے پاس بیٹھا تھا
آیا ابن ابی کثیرہ وہان | تھا مدینے کا قاری وہ ذیشان
ہاتھہ مالک کے ایک رقعہ دیا | وہ مصلے کے نیچے اسکو رکھا
تھا وہ رقعے مین اسطرح سے لکھا | اسطرح واقعے مین مین دیکھا
کہ مین مسجد طرف گیا ہون یقین | بیٹھا مسجد مین ہے رسول امین
خلق حاضر ہیں گرد و پیش زیاد | عرض کرتے ہین کیجیے کچھہ ارشاد
انکو فرمایا یون رسول کریم | زیر منبر ہے ایک گنج عظیم
حکم مین یہہ کیا ہون مالک پر | کرے تقسیم تم پہ وہ یکسر
پاس مالک کے جلد تم جاؤ | اُس سے تم حصے اپنے پاؤ
مالک یہہ سنکر اشکبار ہوا | درد و رقت سے زار زار ہوا

گل

بولتا ہی وہب بن خالد | جو تھا اہل حدیث مین ماجد

شرق سے تا بغرب کوئی نہین | غیر مالک کے ہر حدیث امین

ابن اسعد کہا قسم بخدا | ہی جو ارض و سما کیا پیدا

دوست تر میٔن زیادہ مالک سے | نہین رکھتا ہون نیہہ مین پہ کسے

کہتا ہون میری عمر سے یارب | عمر مالک مین کر زیادہ اب

خیابان سوم در بیان تعظیم و تکریم علم حدیث که امام الجناب مینمودند تا بداین امر نفیس روز بسرور و بیان خود

روضۂ فائق اندر ای اکرم | دیکھ اسطرح سے کیا ہی رقم

مالک باصفا بہت تعظیم | کرتا تھا علم دین کی ای فہیم

عزم کرتا حدیث پڑھنے جب | باضرورت وضو وہ کرتا تب

شانہ کرتا تھا اپنی داڑہی کو | اور لگاتا لباس کو خوشبو

اور کرتا نماز ادا ای یار | اور مسند پہ بیٹھتا بوقار

تب حدیث رسول پڑھتا تھا | وجہ پوچھے تو اُس کا کہنا تھا

کہ حدیث رسول کا اکرام | مین یہہ کرتا ہون جان و دل سے مدام

گل

بولتا ہی معنٔ بن عیسیٰ | جبکہ مالک امام اہل صفا

عزم کرتا حدیث پڑھنے کا / تب وضو اور غسل کرتا تھا

اور لیتا بخور نیک قیاس / اور کرتا معطّر اپنا لباس

بیٹھتا با وقار و عزّت وجاہ / اہل محفل کو کرتا یون آگاہ

کوئی اب مت کرو بلند آواز / اور بیٹھو بصد خضوع و نیاز

کرتا آواز گر بلند کوئی / کرتا مجلس سے دور اسکو تبھی

اور یہہ آیت کتابُ اللّٰہ / پڑھتا تھا وہ امام عالی جاہ

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ

گل

شیخ ابن مبارک ای آگاہ / نام نامی ہی جس کا عبداللّٰہ

بولتا ہی کہ ایک دن مین جا / نزد مالک ادب سے بیٹھا تھا

اور وہ پڑھتا تھا تب حدیث رسول / تھا سنانے مین اسکے بس مشغول

بچھو یک اسکتین دیا آزار / نیش مارا بدن پہ سولا بار

رنگ متغیّر اس کا ہوتا تھا / قطع با این نہین حدیث کیا

منتشر خلق سب ہوئے ہین جب / جبۂ پاک اپنا جھٹکا تب

جب وہ بچھو گرا زمین کے اپر / مین کیا عرض ہوکے متحیر

تو یہہ بچھو کا رنج اور آزار — کیون سہا آہ ای امام حیار
بولا حفظ ادب حدیث کا تھا — رنج پر اسکے میں جو صبر کیا
نقل ہے اُسکے گھر کوئی سائل — جبکہ آتا تو وہ امام اجل
اپنی باندی کو جلد بھجواتا — اور اِسطرح اُس کو فرماتا
پوچھہ تو اُس سے جا کے کیون آیا — کیا تو چاہیے حدیث یا فتوی
فتوی چہتا اگر وہ صاحب دین — باہر آتا امام نیک آئین
دیتا تھا مسئلے کا اُسکے جواب — بعد کرتا روانہ اسکو شتاب
اور سائل حدیث گر چہتا — کہتے ہین مالک اُسکو بٹھلاتا
غسل کرتا تھا جلد تر وہ رئیس — پہیرتا بعد ازان لباس نفیس
اور خوشبوی کچھہ لگاتا تھا — ہو مطیب وہ باہر آتا تھا
اور کرسی پہ بیٹھتا بوقار — اور پڑھتا حدیث تب ای یار

گل

اور کہا مصعب ابن عبد اللہ — جبکہ مالک امام حق آگاہ
کرتا تھا ذکر پاک پیغمبر — رنگ ہوتا تھا اُس کا متغیر
اور ہوتی تھی پشت اُسکی خم — حال پاک اُس کا تھا یہی دایم

حال استادگی میں اسکے کہیں ۔ یا وہ چلنے کے وقت رہ میں کہیں
سخت مگر وہ جانتا تھا بجا ۔ پوچھنا بولنا حدیثوں کا

گل

تھا کھڑا ایک دن وہ اہل ہدا ۔ اس سے تب کوئی حدیث اپوچھا
دیا فتوی ہی مارنیکا اسے ۔ پھر کہ تا بے ادب ہو نا پوچھے

خیابان چہارم در فضایل و مناقب و اخلاق جلیلہ و اوصاف جمیلہ آن امام عالی مناصب

یوں لکھا ہی روضۂ فایق ۔ مالک ابن انس امام بحق
تھا کثیر الصلوۃ اور اوراد ۔ صاحب ذکر و فکر ذوالارشاد
درس و تکرار علم شب بسیار ۔ مشتغل تھا سدا وہ لیل و نہار
بر زبان شریف پیغمبر ۔ مدح گذری ہو اسکی جب اے پسر
دوسرے کو ہو کس طرح امکاں ۔ مدح اسکی کرے ادا بزباں
و رسلوک طریق رب انام ۔ پس شب و روز وہ امام ہمام
تھا ریاضات میں بہت شاغل ۔ اور شدائد کا تھا بہت حامل

گل

بولتا ہی مبنی ابن سعد ۔ کہ یہہ کہتا تھا مالک امجد

کونسی شب میں نہیں کیا ہوں خواب — دیکھا اسمیں مگر نبی کا جناب
در کتاب الخواص غزالی — قدس اللہ سرہُ العالی
لکھا اسطرح ایک دن سفیان — آ کہا نزدِ مالک ذیشان
کہ میں دیکھا ہوں کل کی شب بمنام — سرورِ انبیا شفیع انام
اپنی انگشتری پاک نکال — تیری انگلی میں ڈالا با اجلال
پس تو ڈر حق سے ای امام علما — اسمیں جو کچھ کیا ہے تجھ کو عطا
ہوا مالک یہہ سن بہت گریاں — باہر آ بولتا تھا یوں سفیان

یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیوٰۃ الدنیا وفی الآخرۃ اللہم ثبت مالکا علی حالتہ ہٰذہ الی یوم القیمۃ

رکھے تو مالک کو ثابت ای داور — تا قیامت یہہ اسکی حالت پر
نقل کرتے ہیں حسب بوجہ لطیف — کیا مالک کتاب یک تالیف
فکر میں تھا کہ کیا رکھوں میں نام — دیکھا اس شب ہی اسطرح بمنام
کہ ستہ انبیا رسول خدا — وطئے للناس ہٰذا علم کہا
اُس اشارہ سے وہ امام ہمام — تب موطا کیا ہی اُس کا نام

کمل

یوں کہا یونس ابن عبد اللہ ۔ کہ کہا شافعی خدا آگاہ
نہیں روئے زمیں پہ کوئی کتاب ۔ عصمت و علم میں زروئے صواب
جوں کتاب امام دیں مالک ۔ جو طریق خدا کا تھا سالک
ایک روایت ہے تحت چرخ برین ۔ از موطا کتاب اصح نہیں
واقدی بولتا ہے باعزت ۔ کہ تھی مالک کی یہہ سدا عادت
پنجگانہ نماز کے خاطر ۔ واسطے جمعہ کے بھی ای فاخر
سوئے مسجد ہمیشہ آتا تھا ۔ اور جنایز کے ساتھ جاتا تھا
اور کرتا عیادت بیمار ۔ اور ادائے حقوق ہر حقدار
اور مسجد میں بیٹھتا باادب ۔ ہوتے حاضر بھی اسکے یاراں سب
کرتا دینی امور کی تعظیم ۔ مستفیدوں کو ازرہ تعلیم
سب کو سکھلاتا شرع کے احکام ۔ امر اور نہی با خواص و عوام
دیتا صلحا کو خیر کی ترغیب ۔ زجر سے اہل شر کتیں ترہیب
ایک مدت کے بعد وہ فیروز ۔ چھوڑا مسجد کا بیٹھنا ہر روز
گر بمسجد نماز وقت ادا ۔ گھر کو تشریف اپنے فرماتا
نہ جنازے کے ساتھ آتا تھا ۔ واسطے تعزیت کے جاتا تھا

بعد اسکے ہوا ہی جب معذور ‌ ‌ ‌ کر دیا ترک سب یہہ ہنو مجبور

گل

لایا ارشاد بیچ یوں ای سعید ‌ ‌ ‌ لکھا مالک کو یحیی ابن یزید

میں سنا ہوں خبر یہہ بالتحقیق ‌ ‌ ‌ پہرتا ہی تو نت لباس رقیق

کھاتا ہی نان نرم شام و سحر ‌ ‌ ‌ بیٹھتا ہی بھی نرم فرش اوپر

اور تو در پہ اپنے صبح و مسا ‌ ‌ ‌ حاجبوں کو بھی ہی کھڑا کرتا

اور تو حالانکہ علم کی مجلس ‌ ‌ ‌ کرکے ہوتا ہی اوسمیں نت جالس

لوگ تجھکو کئے ہیں اپنا امام ‌ ‌ ‌ پس تو ڈر حق سے روز و شب بدوام

گل

وہیں مالک اوسے جواب لکھا ‌ ‌ ‌ باصواب اور باشتاب لکھا

کہ ترا نامہ مجھکو پہنچا اب ‌ ‌ ‌ ہوا معلوم اوس کا سب مطلب

تو کیا تھا رقم کہ شام و سحر ‌ ‌ ‌ پہرتا ہوں لباس میں بہتر

اور کھاتا ہوں میں لذیذ طعام ‌ ‌ ‌ اور میرے در پہ حاجبان ہیں مدام

اور چڑھتا ہوں میں مراکب پر ‌ ‌ ‌ سچ ہی کرتا ہوں میں یہہ سب اے شہر

پر میں کرتا ہوں حق سے استغفار ‌ ‌ ‌ عفو چہتا ہوں میں بہ لیل و نہار

دیکھ قرآں میں تو با ادراک | کیا ارشاد حق یہہ آیت پاک

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ

خیابان پنجم دربذل و سخاوجود و عطای آن امام باصفا رحمۃ اللہ علیہ الی یوم الجزا

گوش جان سے یہہ سن تو ای شایق | یوں لکھا ہی بروضۂ فایق
مالک ابن انس امام اجل | جب ہوا علم و فضل میں اکمل
اُسکے فیض علوم کا مذکور | ہوا عالم میں چوطرف مشہور
ہدیہ آتا تھا اُسکے پاس سدا | مال و زر چوطرف سے صبح و مسا
اپنے اصحاب پر وہ باتکریم | کرتا تھا مال و زر وہ سب تقسیم
اُسکے اصحاب بھی اُسکے مثال | خرچتے نیک کام میں وہ مال
کہتا تھا وہ امام اہل یقیں | رہنا بے مال و زر ہی زہد نہیں
ہی یہی زہد بلکہ ای کامل | مال اوٗر زر سے رکھنا فارغ دل

گل

شافعی بولتا ہی یوں سن لے | در پہ دیکھا امام مالک کے
اسپ بہتر کئی خراساں سے | ہدیہ آئے سو انکو باندھے تھے

ویسے اسپ جمیل و خوش رفتار — کہیں دیکھا نہیں تھا میں زنہار
میں تعجب سے کرکے اُن پہ نظر — بولا گھوڑے یہہ ہیں بہت بہتر
بس یہہ سنتے ہی وہ امام کہا — سب یہہ اسپ تجھے میں ہدیہ دیا
میں کہا ایک اسپ تو اُنسے — رکھہ سواری کے واسطے اپنے
تب کہا وہ امام عالی جاہ — کہ شہ دو جہان رسول اللہ
ہووے جس خاک پاک میں مدفون — میں وہاں کیوں سوار ہوکے پھروں
آہ کیوں سُم اسپ سے بے باک — میں کروں نشر وہ مبارک خاک
از خداوند حاضر و ناظر — شرم اسکی ہی نت مجھے وافر

کل ستہ شریفہ در بیان ادب و احترام و اعزاز و اکرام مدینہ سکینہ کہ از آنجناب بجمیع ظہور میرسید

یوں کیا ابن خلکان مذکور — اپنی تاریخ میں جو ہی مشہور
مالک ابن انس امام شہیر — تھا معمر اگرچہ پیر کبیر
پر مدینے میں وہ کبھو زنہار — نہیں مرکب او پر ہوا ہی سوار
اور کہتا تھا جثۂ سرور — ہووے مدفون جس شہر اندر
کبھو ہرگز وہاں نہوؤں سوار — یہہ نہیں ہی مجھے ادب کا شعار
اور جب مدینۂ انور — اور تعظیم اسکی شام و سحر

کرتا تھا وہ یہاں تلک ای یار　　کہ کبھو وہ امام اہل وقار
نہ مدینے سے ہی گیا باہر　　مگر یکبار حج کو ای ماہر
تا مدینے سوا نہ مر جاؤں　　اور مدینے سوا نہوں مدفون
مسجد مصطفیٰ میں ہی اشہر　　مدت العمر لے گیا ہی بسر
ای خداوند کارساز قدیر　　بہر آداب آن امام خبیر
اور جسکا کیا وہ حفظ ادب　　جو ہی تیرا حبیب وہ یارب
واسطے اُسکے کر یہہ عرض قبول　　کر توسل تو اسکا یہہ مقبول
اور فقیر حقیر احقر کو　　عاجز و خاکسار کمتر کو
تا مدینہ لجاے خوش ذات　　اور رُوہیں کیجیے اسکی موت وحیات
اُسکی یہہ مشت خاک ای رحمان　　کر وُہی خاک پاک میں ریزان

خیابان ششم در ماجرا انکہ درمیان آن امام باصفا و امرا و خلفائی پرجفا گذشت

نقل کرتا ہی حجۃ الاسلام　　در خواص الکتاب با اکرام
شیخ ابن وہب سے ای سالک　　کہ جناب امام دین مالک
فتوی دیتا تھا اسطرح یقیں　　بیعت مکروہ لازم آتی نہیں
شخص جب ایک از بنی عباس　　تھا مدینے کا والی پُر وسواس

اسکو پہنچائے دشمناں یہہ خبر — ہوا برہم یہہ بات وہ سنکر
اور مالک کتیں بلا پوچھا — کیا تو دیتا ہی فتوی کہہ ایسا
اُس سے مقصود ہی یہی تیرا — اصل اولاد مرتضیٰ کے سوا
کوئی خلافت کے ہی نہیں قابل — پس خلافت ہی غیر کی باطل
اُسکو بولا ہی مالکِ اکمل — حکم یہہ میں نہیں کیا اوّل
بولا حاکم یہہ چھوڑ دے فتوی — مالک اِسطرح تب اُسسے بولا
نہیں زنہار دین میں اِلحاد — دیکھہ سرور کیا ہی کیا ارشاد
بولا ہی لاطلاق فی اَغلاق — اُس سے اِکراہ مراد ہی بس شاق
پس اگر چھوڑوں قول شاہ ہُدا — ہونگا گمراہ میں پناہ بخدا
بولا اس قول سے رجوع تو کر — ہی ترے واسطے یہی بہتر
بولا ہرگز نہ میں رجوع کروں — قول یہہ حق ہی میں نہ حق سے پھروں
سنکے حاکم یہہ بات غصہ ہُوا — تازیانے سے اسکو مروایا
آہ مجروح پشت اُسکی ہوئی — اور شق اسکی ہو گئی پسلی
اور شل ہو گیا ہی ہاتھہ اُسکا — اِس لیئے باہر آنہ سکتا تھا
اور حاکم کیا ہی قید شدید — تھے نگہباں موکلان عنید

قید میں بھی امام نیکو ذات — آشکارا یہہ بولتا تھا بات
جو نہیں جانتے ہیں میرے تئیں — مالک ابن انس ہوں جانو میں
میں یہہ کہتا ہوں جو کہا خاتم — بیعت مکرہ آوے نالازم
بمعنے کراہت ۱۲
مفسدان پھر اُسے دیئے ہیں خبر — کہ وہ کہتا ہے اِسطرح اَشہر
سُن یہہ حاکم وہ لاعلاج ہوا — قید سے اپنے اسکو چھوڑ دیا

گل

اور یوں ابن خلکان ہے لکھا — بعد این ضرب حال مالک کا
پایا رفعت لیا ہے شان دگر — ضرب گویا اُسے ہوا زیور
بعد اس حادثے کے پھر حج سے — آیا ہارون طرف مدینے کے
آ گہرا اس امام کے در پہ — دیر تک وہ نہ اپنا کھولا در
بعد وہ در کو اپنے کھولا جب — ملکے اُس سے کہا ہے ہارون تب
آہ حاکم یہاں کا بد انجام — بے اجازت کیا مرے یہہ کام
اس حرکت سے میں نہیں ہوں شاد — بلکہ مضطر ہوں اپنے دل سے یاد
اسکو حاضر کیا ہوں تیرے پاس — لے تو اپنا قصاص بے وسواس
بولا مالک یہہ سنکے اسکتئیں — ہاتھ اس بات سے اٹھایا میں

درمیان اس کے میر کو زجزا — تا نہو وے مخاصمت (دشمنی) برپا
ہی وہ یک شاخ شجر سید ناس — یعنے ہیگا وہ از بنی عباس

گل

دیکھ پاس قرابت سرور — کیوں کئے ہیں ائمہ رہبر
بنی عباس کا تھا ایسا پاس — ہو بنی فاطمہ کا کیسا پاس
کہ علی اور بتول کے اولاد — ہیں بجائے رسول کے اولاد
واجب الاحترام ہیں وہ مدام — ہوں جو سادات تا بروز قیام
انکا حفظ ادب ہی لازم تر — رکھ مقدس نسب پہ انکے نظر
ہوں جو اولاد بادشاہوں کے — عہدگوں کے بھی اور امیروں کے
عزت و قدر انکی کرتے ہیں — پاس آداب انکا دہرتے ہیں
پس تتمہ انبیا کی جو ہی آل — کسقدر ہوویں واجب الاجلال
ہیں احادیث اس بیاں میں صحیح — اور آثار آئے ہیں بھی صریح
عربی ہیں بہت کتب ای امیں — اس بیاں میں لکھے ائمہ دیں
اور ہند میں باقر آگاہ — ہے ریاض الجناں لکھا دلخواہ
دیوے اسکو جزائے خیر خدا — سیر کر اس ریاض کا تو سدا

گل

حرملہ ابنِ یحییٰ باتمکیں   نقل کرتا ہے شافعی سے یقیں

ہاشمی والیٔ مدینہ تھا   آہ مالک کو وہ بُلا بھیجا

بولا دیتا ہے فتویٰ تو ہر گاہ   کیوں بابطالِ بیعت اکراہ

پس برہنہ ہے اُسکو کروایا   تازیانے ہے اسکو مروایا

آہ ایسا ہوا ہے زخمی ہاتھ   کہ سدا وہ امام تا بوفات

باندہے پر ازار کے قادر   نہوا دستِ چپ سے اَی ماہر

گل

اور کہا شافعی مدینے کا   جب بکار زبیری والی تھا

کیا مالک کو بے ادب ہو ملول   کیا ہاروں یہہ سُن اُسے معزول

گل

اور قاضی عیاض اہلِ صفا   لایا اِسطرح در کتاب شفا

آہ مالک بن سلیمان جب   دیا مالک کو مار رنج و تعب

آہ بیہوش ہو گیا ہے بتاب   ہوش میں بعد آگیا یہہ خطاب

رہو شاہد ای حاضرو بخدا   میں جفا ظلم اُسکا بخش دیا

کہ میں رکھتا ہوں خوف یہ واللہ ۔ ہوؤں شرمندہ از رسول اللہ

کہ کہیں اسکا کوئی قرابتدار ۔ ہو وے داخل مری طرف سے بنار

گل

ابن جوزی کہا ای نیکو فن ۔ یک صد و چہل و ہفت تھا جب سن

دیا مالک امام دین فتویٰ ۔ غرض سلطان کے وہ مخالف تھا

اس لیئے تازیانے وہ ستّر ۔ اسکو مروایا غصہ ہو اسپر

گل

اور مقامات میں یہ لایا ہی ۔ جب مدینے کو ماروں آیا ہی

بہیجا مالک کو یہ پیام شتاب ۔ کہ ہی تالیف کی جو تیری کتاب

جسپہ کرتا ہی تو عمل دن رات ۔ لا مرے پاس تا سنوں خوش صفات

مالک اسکو نہیں قبول کیا ۔ اور قاصد کتیئں یہ فرمایا

علم ایسی ہی چیز یک اشرف ۔ کہ بدل لوگ آویں اسکے طرف

علم ایسی نہ چیز ہی ارزل ۔ کہ طرف خلق کے وہ آوے چل

تھے اکابر جتنے مدینے کے ۔ بحر تقدیس کے سفینے کے

خبر یہ سنکے سب ہوئے حاضر ۔ اور کیئے عرض سب کہ ای فاخر

ہے مناسب یہی لے اپنی کتاب / پاس ہارون کے جاؤ تو بصواب
کہ وہ حاکم ہے سخت تر اس شہر / نہ مسلط کر اسکو اپنے پر
بولا گر بات ایسی ہے بعقیل / علم کو میں نہیں کرونگا ذلیل
آپکو ہی کروں ذلیل میں اب / جلد پھرا لباس اپنا تب
پاس ہارون کے لے گیا تشریف / بولا ہارون اسکو اے شریف
میں نے قاصد کو اپنے بھیجا تھا / سر بسر تو مرا خلاف کیا
بولا مالک اسے اے صاحب جاہ / ہے شرف تجھکو از رسولؐ اللہ
حارثہ ابن زید ثابت سے / سن تو زہری خبر دیا ہے مجھے
زید بن ثابت یوں دیا ہے خبر / کہ میں لکھتا تھا وحی پیغمبرؐ
تھا مرے گود میں نبیؐ کا سر / ہوئی نازل یہہ آیت انور

لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

امّ مکتوم کا پسر آگاہ / نام نامی ہے جسکا عبداللہ
آیت پاک یہہ سنا ہے جب / عرض سرورؐ سے یوں کیا ہے تب
ہے بفضل جہاد یہہ آیہ / میں ہوں نابینا یا رسول اللہ
کیا کروں مجھکو کیجئے ارشاد / تب کہا یوں رسولؐ رب عباد

میں نہیں جانتا ہوں کچھہ یہہ بات
خشک ابھی نہیں ہوا تھا میرا قلم
بعد از ان جب کہ ہوش میں آیا
لکھہ یہہ قرآن کی آیت اکرم
دیکھہ ای ہارون حرف تھا واحد
پنج صد سال کی مسافت سے
مجھکو کہتا ہی تو بغیر ہراس
جمع حالانکہ میں کیا ہوں جان
ہی سزا وار مجھکو یہہ بدوام
عزّ و منصب تجھسے دیا ہی خدا
عزّت علم تو گھٹاوے اگر
یہہ نصیحت سنا ہی ہارون جب
بولا آتا ہوں میں تیری ہی گھر
ساتھہ مالک کے باہر آ بادب

ابن ثابت یہان کہا اسد مات
ہوا بیہوش سرّورِ عالم
مجھکو ارشاد ہی یہہ فرمایا
غیر اولی الضّرر کیا میں رقم
جبرئیل اور ملایک ماجد
اِسقدر رنج و تعب سے کھینچے
کہ پڑھوں لا کتاب تیرے پاس
اِسمیں بکسر حدیث اور قرآن
کہ کروں اسکا عزّت و اکرام
عزّت علم پہلے تو نہ گھٹا
تیری عزّت گھٹاویگا داور
متنبّہ بہت ہوا ہی تب
اور اٹھا ہی تبھی ہو بس مضطر
چاہا ہونے سوار بر مرکب

اُسکو مالک کہا کہ سُن یہہ خبر — ہی روایت ز نافع ابنِ عمر
کہ کہا یون ہمیبرِ واہب — کہ کوئی علم دین کا طالب
جب چلے علم کے طلب کے لیئے — تو ملک اُسکی تب طرب کے لیئے
پر بچھاتے ہیں آپنے بشتاب — زیرِ پا اُسکے یہہ شرف دریاب
پس تو مرکب پہ اپنے مت ہو سوار — چل پیادہ ہی با سکون و وقار
گیا ہارون پیادہ ہمراہ تب — ساتھہ مالک کے باکمال ادب
جبکہ مالک ہی اپنے گھر آیا — صدرِ مجلس میں اُسکو بٹھلایا
آپ جا گھر میں جلد غسل کیا — حسب عادت لباس بدلایا
عزّ و حرمت سے بیٹھہ مسند پر — یون لگا کہنے وہ گرامی گہر

روایت

کہ ز نافع سنا ہو نمیں یہہ خبر — اور نافع سُنا ز ابنِ عمر
اور ابنِ عمر ہمیبر سے — شہِ عالم شفیع محشر سے
کہ ہوں مخصوص جب خواص انام — واسطے علم کے بغیر عوام
نفع اس علم سے نہ لیں زنہار — ناعوام و خواص بے تکرار
ہی یہہ ایسی کتاب ای دانا — کوئی ز اہل حدیث نیں ہم سنا

اذن دے تا کہ سب عوام و خواص — آ سنیں اب حدیث با اخلاص
سن یہہ ہارون اذن عام دیا — آئے اہل حدیث اور علما
بولا ہارون کو مالک ای سامع — میں سنا یہہ حدیث از نافع
اور سنا وہ یقین ز ابن عمر — اور ابن عمر ز پیغمبر ؐ
جو تواضع کریگا علم لیئے — اسکو رفعت یقین خدا دیوے
پس تو آ بیٹھے حاضرین کے ساتھ — بیٹھے علماء محدثین کے ساتھ
سنکے ہارون یہہ خبر جلد اٹھا — ساتھ اہل حدیث کے بیٹھا
مالک آغاز تب کیا ہی کتاب — اور فارغ ہوئے کے بعد شتاب
پوچھا مالک کہ ای امام ہمام — کیا رکھا ہی تو اس کتاب کا نام
بولا نام اسکا میں موطا رکھا — تو جو پوچھا ہی نام رکھہ اسکا
بعد ہارون گیا ہی لے رخصت — اور بھیجا ہی ہدیہ با عزت
نقد تھے ان میں پنجصد دینار — اور تھے چند مرکبان رہوار
وہ کیا ہی قبول نقد وہیں — کیا واپس ہی مرکبون کتیں
اور پیغام اسکو یہہ بھیجا — کہ ہی مدفون جہاں رسول خدا
میں کبھو اس زمین سر زنہار — نہ پھروں تا حیات ہوکے سوار

نقل ہے پوچھا ہاروں مالک سے | کیا سکونت لیئے مکاں ہے تجھے
بولا مالک نہیں وہ تین ہزار | گھر بنانے لیئے دیا دینار
اسکو مالک نہ خرچ میں لایا | تھا امانت ہی پاس اپنے رکھا
تاکہ ہاروں ارادۂ بغداد | جب مدینے سے ہی کیا ای رشاد
بولا مالک کو آتو میرے سات | سوئے بغداد ای گرامی ذات
تا تری یہہ کتاب کی تشہیر | چوطرف دوں رواج باتوقیر
اور تری کتاب پر رغبت | دیوں لوگونکو یوں ای باعزت
جوں خلافت مین اپنے عثمان | دیا لوگوں کو رغبت قران
اور مذہب کریں ترا ہی قبول | بات مالک نہ یہہ کیا مقبول
بولا حارث نکر تو ایسا کام | کیونکہ صحب کرام خیر انام
ہوئے ملکوں میں منتشر بسیار | گئے نشر حدیث اور اخبار
شرع و دیں لوگ انسے پائے ہیں | فیض انسے بہت اٹھائے ہیں
اپنی امت کا اختلاف یقین | بولا رحمت ہے دیکھ سرور دین
ہیں تو اپنے بقدر استعداد | یہہ موطا لکھا ہوں بالاسناد
انسمیں امکان ہے مرے سے خطا | شاید ہے مجھ سے دوسرا دانا

اور ترے ساتھ بھی کبھو رکھہ یاد | آنہ سکا ہو نمیں سوئے بغداد
یون کہاہی رسول جن و بشر | لوح ولپر تو نقش کر یہہ خبر

حديث المدينة تنفي خبث الرجال كما ينفي الكير خبث الحديد

کیئے دینار تو دیا ہے مجھے | ہے وہ حاضر اگر تو چاہے لے
جو ہے دنیا میں اور یہہ دنیا | ہیں نہ لوں ہر مدینہ والا
زر وہ ہارون کے پاس بھیج دیا | ہارون واپس کیا نہ اسکو لیا

روایت

در خواص الکتاب اپنے جلی | یوں لکھا ہے امام غزالی
آیا یک روز ہارون مالک پاس | کرکے ہارون بہت کچھ اسکا پاس
خاص مجلس میں اپنے بلوایا | پڑ یہہ آیت وہ اسکے آگے گیا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ اَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا

ہیبت و رعب این کلام خدا | دل میں غالب ہوا ہے اسکے ترا
ابو یوسف امام صدق وصفا | تھا جو شاگرد بو حنیفہ کا
پاس ہارون کے ایک جانب پر | بیٹھا دوسرے طرف تھا اسکا پسر

پوچھا مالک کہ میں کہاں بیٹھوں — بہر تعظیم تب اٹھا ہارون
اپنے اور اپنے ابن کے درمیان — اسکو بٹھلایا ہے بعزت و نشان
اور بولا کہ کوئی تیرے سوا — اس جگہہ اب تلک نہین بیٹھا
بولا مالک کہ ای بلند نسب — شجرۂ طیبہ سے ہے تو جب
تجھہ سے طیب ہی ہوئیگا صادر — قول غزالی کا ہوا آخر

گل

اور ہارون کے پاس ای فیروز — مالک آیا تھا باشرف یک روز
ہوئی آخر دونوں کی جب صحبت — کیا ہارون عرض در خدمت
کہ اگر ای امام تو ہر روز — کرے میرے مکان کو زیب فروز
میرے فرزند مامون اور امین — سنیں تجھہ سے حدیث سرور دین
تیری منت ہو ہم پہ تب ای امام — اس سے مالک سنا ہے جب یہہ کلام
ہے کراہت سے اسکتیں دیکھا — اور اسطرح سے اسے بولا
حق نے جس چیز کو دیا رفعت — پست اس چیز کی نکر عزت
علم وہ ہے کہ اسطرف جاوے — سو طالب نہ علم ہی آوے
ہارون انصاف سے کہا اسدم — حق کہا یہہ سخن تو ای اکرم

آہ لغزش ہوئی یہہ میرے سے ۔۔۔ کہ کرم اُس سے درگذر کیجے
پس وہ بیٹوں کو اپنے بے سواش ۔۔۔ بھیجتا تھا امام مالک پاس
دوسرے طلبہ کو اذن دیتا جب ۔۔۔ بار دیتا تھا انکو مالک تب
اور صف میں اُنھیں کے بٹھلاتا ۔۔۔ اور احادیث انکو فرماتا

خیابان ہفتم در ذکر وفات آن امام ذوی الکرامات ومنامات بشارت آیات کہ بعد رحلت از اکابر مرویست

سن ہجری تھا ایک صد و ہفتاد ۔۔۔ اور نو سال بھی تھے اُسپہ زیاد
عہد ہارون میں ای نیک خصال ۔۔۔ اور بعمرِ شریف نود سال
کیا رحلت ہے مالک ابن انس ۔۔۔ قدس اللہ سرہ الاقدس

گل

بولا بو القاسم بلند نسب ۔۔۔ آہ مالک کو مرض موت تھا جب
اُسکی خدمت میں شیخ بیٹھا تھا ۔۔۔ وارا ور وہی تب اُسکے پاس آیا
بولا میں شبکو ایک دیکھا خواب ۔۔۔ پوچھا کیا ہے تو کہہ میرے شتاب
کہا میں ایک شخص کو دیکھا ۔۔۔ آسمان سے ہے وہ نزول کیا
اور پہنا تھا وہ لباس ہرا ۔۔۔ ہاتھ میں اُسکے ایک نامہ تھا

آسمان سے زمین پر سر بار — شکر کر اسکو یہہ کیا گفتار
کہ ہے مالک کی یہہ برات بجا — اب ز نار سقر بفضل خدا
تھے اسی بات میں ہم ای رشید — آیا ناگہہ امیر کا قاصد
اور گذارش کیا ہے یہہ پیغام — کہ مؤذن مدینے کا ای امام
آجکی شب ہے خواب یک دیکھا — کیا ہے پوچھا تو تب وہ عرض کیا
تھا وہی خواب وہ بھی بے تکرار — وار اور دی جو آ کہا ای یار
خواب ہر دو سنا یہہ مالک جب — جلد تر فقرہ یہہ ترتا ہے تب

اَللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ

شافعی بولتا ہے ای اکرم — کہ تھے مکے کے بیچ ساکن ہم
یون پھپھی میری ایک دن بولی — کہ عجب تر یہہ خواب میں دیکھی
کہ کوئی بولتا ہے یون آکر — جو تھا اہل زمیں میں عالم تر
آج کی شب یقیں کیا رحلت — حق کرے اسکے روح پر رحمت
جب گئیے ہم حساب ای فیروز — وہی مالک کے تھا وفات کا روز

گل

اور یونس یقیں یہہ نقل کیا — کہ بشر بن بکر یہہ کہتا تھا

میں نے دیکھا یہہ خواب ای بھائی | کہہ امام بزرگ او زاعی ہد
باکر وہ ہے کثیر از علما ہد | ہیگا داخل بجنت الماوا
پوچھا میں اس سے ای امام ہدا | مالک ابن انس کہان ہے دکھا
بولا ہم سے بدرجۂ اعلا | ہیگا مالک امام اہل تقا
بعد مالک کو میں نے دیکھا جب | پوچھا میں کیا کیا تیرے سے رب
بولا مالک ز حضرت عثمان | کلمہ مجھکو پہنچا تھا یک جان
میں کیا تھا مداومت اسپر | مجھکو بخشا ہے اس لیئے داور
جب جنازیکو دیکھنا عثمان | کلمہ پڑھتا تھا ہی وہ پچھان

سُبْحَانَ الَّذِیْ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ

یمن سے اسکے حق یا بن عزت | کردیا مجھکو داخل جنت

گلشن سیوم در مناقب امام عالیشان تقا دحدیث وقران منبع کرامات جلیہ مجمع کمالات علیہ والاحسب عالی نسب وارث علوم نبی امام ہمام محمد بن ادریس شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ رین گلشن ہفت خیابانست خیابان اول در نام ونسب و تاریخ ولادت ورحلت آنحضرت

ذو المفاخر امام مطلبی   شافعی وارث علوم نبیؐ
عامل و حافظ حدیث رسولؐ   گوہر معدن ولائے بتولؐ
علم و حکمت کے اوج کا نیّر   شرف و عزت کے برج کا اختر
مولوی باقر خدا آگاہ   رحمت حق ہو اسپہ شام و پگاہ
نسب شافعی امام ہمام   یوں لکھا ہے بروضۃ الاسلام
نام اُس شاہ کا محمدؐ ہے   اسم میں بھی وہ عین احمد ہے
لقب اسکا ہے ناصر سنّت   کیوں نہ ہووے وہ ہادی امت
نام والد کا اسکے ہے ادریس   جو تھا فضل و شرف میں با تقدیس
ہیگا عباس اُسکا والد جان   اُسکا والد ہے بیگمان عثمان
والد ماجد اُسکا ہے شافع   جو ہے فضل و کمال کا جامع
سائب اسکا ہے والد امجد   نہیں فضل و شرف کو اُسکے حد
ہیگا سائب عبید کا فرزند   وہ ہے عبد یزید کا دلبند
از کرم انبیا کا شاہنشاہ   نام اسکا رکھا ہے عبد اللہ
ہاشم اسکا پدر ہے بے تکرار   مطلّب اسکا باپ ہے اَی یار
ہیگا عبد مناف کا وہ پسر   جو ہے جدّ رسولؐ جن و بشر

ہے سیوم جد نبی کا عبد مناف — چار فرزند تھے اسکے سن صاف

ہاشم و مطلب سیوم نوفل — چارمی عبد شمس ای کامل

ہاشم و مطلب ہیں مہر و ودا — اسطرح تھی کہ نہیں ہے اسپو زیاد

اور سن ای بھائی امہات امام — ہاشمیات ہیں نہیں اسمیں کلام

مادر شافعی ہے ام حسن — تھی پڑوتی حسن کی وہ امین

سائب و مرتضیٰ بلا تکرار — ہیں خلیرے برادراں ای یار

سائب ابن عبید ای امجد — شافعی کا ہے جان چوتھا جد

جد سیوم ہے اسکا شافع نام — نسبت اسکے طرف رکھے ہے امام

دو نو بیٹے اور اسکے دو اجداد — ہیں صحابہ رسول کے رکھہ یاد

گلدستہ در بیان تاریخ میلاد و مقدار عمر شریف و سال وفات آن گرامی صفات

اہل تاریخ متفق ہیں تمام — کہ بیقیں شافعی امام ہمام

سن ہجری تھا جب صد و پنجاہ — متولد ہوا ہے ای آگاہ

اور زندہ رہا ہے چوون سال — دو صد و چار سن میں پایا وصال

تھی شب جمعہ وہ اخیر رجب — روح پر اسکے ہووے رحمت رب

جمعہ کے روز بعد عصر یقین — مصر میں اسکی ہے ہوئی تدفین

سال مولود او معلی اوان — سال ترحیل او مقدس خوان
سال میلاد شافعی ای میان — سال ترحیل بو حنیفہ ہی جان
بعضے کہتے ہیں روز فوت امام — ہوا پیدا ہی شافعی با نام
جب ہوا ہی وہ آفتاب نہان — ہوا تابان تب یہہ مہ تابان
اور ولادت کی جا میں ای یار — مختلف قول آئے ہیں یہہ بچار
قول ہی یک وہ آیہ رحمت — ہوا پیدا بہ بلدۂ غزت
جو ہی بیت مقدس ای کامل — اُس سے وہ شہر ہی بہ دو منزل
عمر پاک اسکی جب ہوئی دو سال — اسکو مکے میں لائے تب خوشحال
اور وہب بولا وہ مہ روشن — ہوا طالع یقیں باوج یمن
اور لکھا بیہقی بسن صغر — جب ہوا فوت شافعی کا پدر
اُسکا جد شہر عسقلان سے تب — لایا مکے کو یاد رکھہ خوشتر ہب
غزت و عسقلان کے درمیان — ہیگی شش میل کی مسافت جان
وہی ہر دو بلد کو خیر ورا — نام اشہر عروس شام رکھا

خیابان دوم در تعلیم آن امام بمعلم و تفریغ وی از حفظ قرآن کریم در ہفت سالگی

فخر رازی کہا ای نیک مزاج — تھا اوایل میں شافعی محتاج

انتہی کلامہ بالمعنی بین غزة و عسقلان ۱۲

والدیان جب لجاکے اُسکو تیں | یک معلّم کے پاس چھوڑتے ہیں
پر معلم کو اُسکے کچھ اُجرت | دے نہ سکتے تھے جب نتھی قدرت
اِس لئیے وہ معلّم مذکور | کرتا تعلیم میں تھا اُسکے قصور
شافعی میں بڑی ذکاوت تھی | قدرت حفظ اور فراست تھی
دوسرے لڑکوں کو وہ پڑھاتا جو | یاد کرتا تھا شافعی بھی او
اور جاتا تھا جب کہیں استاد | درس لڑکوں کو وہ دلاتا یاد
جب معلّم یہہ حال ہے جانا | منزلت شافعی کی پہچانا
اُجرت درس سے بھی نفع کثیر | اسمیں پایا ہے سر بسر وہ خبیر
اُجرت درس اُس سے چھوڑ دیا | دل کو الفت میں اُسکے جوڑ دیا
بولتا تھا نہیں حلال مجھے | اُجرت درس لیوں تیرے سے
گذرے اس طور سے ہی کئی ایام | ہفت سالہ ہوا ہے جب وہ امام
ختم قرآن کیا بفضل خدا | تھا ترقی میں دمبدم وہ سدا

گل

یوں حمیدی یہہ نقل تک لایا | کہ مجھے شافعی یہہ فرمایا
کہ تھا میں اپنی ماں کے پاس یتیم | میری مادر تھی مفلسہ ای سلیم

مجھکو مکتب میں ماں مری بھیجی — کچھ معلّم کو دے نہ سکتی تھی
مجھ سے راضی تھا اوستاد مرا — گر کسی کام کو وہ جاتا تھا
کرتا تھا وہ خلیفہ مجھکو تب — میں پڑھاتا تھا دوسرونکو سب

گل

بیہقی اسطرح کیا ہے بیان — کہ کہا شافعی امام زمان
ختم قرآن میں کیا ہون جب — آتا مسجد کو دائما بہ ادب
بیٹھتا تھا بمجلس علما — مسئلہ یا حدیث جو سنتا
حفظ کرتا تھا اسکو بے وسواس — اور میرے نتھے مجھے قرطاس
ٹھکریان اور استخوان شتر — جمع کرتا تھا جابجا چنکر
اور احادیث انپو لکھتا تھا — گئے گھڑے بھر گئے تھے انسے بجا
اور اوایل میں مجھکو لیل و نہار — شعر پر التفات تھا بسیار
اور مکّے سے بادیہ کو میں آ — گئے دن صحبت ہذیل میں تھا
کہ عرب میں تھا وہ فصیح کبیر — ایک مدّت رہا میں اُسکے دہیر
بعد مکّے کو جب کیا رجعت — شعر پر تھی مجھے بڑی رغبت
تا کہ پایا ہوں رُتبۂ برتر — شعر کے فن میں ہوگیا اشہر

ایک دن شخص یک زآن سیر — گذرا میرے پہ اور کہا بالخیر
یہہ فصاحت بلاغت مرغوب — ہوتی گر فقہ میں تو کیا تھا خوب
میں کہا کون شخص ہی باقی — ہووے تا ختم علم کا ساقی
نام مالک زباں پہ وہ لایا — تبھی رغبت میں اپنے دل پایا

گل

اور یہہ شافعی دیا ہی خبر — کہ تھا میں عقبۂ منا کے اوپر
سنا پیچھے سے اپنے یک آواز — کہ تو ہو علم فقہ سے ہمراز
اور در زیر سایۂ کعبہ — واحد یک روز میں تھا ای اگہہ
سنا ایسا ہی یک ندا اس تھار — کہ پڑھوں فقہ چھوڑ دوں اشعار
اور یک روز مسلم خالد — بولا میرے سے یوں ہی ای ماجد

گلدستۂ شریفیہ

اور اسی شب کو خواب میں دیکھا — رویت حضرت رسول خدا
کیا ارشاد مجھکو ای لڑکے — کہہ تو ہی کونسے قبیلے سے
بولا تیری گروہ سے ہوں ٹھیک — بولا نزدیک آگیا نزدیک
بولا منہہ کھول کھولا میں تشتاب — ڈالا انہیں مبارک اپنا لعاب

یا محمد علیک بالفقه ودع الشعر
یا محمد بن ادریس الزم ...

ہر زبان و دہان و لب میرے — وہ ملا ہے کمال رحمت سے
اور برکت کی وہ کیا ہے دعا — حق میں میرے بجوشِ لطف و عطا
بعد اُس واقعے کے مجھ سے کبھی — ہرگز اعراب میں خطا نہ ہوئی
حُرملہ شافعی سے ہے ناقل — کہ مِری کودکی میں اَی عاقل
دیکھا یک شب رسولؐ کو بمنام — کہ تھا در مسجد الحرام امام
اور وہ فارغ ہوا ہے جب ز نماز — کیا تعلیم قوم کی آغاز
میں بھی نزدیک جا کے عرض کیا — یا نبیؐ اب مجھے بھی کچھ فرما
تب نکالا ہے وہ شہِ دوجہان — آپنی آستیں سے یک میزان
اور عنایت وُہیں کیا ہے مجھے — اور کہا ہے یہہ واسطے تیرے
ہوا بیدار جبکہ میں اَی خبیر — یک معبّر سے پوچھا جا تعبیر
وہ کہا علم میں بفضلِ خُدا — پاویگا تو کمال کا درجہ
اور تو ہویگا امامِ انام — پیروِ سنتِ رسولؐ اَنام
کیونکہ مسجد کا وہ امامِ اجل — سب ائمہ سے ہے یقین افضل
اور میزان سے ہے اشارہ یہی — کہ تو جانے حقیقت ہر شئے کی
اور کہا ہے محمد ابنِ حکم — مادرِ شافعی جب اَی اکرم

حاملہ شافعی سے ہوئی بصواب ۔ مدت حمل میں یہہ دیکھی خواب
کہ گویا مشتری یک آئی ہاہر ۔ ہوئی اُسکے شکم سے ہی باہر
پارۂ نور اُس سے یک اُس آن ۔ کیا اطراف خلق کو رخشان
یون کہے ہیں معبّران تعبیر ۔ کہ وہ بچے سے نور فیض کثیر
پاوینگے جابجا خواص و عوام ۔ ہوئنگے مستفید اُس سے تمام
فخر رازی لکھا ہی یون آئی یار ۔ کہ کہا شافعی امام خیار
مرتضی آیا خواب میں میرے ۔ میں کیا تب مصافحہ اُس سے
اپنی انگشتری نکالا وہ ۔ اور انگلی میں میرے ڈالا وہ
بولا تعبیر اُسکی میرا چچا ۔ کہ مبارک مصافحہ اُسکا
ہویگا باعث امان زعذاب ۔ اور نپایا انگوٹھی جو وہ جناب
یمن سے نام اُسکے تیرا نام ۔ شہرۂ شرق و غرب ہوئے تمام

گلدستہ در ذکر اشیاخ کبار و اساتذۂ نامدار آن امام عالی وقار

فخر رازی کہا ہی رکھہ تو یاد ۔ شافعی کے اکابر اُستاد
پانچ مکی ہیں اور چھے مدنی ۔ چار عراقی ہیں اور چار یمنی
اہل مکہ سے پہلے ہی سفیان ۔ بن عیینہ محدث ذیشان

شافعی اُسکے حقمیں بولا راز — وہ نہوتا تو جاتا علم حجاز
دوسرا خالد کا ہی پسر مسلم — تیسرا ہی سعید بنِ سالم
اور داؤد شیخ چارم ہی — اور عبد المجید پنجم ہی
اور شیوخ مدینۂ اقدس — پہلا استاد مالک ابنِ انس
اور ابنِ سعید انصاری — اور عبد العزیز داراری
اور براہیم شیخ ہی جو تھا — بن محمد بن ابی یحییٰ
اور محمد ہی ابن اسمٰعیل — ابن نافع ہی چھٹواں شیخ جلیل
از شیوخ یمن رفیع مقام — پہلے مطرف ہی دوسرا ہی ہشام
اور عمر از صحاب اَوزاعی — یحیی ابن حسان ای بھائی
اور ملک عراق کے اُستاد — ہی وکیع ایک دوسرا حمّاد
تیسرا اُستاد اسکا اسمٰعیل — عبد وہاب چاروان بیقیل
جملہ انیس ہینگے یہہ امجاد — رحمت حق سے نت رہیں دلشاد

گلدستۂ در ذکر تلامیذ الجناب کہ ازوی اخذ علم دین کردہ و بروایت و فقہ وحدیث نمودہ اند

اور فقہ حدیث کے راوی — جو ہیں شاگرد اُسکے ای بھائی
ہیں بہت انسے اوّل و اکمل — ہی بلاشبہ احمد حنبل

ہی عجب شافعی کی شان عظیم
اُسکا شاگرد و اوستاد کریم

ہینگے ہردو امام اہل ادب
مجتہد ہردو صاحب مذہب

یعنے مالک ہی اوستاد اجل
اور شاگردِ احمدِ حنبل

اور شاگرد شافعی کا دوم
ہی امام بویطیٔ اکرم

اور تلمیز تیسرا بیقیل
بوبراہیم ہیگا اسمٰعیل

اور امام ربیع ہی چوتھا
اسکا شاگرد و خادم والا

شافعی کے کتب کا بالتحقیق
وُہی راوی ہی صاحب توفیق

پانچوان حرملہ بن یحییٰ ؒ
بوجہ شاگرد ہی یقین اُسکا

خیابان سیوم در ترحیل آن امام جلیل از مکہ شریفہ بمدینہ منیفہ واخذ علوم اقدس از امام مالک ابن انس رحمہما اللہ تعالیٰ

بولتا ہی امام فخر الدّین ؒ
کہ ہی رازی سے منتسب جو یقین

شافعی از ائمہ بسیار
اِستفادہ کیا ہی علم ای یار

سب وہ علما میں اعظم و اقدس
ہی بتحقیق مالک ابنِ انس

شافعی بولتا ہی میں پہلے
فقہ پڑھتا تھا پاس مُسلم کے

خبر مالک سُنا وہین اُثنا
کہ ہی وہ پیشوا زمانے کا

اسکا شوق ملازمت بسیار   دل میں میرے ہوا ہی لیل و نہار
تب موطائے مالکِ رہبر   مستعار ایک شخص سے لیکر
میں کیا حفظ جلد ای آگہہ   اور گیا نزدِ والئ مکہ
لیا خط سفارش ایک اُس سے   نام سے والئ مدینہ کے
اور بنام امام مالک بھی   پس مدینے کا میں ہوا راہی
اور مدینے کا جو کہ حاکم تھا   اُس سے ملکر وہ خط کو پہنچایا
جب مطالعہ کیا ہی وہ مکتوب   مجھکو کہنے لگا ہی اس اسلوب
از زمینِ مبارکِ بطحا   ای جوان تا مدینۂ والا
پا برہنہ بھی جانا ہی آسان   جانا مالک کے گھر ہی مشکل جان
دیر تک وہ نہ کھولتا ہی در   کھڑے رہنا ہی منتظر در پر
چار و ناچار بعد میرے سات   آیا مالک کے گھر تلک خوشذات
حلقۂ در کو اُسکے ٹھوکا جب   باہر آئی ہی اسکی باندی تب
اُسکو یوں حاکمِ مدینہ کہا   کہ تو خواجہ سے اپنے کہدے جا
کہ کھڑا ہی امیر آ در پہ   گئی باندی یہہ سنکے گھر اندر
دیر کے بعد پھر کے وہ آئی   اور نز مالک پیام یہہ لائی

مسئلہ گر تو پوچھتا ہی شتاب — رقعہ لکھ یا لکھو تمہیں اسکا جواب

یا رکھے گر تو دوسری حاجت — جا تو واپس مجھے نہیں فرصت

وقت مجلس کے آ تو میرے قریب — سن یہہ باندی کو تب کہا وہ امیر

بول جا کر کہ والیٔ مکہ — بھیجا ہی نام سے ترے رقعہ

ہی مرا ضرور تیرے سے — گئی باندی یہہ بات ہی سنکے

کرسی یک لا رکھی ہی وہ باہر — بعد آیا وہ قدوۂ فاخر

تھا معمر وہ پیر مرد جلیل — اور تھا قد پاک اسکا طویل

تھے مہابت کے سر بسر آثار — ریش سے اسکے ظاہرا ہی ہشیار

کرسی اوپر وہ آکے بیٹھا جب — خط دیا والیٔ مدینہ تب

کھول مکتوب کو وہ پڑھنے لگا — جب یہہ فقرے پہ آکے ہی پہنچا

ان محمد بن ادریس رجل شریف من امرہ وحالہ کذا فتحدثہ وتفعل وتضع

آیا فقرہ یہہ پڑھتے ہی بغضب — خط وہ ڈالا وہیں زمین پر تب

بولا تسبیح پڑھ وہ باعزت — آہ علم رسول کی نوبت

پہنچی اس حد تلک کہ لوگ آکے — طلب اسکو کریں وسیلوں سے

سنکے حاکم ہوا ہی یہہ مبہوت — لب نکھولا وہیں کیا ہی سکوت

میں کہا ای امام دین نبیؐ — کہ ہوا میں ایک مرد مطلبیؐ

سن کرم سے یہہ ہمیرا احوال — سنا تفصیل سے وہ با اجلال

ایک ساعت مرے طرف دیکھا — اور فراست سے اپنے وہ سمجھا

اور پوچھا کہ کیا ہی تیرا نام — میں محمد کہا ہی میرا نام

وہ کہا مجھکو ای محمد اب — حق تعالی سے ڈر تو روز و شب

اور پرہیز کر گناہوں سے — امت شاہ انبیا میں تجھے

دیگا شانِ عظیم ربِّ غفور — قلب میں تیرے آویگا یک نور

معصیت سے وہ نور کو نہ بجھا — رہ ہمیشہ بطاعت و تقوی

میں موطا کتاب کا پڑھنا — کر دیا تب شروع ای دانا

سنکے وہ حسن قرأت و اعراب — متعجب ہوا وہ نیک نصاب

قصہ کوتاہ جب کیا آغاز — درس میں اس کتاب کا بہ نیاز

جبکہ چہتا تھا بس کروں میں سبق — وہ سماعت کا ہو بہت شایق

بولتا تھا کہ اور زیادہ کر — پڑھتا تھا اور رہے ہیں خوشتر

تا کہ گذرے ہیں تھوڑے ہی ایام — میں کیا ہوں کتاب کو وہ تمام

جب تلک وہ امام زندہ تھا — میں مدینے میں ہی مقیم رہا

اور میں اس سے بجا کے جب کہ ملا　　عمر تھی میری سیزدہ سالہ

خیابان چہارم در ذکر حدیث صحیح کہ در شان آن فخر اماجد وارد است و بیان بعض فضایل و مناقب آن والا مراتب

یہہ حدیث صحیح خیر انام　　لایا آگہہ بروضۃ الاسلام

ہے خبر یک صحیح و بس اشہر　　جسکی ہے معتبر کتب میں خبر

کہ کہا یون نبی نے کہ ای مردم　　کبھو آگے قریش کتین تم

مت بترو آگے انکے تم ہرگز　　ہونا آگے انھو کے نیں جایز

واسطے یہہ کہ انکا یک عالم　　جسکے فضل و شرف میں نیں کچھ کم

کریگا علم بیچ ہو مشہور　　طبقات زمیں کو علم سے پور

یون کہا ہے امام دین احمد　　نیں فضایل کتیں ہے جسکے حد

اور ابن معین یحیی نام　　اور اسیطرح بہوت سے اعلام

کہ بلاشک وہ عالم بارین　　شافعی ہے نہیں کچھ اسمیں ظن

یہہ حدیث اس میہن ہو صادق سے　　اسکے مضمون کا وہ لایق ہے

قرشی کوئی علم سے بے ریب　　نہ بہرا یون زمیں کا دامن و جیب

یہہ خبر ہے صحیح بے تکرار　　منکر اسکو کہیگا جہل آثار

جن نے موضوع اسکو بولا ہی
دفتر اپنے حسد کا کھولا ہی

ہی طرق اسکے بہوت بکم و بیش
سب وہ ملکو رہیں بطیب العیش

جامع علم باطن و ظاہر
مقتدای اکابر فاخر

گنج عرفان محمد ابن حکیم
ترمذی سے جو ہی عالم وہ فخیم

تا بہ مدت وہ وسع مشرب سے
نتھا پابند کوئی مذہب سے

بولا آخر میں با حضور و خشوع
کیا سالار انبیاء سے رجوع

واقعے بیچ اسکو دیکھا ہیں
اور اسطرح اس سے پوچھا ہیں

شرع میں تیرے بہت مجتہدان
گذرے ہیں ای شفیع ہر دو جہان

کس کا مذہب میں اختیار کرون
قول پر اسکے نت من اپنا دہرون

مجھکو ارشاد تب کیا سالار
مذہب شافعی کو کر مختار

یعنے بیشک وہ مذہب منصور
میری سنت سے ہو گیا ہی اور

یونہی تاج انام و راس کرام
ہی لقب جس کا حجۃ الاسلام

جسکو احیای دین میں جد ہی
قرن خامس کا جو مجدد ہی

فخر دوران امام غزالی
جس کا عرفان میں رتبہ ہی عالی

قوت علم سے بوجہ سدید
چاہا کرنیکو اجتہاد جدید

استخارہ کیا بذوق و خشوع — یعنے ختم رسل طرف ہو رجوع
دیکھا ہی خواب میں کہ وہ سرور — بیٹھا ہی ایک قصر خاص اندر
چار دروازے ہینگے اسکے تمام — بیٹھا ہی ہر دراو پر ایک امام
متوقف ہوا ہی وہ اس آن — کہ کدہر سے میں جاؤں یا رب یان
ایسے میں جان انبیا کا مراد — اسلئیں اسطرح کیا ارشاد
ہی محمد جدہر ادہر جاوے — اسکے در سے مری طرف آوے
(محمد بن ادریس شافعی)
دیکھا یہہ خواب وہ با اجلال — دہویا ہی دل سے اپنے وہ خیال
مذہب شافعی لیا فی الحال — اور یہہ بیتیں کہا وہ فرخ فال

اِنَّ الْمَذَاهِبَ خَيْرُهَا وَأَصَحُّهَا — مَا قَالَهُ خَيْرُ الْإِمَامِ الشَّافِعِي
فَاخْتَرْتُ مَذْهَبَهُ وَقُلْتُ بِقَوْلِهِ — وَجَعَلْتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعِي

یعنے بے شبہہ خیر مذہب ہا وہ — اور صافی ترین مشرب ہا
مذہب شافعی ہی بیکم و کاست — جو ہی خیر الائمہ سنیو بات
اسکا مذہب میں اختیار کیا — اسکے قولوں سیتی میں نے بہرہ لیا
اور اس شاہ دین کو روز جزا — اپنا میں شفیع گردانا
بس بنایا ہی وہ کتب بسیار — شافعیہ کا جن اپر ہی مدار

وہ لقب سے بزینت دین
ہیں یہہ مذہب میں محبت شیخین

اور لکھے ہیں کتب میں کر تحقیق
کہ جب آیا شہاب ابن ملیق

پیشوا ہی جو راہ عرفاں میں
مشتہر ہی جو کشف و وجدانمیں

جانب حضرت عطاءُ اللہ
علم و عرفان میں ہے جو عالیجاہ

شاذلی سے ہوا ہے جگمیں سمر
مذہب مالکی سے تھا اشہر

بولا اسکو کہ ای فخر جہان
کیا چھپتا ہو نمیں سلوک یہان

ہوں ولیکن میں شافعی مذہب
ہی مرا دل نہاد یہہ مشرب

ہی محبت مجھے امام کے سات
عشق میں اسکے محو ہوں دن رات

گر تو چھوڑے مجھے یہہ مذہب پر
رہوں خدمتمیں تیرے شام و سحر

وہ کہا واعجب یہہ کیا ہے خیال
کیوں ہوا تجھکو یہہ گمان محال

تجھکو مذہب ترا مبارک ہو
کہتا ہوں فائدہ میں یک سنیو

کہا میں نے سے شیخ پاک انفاس
پیر میرا جو ہی ابو العباس

سنا میں اپنے شیخ سے یکبار
بو الحسن تاج اصفیائے کبار

شاذلی سے جو ہو گیا شہیر
جس کا دیکھا نہیں زمانہ نظیر

شافعی نیں کیا ہی جگ سے گذار
جب تلگ نیں ہوا ہی قطب مدار

اور لکھے ہیں کہ شیخ متبولی — حد سے باہر ہے جسکی مقبولی
ایسا بیدار بخت تھا وہ امام — کہ بہ بیداری دیکھتا تھا مدام
حضرتِ سیدِ رسُل کیتئُں — کیا کہوں اسکے اُس مقام کوئیں
بولتا ہی کہ حضرتِ خاتمؐ — کر دیا تھا مجھے بلطف و کرم
سید احمد کے ساتھہ بھائی بنا — جو ہی بدوی سے مشتہر جا
اور کہا مجھکو یوں حبیب کریم — سنیو اس رمز کو ای ابراہیم
مصر میں گر کوئی ولی نفیس — ہوتا بعد محمدؐ ادریس
سید احمد سے افضل و اعلا — تجھکو میں بھائی اسکا کر دیتا
سن تو ای یار مصر میں مدفون — بہوت اکابر ہیں جس سے یک ذوالنون
باوجود اُسکے انبیا کا رئیس — بولا بعد محمدؐ ادریس
گرچہ ذوالنون کا تھا برا پایہ — پر وہ رتبہ نہ اُسکا ہی پایا
سید الطائفہ ابو القاسم — جو تصوف میں تھا برا عالم
نام جسکا جنید ہی ای یارؓ — صوفیہ کا جسے کہے سردار
یوں کہا ہی کہ شافعی ہمام — جو تھا در ظاہر و بطون امام
تھا مؤید خدا سے در ہمہ حال — تھا ہمیشہ خدا سے اسکا مقال

شفقت سے بہ یک برادرین — یون کیا نصح وہ امام امین
دار دنیا کو پایداری نہیں — ہرگز اس گہر میں غمخواری نیا
ہیں عمارات اسکے سب ویران — زاہر قبر اسکے سب ہیں سکان
ہے پراگندہ اسکی جمعیت — دولت اسکی ہے نکبت و کلفت
ہیں نہ یادات اسکی محض کمی — شادمانی ہے اسکی عین غمی
پس تو ہو حق سے راضی و شاغل — اعتماد اسپو اپنا کر حاصل
دار فانی کو چھوڑدے ای یار — دار باقی اوپر کر اپنا مدار
یہان ترا عیش ظل زایل ہے — جیسا تیرا جدار مایل ہے
روز و شب کر مداومت عمل — اور کوتاہ کردے اپنی امل
اس طریقت میں اسکے اتنے نکات — اور معارف میں اسکے سب کلمات
ہینگے ازبس لطیف و شور انگیز — اور رہیں سب صوفیہ کے دست آویز
بسط چہتا ہے یہہ بیان دلخواہ — یہہ رسالہ تو ہے نپٹ کوتاہ
اور جن کے لئے ہے یہہ منظوم — انکو کیا کر سکینگے وہ مفہوم
اور مقامات اسکے ہیں بیحد — اور کرامات اسکے ہیں بیعد
تھا سب اخلاق بیچ وہ اکرم — مظہر خلق حضرت خاتم

جو تھے اسوقت اکابر اعلام | اوستاد اسکو جانتے تھے تمام
احمد حنبل آن امام ہمام | جسکو صدیقیت میں ہے گا مقام
سرور ہردو کون کے اخبار | جسکو تھے یاد ستّ لک ای یار
باوجود اس علوم و تقوی کے | زین پوش اسکا دوش پر لیکے
دوڑتا تھا رکاب میں اسکے | بہوت رکھتا تھا اعتقاد اس سے
محو تھا اسکی وہ محبت میں | تر زبان تھا نت اسکی مدحت میں
یحیی بولا کہ کیا ہوا تجھکو | کہ باین علم و فضل زہد کے تو
شافعی کے رکاب میں چلتا | اسکو وہ مقتدا جواب دیا
تجھ کو بھی شوق علم گر ہوتا | اسکی خدمت مین عمر کو کھوتا

خیابان پنجم در خروج آن مقتدائے زمن بسوئے یمن پس مقید شدنش از انجا بہ حسد حساد و رفتن وی ببغداد و بیان مصاعب شدیدہ کہ آن امام ہمام کشیدہ است و مکالمہ وی با ہارون رشید

نقل ہے شافعی امام زمن | جبکہ رونق فزا ہوا بہ یمن
اور وہان یک عمل پہ تھا مامور | تھا وہان دافع فساد و شرور
حاسدان لے گئے حسد اسپر | انمیں تھے اہل اعتزال اکثر

ان دونون یحیی ابن عبد اللہ — بن حسن بن علی ولی اللہ
اور اصحاب اسکے از سادات — وہان گئے تھے خروج ای خوشدلات
انسے ہارون بہت مشوش تھا — ایک حاسد نے اسکو لکھا
کہ جوان یک محمد ادریس — شافعی نام صاحب تقدیس
ہی وہ سادات مین شریک یہان — اسکی تیغ زبان لطیف بیان
کرتی ہی بے نیام ایسا کام — تیغ بران کرے نہ ویسا کام
گر تو چاہے حجاز کی دولت (حرمین شریفین ۱۲) — کہ ہو باقی ترے پہ باشوکت
جلد اسکو بلا تو اپنے پاس — ہارون سنتے ہی یہہ خبر بہراس
سب وہ سادات و شافعی کتین — قید کر کے بلایا جلد وہین
بولتا ہی وہ قدوۂ آفاق — جب ہمے لے چلے ہیں سوی عراق
ہمکو ایسا کئے تھے قید شدید — نہیں آرام کچھ دئیے وہ عنید
ناخن و موی و سر تراشی کی — ہمکو رخصت نہیں دئیے وہ کبھی
صد و ہشتاد و چار وان تھا سن — ماہ شعبان کا تھا وہ روشن
جا کہ ہم جبکہ پہنچے ہیں بغداد — نیم شب گذری پر وہ اہل عناد
ہم سے دس دس کو پاس ہارون کے — قید خانے سے لیکے جاتے تھے

بیٹھہ ہارون از پس پردہ / بات یک یک سے کرکے خاطر خواہ
حکم کرتا تھا قتل کے انکا / آہ جلاد و قتل کرتا تھا
ہارون اور بھائی اسکا بالتخصیص / قتل سادات پر بہت تھے حریص
پہنچی جب میری قتل کی نوبت / کردیا حکم وہ بھی باسرعت
میں کہا عجز سے اسے ای میر / کر مرے قتل میں ذری تاخیر
مجھہ پو تہمت کئے ہیں یہہ باطل / میں نہیں ہوں یہہ قوم میں داخل
میں نہیں تیرے پر خروج کیا / نہیں تیرے سے انحراف لیا
سنکے ہارون بات یہہ باغور / بھیجا زندان میں مجھے فی الفور
چغلی پھر لوگ جب کئے ای یار / پھر بلایا ہی مجھکو دوسرے بار
میں کہا ای امیر اہل وقر / باللہ اتر سنا ہو نہیں یہہ خبر
جبر سے اپنے قوم کا ہرگز / نہیں رکھتا ہی قتل تو جائز
اور کرتا ہی انکا عذر قبول / وہ کہا ہاں یہہ ہی مرا معمول
لیکہ صاحب ترا ہمارے پر / یہہ بغاوت کیا ہی جو اشہر
اور ہوئے لوگ اسکے تابعدار / اور تو تھا اس گروہ کا سردار
عذر باقی ہی کیا ترا پھر اب / میں جواب اسکا یوں دیا ہوں تب

تو ہی لایا مجھے سخن پر صاف — اب میں کرتا ہوں بات با انصاف
لیکہ زنجیر کا ہی بار گران — متعذر ہوں اس لئے تو جان
ہارون اپنے غلام کو بولا — تب وہ زنجیر جلد آ کھولا
پھر کہا اے امیر دانشمند — کیا رکھتا ہی کام تو یہہ پسند
مازنی خارجی کے زیر علم — میں بھی اور مومنان ہوں قایم
ہووین زیر لوای ابن حسن — نام عبد اللہ جس کا ہی روشن
ہارون تکیہ لگا جو بیٹھا تھا — بات سنتے ہی یہہ ہو اسیدھا
بولا زیر لوای آل رسول — رہنا بہتر ہی اور ہی مقبول
رہنے سے خارجی کے زیر لوا — ہی بلاشبہہ افضل و اعلا
پر سنا ہوں کہ ہی ترا یہہ کلام — کہ ائمہ قریشیان ہیں تمام
کیا ہی اس قول پر تری حجت — تب پڑہا شافعی ہی یہہ آیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا
أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

حاشا للہ یہہ بات میں نے کہا — جھوٹہ تجھ بولا ہی کوئی تجھ سے
نقل ہی جب سنا ہی یہہ ہارون — ہوا خاطر کو اسکے چین و سکون

اُس امام ہمام کی عزت — جا گئی اسکے دل میں باعزت

پاس اپنے اُسے بلایا ہے — اور تعظیم سے بٹھایا ہے

اسکو پوچھا کہ در کتاب اللہ — علم کتنا ہے تیرا ای آگہ

شافعی یون دیا ہے اسکو جواب — حق کے ہیں ایک سو چہار کتاب

چار انمیں کتاب ہیں اکبر — اور ہیں باقی صحائف اصغر

آئے ہیں دس صحیفے آدم پر — او پچاہ بہ شیث پیغمبر

تیس ادریس پر ہیں باتکریم — اور دس آئے ہیں بہ ابراہیم

اور توریت آئی موسیٰ پر — اور انجیل آئی عیسیٰ پر

آئی داؤد پر زبور ہے جان — سید المرسلین پر قرآن

جامع این چہار قرآن است — کہ محمد مبلغ آنست

بولا ہارون بیان یہ سن اسکو — خوب تفصیل یہ کیا ہے تو

ہیگا میرا سوال از قرآن — جو ہے نازل بسید اکوان

تب کہا شافعی امام کبیر — کہ ہیں قرآن کے علوم کثیر

پس ہے تیرا سوال ای عقیل — ہے ز تنزیل یا کہ از تاویل

یا ز متشابہات قرآنی — یا ہے از محکمات فرقانی

یا ز منسوخ یا ہی از ناسخ | حکم جسکا دوام ہی راسخ
جسکی منسوخ یا تلاوت ہی | حکم اسکا مگر سلامت ہی
یا تلاوت ہی اسکی ثابت اب | حکم اسکا مگر اٹھا یا رب
یا جو ضرب المثال حق لایا | یا جو چیزون کو اعتبار کیا
یاد یا ہی جو خالق کرتار | حال پیشین پسین سے اخبار
یا ز مکیہ یا ز مدنیہ | لیلیہ بول یا نہاریہ
یا ز سفریہ یا ز حضریہ | یا ز تنسیق وصف ای الٰہ
یعنی وہ آیات جو سفر مین نازل ہوئے
یا ز تسویہ سور بولون | یا کہ اعراب کے وجوہ کھولون
یا وجوہ معانی اور لغت | یا کہون اسکے مختلف قرأت
یا کہ آیات کا کرون تعداد | یا کہ حرفون کا غیر کم و زیاد
یونہی قرآن سے وہ عالیشان | کیا ستر و پانچ علم بیان
اور بھی کہتا تھا پر ہو متحیر | ہارون بولا ہی اسکتین بس کر
اور رکھا ہی یہ سنکے ہو دلشاد | کون اتنے علوم رکھے یاد
حفظ قرآن کا یقین دعوا | ہان بلا ریب ہی اسکو سزا
جانیں اتنے علوم جو بکمال | پھر کیا شافعی سے ہی یہ سوال

کتنے ہیں فاتحہ کے حرف تمام | یون دیا تب جواب اسکو امام

کیا تو بسم اللہ ای نکوآئین | اُسکے آیات مین گنے یا نہیں

نہیں بولا کہا وہ با تقدیس | تو ہیں حرف اُسکے یکسو اٹھائیس

ہارون یہہ سنکے تب جھکایا سر | ہاتھ کھینچا ہی آستین اندر

اور کہا ہی حروف کا وہ عدد | پایا اتنے ہی بیکم و زاید

اور بولا ہی تجھکو شان عظیم | در علوم کتاب رب کریم

بعد پوچھا ای زبدۂ امت | علم کتنا ہی تیرا در سنت (حدیث ۱۲)

سنکے یہہ بات وہ رفیع جناب | جلد تر اِسطرح دیا ہی جواب

وہ احادیث جانتا ہون میں | وجہ ایجاب پر جو آئے ہیں

ترک اس چیز کا یقین ہرگز | یاد رکھہ تو کبھو نہیں جائز

اور بوجہ حظر جو آئی چیز | فعل اُسکا روا نہیں ای عزیز

آئی جو وجہ[۲] خاص پر بالخیر | نہیں جائز ہی اسمیں شرکت غیر

اور جسکا خروج[۳] کر معلوم | ہووے بے شبہ و شک بوجہ عموم

غیر بھی اسمیں ہی سمجھ داخل | غور اسبات مین کر ای عاقل

اور جواب سوال سناین مین | نکلی جو چیز یاد رکھہ دل میں

غیر کیتین بھی اُسکا اِستعمال — نہین جایز ہی ای نکو افعال
اتر دنا م علوم سے جو شے — سینۂ مصطفیٰ مین آئی ہی
اور جس چیز پر کیا ہی عمل — شاہِ کونین احمدِ مرسل
اِقتدا اُسکا دوسرون کو تین — پہنچا ہی بغیر شبہہ یقین
اور خصیصہ ہی جو پیمبر کا — غیر کو پیروی نہین ہی روا
کہا ہارون سنکے یہہ ای لبیب — دیا سنّت کو تو عجب ترتیب
اور ہر قسم کو کیا ہی جُدا — خاص اُسکو مکانین اُسکے رکھا
شافعی بولا یہہ ہی فضل خدا — ہم پو اور سارے لوگ پر جو رکھا
ہمکو اور تجھکو یہہ شرف مقبول — حق تعالیٰ دیا بجاہِ رسول
پوچھا ہارون اسکو تیرا علم — عربیت مین ہی کیسا ای باحلم
شافعی تب اسے کہا ای جان — وہ ہمارا تو خاص ہی میدان
اسمین ہی ہمکو سبقت و تقدیم — اسپو شاہد ہی یہہ کلام کریم

قال اللہ تعالیٰ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

مین بھی تو ہین یہہ قوم مین داخل — ہی فضیلت یہہ قوم کو حاصل
اصل محکم ہی تو الیان او بچے — اصل تو اور ہین فرع ہم اسکے

بعد ہارون کو کہا ای امیر — آج کرلے تو ایسی کچھ تدبیر

کہ تجھے آخرت مین ہووے نجات — اور نپاوے عذاب کے آفات

سن یہہ ہارون بہت بسوز و گداز — رو دیا ہی بلند کر آواز

اور بولا کہ ای بن ادریس — ای دُرِ بحر عزت و تقدیس

تو چلایا جو ہم پہ تیغ زبان — تیغ بُرّان سے تیز ہی وہ عیان

بولا یہہ تیغ تو قبولے اگر — پاوے اس تیغ سے ہی فتح و ظفر

ورنہ یہہ تیغ ہی تبر بر جان — نفع نادیوے بلکہ دیوے زیان

ہارون اس پند سے ہو متاثر — دیر تک اپنا تھا جھکایا سر

ایک ساعت کے بعد باعزت — شافعی کو دیا ہی وہ رخصت

بعد آتا تھا پھر کہ جب وہ امام — کرتا تھا اسکا وہ بہت اکرام

بعد چاہا کہ دیوے اسکو قضا — عذر کر شافعی کیا ہی ابا

پوچھا ہی اور کچھ تجھے حاجت — یون کہا وہ امام ذی حرمت

کہ بقدر کفاف جو ہی یقین — مصر مین بس ہی مین رہونگا وہان

ہارون التماس کو قبول کیا — اور رخصت خوشی سے اسکو دیا

اور پنجاہ ہزار درہم تب — شافعی کو دیا بفرح و طرب

اپنے گھر آئے تک وہ بابرکات | سب دراہم وہ کردیا خیرات
سنکے ہارون اس خبر کو کہا | کہ بنی مطلب بجود و سخا
اتباع نبیؐ نہ ترک کئے | جود و بخشش کا داد پورا دئے

خیابان ششم در جود و سخاوت آن بحر سخا و ابر عطا رحمۃ اللہ علیہ الی یوم الجزا

یہہ روایت حمیدی لایا ہے | شافعی جب بمکہ آیا ہے
یعنے صنعا سے ای نکو کردار | دس ہزار اسکے پاس تھے دینار
کہتے ہیں شہر مکے کے باہر | اترا تھا خیمہ دیکے وہ فاخر
لوگ آتے تھے اسکے پاس کثیر | انکو دیتا تھا وہ بلا تاخیر
وہ زلال نوال کا ساقی | ہوا ایسا نہ کچھ رہا باقی

حکایت

بولتا ہی ربیع نیک نصاب | پکڑ ایک شخص شافعی کا رکاب
مجھکو بولا دے چار اسے دینار | کرکے میرے سے معذرت بسیار
ایکدن ہو سوار مرکب پہ | کرتا تھا رہ سے وہ امام گذر
ہاتھ سے اسکے تازیانہ گرا | ایک لڑکا اٹھایا اسکو آ
پاک کر آستین سے گرد و غبار | ہاتھ اسکے دیا ہی ای ہشیار

وہ جو تکیہ لگا کے بیٹھا تھا — جوش فرحت سے راست ہو بیٹھا

اور کہا ای محمدؐ ادریس — جانا ہی تو عجب علوم نفیس

خوش ہوا دل مرا بیان سے ترے — تو معظم ہوا نظر مین مرے

جلد اب کچھ مجھے نصیحت کر — تا مرے دل مین ہووے اسکا اثر

ہووے ظاہر تری فصاحت اب — لوگ حاصل کرین افادت اب

موعظت مین وہ تب زبان کھولا — یون جواہر ہی پند کے رولا

چھوڑ دے اپنی حشمت و ہیبت — اور تواضع کی کر قبول صفت

دوش سے اپنے کبر کی چادر — ڈال دے عجز لے بشام و سحر

روبرو اپنے رب کے تو بہ یقین — جان اپنے کو عاجز و مسکین

ہی اسیکے طرف ترا جانا — ایک دن یاد رکھ یہ ای دانا

خوف و خشیت اسیکی رکھ دل مین — نت اسے یاد کر تو تل تل مین

جو کہ اسباب پر رکھیگا نظر — کہ موکل خدا کا یک اسپر

ہی نگہبان یقین صباح و مسا — کرے لازم وہ آپ پر تقوی

پاس حضرت کے جبرئیل امین — ایکدن آکے یون کہا ہی یقین

یا محمدؐ عش ما شئت فانك میت فاحبب ما شئت

فانك مفارقه واعمل ما شئت فانك مجزي به

کی سخن ایسے ہی نصیحت کے | بس فصاحت سے اور بلاغت سے
اذرہِ اختصار اور ایجاز | یون کیا ہی بیان وہ باانداز
جس سے ہارون بیقرار ہوا | درد و رقت سے اشکبار ہوا
بعض اسکے خواص اور حضار | شافعی کو کہے پکار پکار
ای جوان پند و موعظت سے کر | کر نظر رقت امیر اوپر
آج اسکو بہت رولایا تو | دیکھا غصے سے شافعی اُنکو
بولا ای اہل ظلم کے اعوان | ای ائمہ کے دشمنِ نادان
جانو دنیا یہہ دار فانی ہی | ہرگز اسکو نہ جاودانی ہی
اُسکے لذات بیوفا کے سات | بیچے اپنے نفوس تم ہیہات
رنج عقبیٰ کتین خرید سے ہو | کیا وے لوگونکو تم نہ دیکھے ہو
جو تھے آگے تمہارے باحشمت | اور یہہ دنیا کی پائے تھے نعمت
امتحان اُنسے مان کیا تھا رب | ہوئے ماخوذ ناگہان وہ سب
چھوڑ اپنے نشیمن اور قصور | بس تہِ خاک ہو گئے مقبور
آخرت مین حساب باقی ہی | اور رنج و عقاب باقی ہی

بولا ہارون ہو بہت خورم　　بارک اللہ فیک ای اکرم

پوچھا پھر علم شعر کیا وہ　　اسکے انواع سنایا وہ

جاہلیت مین بھی اور در اسلام　　جو ہوئے شاعران شہیر انام

اور جو گذرے مولدین تمام　　جانتا ہو مین سارے بہ اقسام

پوچھا ہارون ای امام ہمام　　علم کیا ہی تیرا در احکام

شافعی یون دیا جواب اسکو　　کیا عبادات پوچھتا ہی تو

یا تو پوچھے معاملات ای یار　　یا کرے ہی مناکحات بچار

یا عتاق و محاربات و عقول　　فقہ کے ہی کتب سے جنکا حصول

کہون بیع و شرا و یا دیات　　یا کہون اشربہ و مطعومات

اور پوچھا ہی جب ز علم نجوم　　شافعی بولا ہی مجھے معلوم

نجم سایر بھی اور فلک دایر　　قطب ثابت سے بھی ہو مین ماہر

جانتا ہون منازل نیرین　　استقامت رجوع خوش آئین

اور سعود و نحوس اور ہیات　　اور طبایع انھون کے سب خوشید تات

اور مین جانتا ہون وے چیزین　　اہتدا جس سے بحر و بر مین کرین

اور جس سے فصول کے احوال　　جانین اور لاوین اسیو استدلال

اور جس سے نماز کے اوقات — پوچھے جاتے ہین دن اچھے یا رات
اور چیزین جو ہینگے اسکے مثال — جانتا ہون مفصّل و اجمال
بھی کیا ہی وہ عرض در خدمت — کس قدر جانے ہی تو علم لغت
وہ کہا کیا کرو ہمین اسکا بیان — وہ تو ہی سربسر ہماری زبان
بعد پوچھا طبابت و حکمت — وہ دیا یون جواب با سرعت
کہ کہے روم کے حکیمان جو — اور یونان کے طبیبان جو
مثل ابقراط اور جالینوس — اور سقراط اور بطلیموس
جو کہ اپنے لغات مین ہین لکھے — اور اطبّا عرب کے بھی جو کہے
ہند کے بھی فلاسفہ اشہر — اور حکمائے فرس اہل خبر
جو کئے ہین کتب مین اپنے بیان — وہ مجھے یاد ہی بنوک زبان
پوچھا ہارون پھر تعجب سے — علم انساب کس قدر ہی تجھے
بولا مین جانتا ہون سب اقوام — اور انساب جانتا ہون کرام
ہی اسیمین بجا نسب تیرا — اور اسی مین ہی ہان نسب میرا
تیرے اجداد اور مرے اجداد — وہی انساب سے ہین نیک نہاد
جبکہ ہارون یہہ سنا ہی بیان — جان و دل سے بہت ہوا شادان

کہا اپنے غلام کو وہ امام
دے ترے پاس جو کہ ہووے دام
سات دینار پاس تھے اُسکے
وہ دیا جلد تر نکال اُسے
اُوریک دن وہ قدوۂ اخیار
مسجدِ مصر سے ہی آیا بہار
تو تھی تب اسکی نعل کی ہی دوال
دیا یک شخص سہی اُسے فی الحال
شافعی تب ربیع سے پوچھا
کہہ ترے پاس مال آب ہی کیا
کہا رکھتا ہون ساہی دینار
وہ دِلایا اُسے تبھی ای یار

حکایت

ایک درزی قمیص اُسکا سیا
قدر قامت نہ اُسکا جانا تھا
آستین سیدھی اسکی تنگ کیا
آستین دوسری کشادہ رکھا
لوگ کرنے لگے ملامت ہی
یون کہا شافعی بفرحت ہی
آستین تنگ جو رکھا ہی ایک
ہی یقین وہ وضو کے خاطر نیک
آستین جو رکھا کشادہ دگر
اِسمین رکھنے کتاب ہی بہتر
دیوے تجھکو جزائے خیر خدا
قاصد آیا تبھی ہی سُلطان کا
لایا تھا دس ہزار وہ درہم
ہدیۂ شافعی سحاب کرم
تب وہ درزی کو وہ امام کہا
اُسکے سینے میں تو جو فکر کیا

اسکی اجرت مین یہہ ورا ہم لے
وہ ہوا بیقرار یہہ سُنکے

کام سے اپنے شرمسار ہوا
اوٗر اسکے قدم کو بوسہ دیا

اوٗر دیتا ہی یون خبر بو نوٗر
شافعی تھا بڑا سخی خوش طور

بیشتر بخپت نعمتِ الوان
جانتی جو کنیز باسامان

بیش قیمت سے اسکو کرکے خرید
اسکو کرتا تھا اِسطرح تاکید

اپنے اصحاب کو جو ہو مرغوب
وہ پکاکر کھلاوے انکو خوب

پس وہ کرتے تھے جو کہ فرمائش
وہ کھلاتی پکاکے برخواہش

اُس سے ہوتا تھا شافعی مسرور
اُس سے راضی رہے خدائے غفور

حکایت

تھا محمد جو ابنِ عبد اللہ
اِسطرح بولتا ہی اَی آگہہ

قدوۂ شرع شافعی یک روز
گھر ہمارے ہوا ہی جلوہ فروز

اپنے گھوڑے سے وہ اُترا اَی یار
چڑھ کہا مجھکو مین ہوا ہون سوار

پھر کہا مجھکو پھیر پھیرا مین
کہا الطاف سے وہ میرے تئین

کہ یہہ گھوڑا ہی سازوار تجھے
بخشا از لطف بے شمار مجھے

حکایت

بولتا ہے ربیع اہل صلاح
کہ کیا جبکہ مین نے اپنا نکاح

شافعی اسطرح مجھے پوچھا
مہر عورت کا کسقدر باندھا

مین کہا ای امام ستی دینار
بولا اسکو دیا ہے کس مقدار

مین کہا دے چکا ہون چھے دینار
گیا وہ گھر مین سنکے یہہ اظہار

باقی دینار جو کہ تھے چوبیس
بھیجا نزدیک میرے وہ ای انیس

کہا بو ثور اس طرح سن تو
شافعی آیا جبکہ مکے کو

مال تھا اسکے پاس تب ای امین
مین کہا اس سے کر خرید زمین

تا ترے بعد ای امام ہمام
تیرے اولاد کے وہ آوے کام

بعد کئ دن کے اس سے مین مل کر
پوچھا اس مال و زر کی اس سے خبر

بولا دریافت مین گیا ای یار
وقف مکے کی ہے زمین بسیار

پر منا مین لیا ہون ایک مکان
جو ہمارے ہین دوستان یاران

حج کے خاطر جو آئینگے ہر سال
اترین تا اس مکانمین خوشحال

حکایت

بولتا ہے ربیع ای کامل
آیا نزدیک اسکے یک سائل

اپنا احوال سب کیا اظہار
ایک ہی اسکے پاس تھا دینار

جلد تر وہ بھی اسکو دے ڈالا — بولے حضار اسکو ای والا

ایک دو درہم گر اسکو تو دیتا — حوصلے سے وہ اسکے زاید تھا

شافعی تب کہا حیا ہی مجھے — کوئی سایل مرے سے کچھ مانگے

اور مرے پاس تب رہے کوئی چیز — بخل اس سے کروں ندای عزیز

حکایت

ایک حجام کو بلایا وہ ہد — موے سر اسکے آتراشا وہ ہم

شافعی جلد اسکو بے وسواس — دیا دینا کر شمار پچاس

اور یون بولتا ہی وہ اکرم — کہ یقین بخشش و سخا و کرم

پردہ ہین دو جہان کے عیبونکا — نکتہ یہہ یاد رکھہ تو صبح و مسا

اور روایات ایسے ہین منقول — ہین بہت گر لکھون ہو نسخہ طول

در بیان فراست آن امام ذوی الکرامت علیہ الرحمۃ

بولتا ہی حمیدی ای فیروز — شافعی اور ہین دو نو یکروز

آئے ابطح مین شہر مکے سے — اور وہان ایک مرد کو دیکھے

مین کہا اسکا کسب کیا ہو گا — شافعی اسطرح مرے سے کہا

یا ہی خیاط یا ہی وہ نجار — ہین کیا جا کے اس سے استفسار

بولا کرتا تھا پہلے بخاری ۔۔۔ ہن ہی خیاطی اب مری جاری

حکایت

پھر حکایت ربیع ہی لایا ۔۔۔ اہل صنعا سے ایک شخص آیا
شافعی اسکتین کہا پہچان ۔۔۔ اہل صنعا سے ہی تو بولا ہان
پھر کہا اُسکو ہی تو آہنگر ۔۔۔ بولا ہان ای امام نیک سیر

حکایت

بولتا ہی ربیع بھائی میرا ۔۔۔ صحن مسجد مین ایکدن گذرا
کبھو دیکھا نتھا اُسے وہ امام ۔۔۔ یون بُلا کر کیا میرے سے کلام
یہہ سمجھتا ہون ہی تیرا بھائی ۔۔۔ مین کہا ہان یہہ ہی مرا بھائی

حکایت

بولتا ہی ربیع نیک صفات ۔۔۔ شافعی باصفا کے وقت وفات
مین بویطی بھی مزنی ای گاہ ۔۔۔ بیٹھے تھے اور ابن عبداللہ
ایک ساعت مجھے وہ دیکھا خوب ۔۔۔ اور فرمایا ای ابو یعقوب
آہنی قید مین مریگا تو ۔۔۔ اور اِس طرح بولا مزنی کو
ایک زمانہ تو ایسا پاویگا ۔۔۔ اقیس اہل آن زمان ہوگا

ابن عبد اللہ کو کیا ارشاد　　ای محمد یہہ بات رکھہ تو یاد
مذہب پدر کے طرف اپنے　　تو کریگا رجوع سن مجھہ سے
اور کہا ای ربیع معدن جب　　تو بہ نشر علوم اور کتب
مستبج ہوئگا مرا آخر　　جون کہا وہ یہہ سب ہوا ظاہر

خیابان ہفتم در ذکر وفات و وصایای آن رفیع الدرجات و منامات بشارت آیات کہ بعد وفات وی از اکابر امجاد مروی ست

مزنی کہتا ہے وہ امام خیار　　جب ہوا مرض موت سے بیمار
تھی بواسیر کی بڑی شدت　　تھا روان اس سے خون باکثرت
مین عیادت کو جاکے عرض کیا　　کیف اصبحت یا امام ہدا
وہ کہا صبح مین کیا ای جان　　بالیقین امر و نہی کے درمیان
اور رکھا تا ہون رزق اپنا مین　　منتظر اپنے ہون اجل کا مین

گل

پوچھا یکبار پھر کہ ای استاد　　کیف اصبحت تب کیا ارشاد
وہ کہان صبح مین کیا ہون پچہان　　صدد ارتحال پہ ز جہان
دینی بھایون کے بھی فراق سے اب　　اور پینے پو جام موت کے اب

اور اب حق کے پاس جانا ہی — اور جزا بد عمل کا پانا ہی

نہیں معلوم آہ میرا مقر — ہووے جنت میں یا بدار سقر

گر ہی جنت تو تہنیت ہی بجا — اور ہی دوزخ تو تعزیت کی ہی جا

مین کیا عرض ای امام زمان — کچھ نصیحت تو کر مجھے اس آن

تب کہا وہ مجھے خدا سے ڈر — فکر رکھ آخرت کی دل اندر

اور رکھ موت کو تو پیش نظر — اور یہہ یاد رکھ تو شام و سحر

کہ قیامت میں روبرو حق کے — بالیقین ہوگا قیام تجھے

کر محارم سے احتراز سدا — اور فرایض خدا کے کیجیے ادا

اور جس جا رہیگا ای خوشدہات — تو رہا کر سدا خدا کے سات

نعمت حق اگرچہ ہووے قلیل — اسکو ہرگز نکر تو خوار و ذلیل

بلکہ تو اسکے نعمتوں کے بدل — کر سپاس خدای عز و جل

اور تیرا سکوت ہووے فکر — ہووے عبرت نظر کلام ہو ذکر

توڑے جو تجھ سے اس سے تو جوڑے — بخشے اسکو جو تجھ پہ ظلم کرے

اور کریگا جو کوئی تجھ سے بدی — بالضرورت تو اس سے کر نیکی

صبر کر آفتوں پہ لیل و نہار — لے ز تقوی پنہ بچ از نار

مین کیا عرض اور زیادہ کر
ہووے تیری لسان صدق سدا
شکر مولا بود طہارت تو
ہو محدث یقین ترا قرآن
خوف تیرا رہے ہمیشہ جلیس
ورع تیرا رہے توکل جان
اور قرآن پاک کو ہردم
جسمین ہووینگے یہہ صفات علا
یک نگاہ بعد آسمان پہ کیا

تب کہا وہ امام پاک سیر
اور ہووے وفا عمل تیرا
دائما حق بود تجارت تو
ہووے مونس ترا سدا رحمان
حلم تیرا ہو نت وزیر و انیس
اور دنیا کو جان تو زندان
اپنا ہمخوابہ جانئے دایم
اُسکا ماوا ہی جنتِ ماوا
اور عبرت سے ایک شعر ترنا

گل

اور ابو اللیث یون کہا خوشتر بہ
مین نے دیکھا ہون اسطرح بمنام
اور لاکر بمسجد جامع
اور کوئی بولتا ہی میرے سے
جب ہوئی صبح مین سنا یہہ بات

شافعی کے یقین وفات کی شب
کہ کیا ہی وفات خیر انام
غسل دیتے ہین اسکو اسی ساعت
عصر کے بعد سن لجاوینگے
کہ کیا شافعی جہان سے وفات

اور جنازے کو اس معظّم کے — بعد جمعہ سبھی تو لاوینگے
وہین آیا ہے دل مین میرے شتاب — عصر کے بعد مین سنا ہون بخواب
تھا تفکر یہی مجھے بضمیر — آیا ایسے مین جلد حکم امیر
شافعی کا جنازہ طاہر — عصر کے بعد لائیو باہر
اسکے ہمراہ تا چلون مین بھی — پس کئے حکم سنکے ویسا ہی

گل

بو علی ہے حسین جسکا نام — عبد رحمان سے یہہ سنا ہے کلام
کہ شب فوت شافعی ای نیک — مین نے دیکھا ہون خواب ایسا ایک
کہ لے آئے ہین نعش یک اکمل — اسپو ڈالے ہین جامۂ مخمل
اور جنازیکو اسکے لوگ اٹھا — نزد مقصورہ تب رکھے ہین لا
اور کوئی بولتا ہے آج کی رات — کر چکا ہے نبی جہان سے وفات
جب ہوئی صبح مین کیا ہون نظر — شافعی کا جنازۂ اطہر
مثل اس نعش کے ہی لائے ہین — اسپو مخمل بھی یک اڑھائے ہین

گل

اور عثمان جو ہے انطاکی — ہے بلا شبہ اسطرح حاکی

کہ مین دیکھا بعالم رویا | ہوئی قایم قیامت اب گویا
اور محشور ہین خلایق سب | اور لیتا حساب سب سے ہی رب
عرش سے یک ندا ہوا ہی تب | ابو عبد اللہ کو لجاؤ اب
ابو عبد اللہ ہین جو ہین جلیل | کرو جنت مین انکے ساتھہ دخیل
میرے نزدیک کوئی بیٹھا تھا | پوچھا مین کون ہین وہ مجھہ سے کہا
انمین اوّل ہی مالک ابن انس | دوسرا سفیان ثوری ای اقدس
شافعی انمین تیسرا اکمل | اور چوتھا ہی احمد حنبل

گل

بوالحسن بولتا ہی مین بمنام | پایا ہون رویت شفیع انام
اور کیا عرض ای رسول خدا | اپنے نسخے مین شافعی یہہ لکھا

وصلی اللہ علی محمد کلما ذکرہ الذاکرون وغفل عن ذکرہ الغافلون

کیا ترے سے جزا ہی اسکو ملا | مجھکو فرمایا تب شہ والا
کہ اسے موقف حساب اندر | کرینگے کھڑا انہین یہہ خطر

گل

احمد ابن محمد ای کامل | ابو عبد اللہ سے ہی یون ناقل

که کہا شافعی جلیل الذات
دار فانی سے جب کیا ہی وفات

بعض اخیار اس امام کتین
خوابمین دیکھہ کر یہہ پوچھے ہین

که خدا کیا ہی تیرے سات کیا
کہا رحمت سے مجھکو بخش دیا

پوچھے پھر کس عمل سے بخشا رب
شافعی انکو یون کہا ہی تب

سرورِ انبیا پو ای مسعود
بھیجا کرتا تھا مین جو پانچ درو

مجھکو اُسکے سبب سے حق بخشا
پوچھے وہ کونسے یہہ فرمایا

اللهم صلّ علی محمد بعدد من صلّی علیہ
وصلّ علی محمد بعدد من لم یصلّ علیہ

وصلّ علی محمد کما تحب ان تصلّی علیہ
وصلّ علی محمد کما امرتنا بالصلوٰۃ علیہ

وصلّ علی محمد کما ینبغی الصلوٰۃ علیہ

بشب جمعہ در اخیر رجب
دو صد و چار سن تھا ہجری جب

نوش وہ شربت وصال کیا
دار فانی سے اِنتقال کیا

اور قرافی مین مصر کے الحین
عصر کے بعد اسکی ہوئی تدفین

ذات تھی اسکی مجمع البحرین
رضی اللہ عنہ فی الدارین

گلشن چہارم در مناقب امام المحدثین رئیس المحققین زبدۂ زمرۂ صدیقین شیخ اجل امام اکمل امام احمد بن محمد

حنبل رحمۃ اللہ علیہ درین گلشن ہفت خیابان است خیابان اول
در نام نسب و تاریخ ولادت و رحلت آنحضرت

مجتہد چار وان امام ہمام — رونق افروز ملت اسلام
راز دانِ حدیث پیغمبر — مہرِ اوجِ شریعتِ انور
دُرِ یکتائے بحرِ ورع و تقا — گوہرِ بے نظیرِ صدق و صفا
قدوۂ اتقیائے عالیجاہ — زبدۂ اصفیائے حق آگاہ
وارثِ علمِ احمدِ مرسل — شیخِ آفاق احمدِ حنبل
رضی اللہ عنہ طاب ثراہ — جعل الجنۃ لہ مثواہ
یون امام زمان جمال الدین — اپنی تہذیب مین لکھا ہی یقین
نام اُس باصفا کا احمد ہی — پدر کا نام جان محمد ہی
اُسکے والد کا نام ہی حنبل — ہی وہ ابنِ ہلال ای اکمل
باپ اُسکا اسد ہی شیبانی — تھا مروزی وہ پہلے ای گیانی
بعد بغداد مین رہا آکر — یہہ نسب ہی صحیح اور اشہر
اور سمجھہ اس امام کی کنیت — ابو عبد اللہ ہی ای باعزت
اپنی مادر کے تھا شکم مین وہ جب — آئی بغداد کو مروز سے تب

متولد ہو وہ در بغداد | یک جہان اُس سے ہو گئی دلشاد
جب وہ مہر ہُدا ہوا روشن | یکصد و شصت و چار وان تھا سن
پھر اُسی شہر مین کیا رحلت | جمعہ کا روز تھا وہ باحرمت
بارہوین تھی ربیع الاول کی | دو صد و چہل و یک تھا سن ای ذکی
ہوا باب حرب مین مدفون جان | مقبرہ ایک مشتہر ہے وہان
ذات او عمدۂ زمان و زمین | سال مولود اوست حسب صادین
سال ترحیل آن خدا آگاہ | شد رقم صاحب جنانِ الٰہ

خیابان دوم در اخذ علم آن علم ہُدا از اکابر محدثین و علما و ایضاح اسامی اساتذہ کرام و شیوخ حدیث آن قدوۂ انام

ذکر تہذیب مین ہے یون مجمل | کہ اوایل مین احمدِ حنبل
طلب علم کے لیے جب یمن | گیا کوفہ و بصرہ و حرمین
اور گیا ہے سوئے جزیرہ شام | اور سوئے یمن بجد تمام
کتنے علما سے مستفید ہوا | اور روایت حدیث کی بھی سدا
اوستاد ان ہین اسکے بہہ اخیار | او شیوخ حدیث بے تکرار
یک براہیم ابن خالد جان | کہتے صنعانی جسکو ای ذیشان

اور براہیم دوسرا ابن سعد ‌ ‌ جسکو کہتے ہین زہری ای رشد

ابن شماس تیسرا ابراہیم ‌ ‌ تہا سمرقندی جو ای باکریم

اور داود ابن مہران ہی ‌ ‌ اور ابن سعید ریحان ہی

اور سفیان بن عیینہ بجا ‌ ‌ با صفا اوستاد ہی اُنکا

اور صنعانی وہ امام ہدا ‌ ‌ عبد رزاق سے حدیث سنا

اور براہیم بن حکم بہ عدن ‌ ‌ اور بہت عالمون سے بہی مین سنا

اُسکو اخبار کی حاجت تہا ہی ‌ ‌ اور اُنسے کیا روایت ہی

شافعی سے روایت اخبار ‌ ‌ بہی کیا ہی وہ زبدۂ ابرار

شافعی کے وہ خاص یارون سے ‌ ‌ ہی تلامیذ و دوستدارون سے

کرتا تہا شافعی کا بس اکرام ‌ ‌ اور مصاحب تہا اسکا صبح و شام

اُسکی صحبت کیا تہا وہ لازم ‌ ‌ تاکہ وہ مصر کا ہوا عازم

گلدستۂ دربیان بعض یاران شاگردان انجناب کہ ازوی روایت احادیث کردہ اند

اور بہت سے محدثین کبار ‌ ‌ حافظان حدیث اور آثار

جون بخاری امام و شیخ جلیل ‌ ‌ جو محمد ہی ابن اسمٰعیل

ابن حجاج مسلم مشہور ‌ ‌ جو تہا ساکن نیشاپور

ابو ذرعہ امام ربانی — ابو داؤد بھی سجستانی
اور عبد اللہ جو تھا اُسکا پسر — اور سوا انکے عالمان بھی دگر
نقل اُس سے حدیث کرتے ہین — محکم اسناد اُس سے گوہرتے ہین

خیابان سیوم در مدح وثنائی آن امام ہُمام کہ مُشاہیر علمائی کرام واکابر مشایخ عظام تر زبان بودند

اِسطرح بولتا ہی عبد اللہ — یعنے ابنِ مبارک ای آگہ
بیٹھا تھا ہین بنزد اِسمٰعیل — جو تھا ابن علیہ فرد جلیل
بیٹھا احمد بھی تھا وہان آکر — لوگ سننے لگے ہین کچھ سُنکر
تب غضبناک ہوکے اِسماعیل — یون کہا انکو زجر سے بعقیل
جہان بیٹھا ہو احمدِ حنبل — وہان ہنستے ہو تم ادب سے نکل

گل

اور اُسی سے ہے نقل ای اکرم — جب تھی احمد کی عمر تیس سے کم
گذرا ایک روز نزد اِسماعیل — اُٹھے مجلس مین یا کرکے سب تبجیل
یہی ہر شخص اُسکو کہتا تھا — یہان تشریف لاہی خالی جا

گل

اور اسحاق راہویہ کا پسر — نقل کرتا ہی اسطرح اشہر
کہ زیحیی سنا ہو نمیں یہہ کلام — کہ ہی احمد یقین ہمارا امام

کل

یون کہا حرملہ بن یحیی — مین سنا شافعی یہہ کہتا تھا
آیا بغداد سے نکل کر مین — نہین چھوڑا وہان کسیکے تئین
افقہ و اورع ازہد و اکمل — اعلم و اتقی ز احمد حنبل

بترا فقیہ ۱۲ بترا پرہیزگار ۱۲ بترا زاہد ۱۲ — بترا عالم ۱۲ بترا متقی ۱۲

کل

ابوبکر مروزی یون بولا ہے — پاس بوثور کے مین بیٹھا تھا
مسئلہ اس سے کوئی آ پوچھا — اسکو بوثور نے یہہ فرمایا
کہ ہمارا امام و شیخ اجل — ابوعبد اللہ احمد حنبل
کیا اس مسئلے مین یون ارشاد — مسئلہ بولتا تھا پس وہ رشاد
بولا یحیی بغیر احمد مین — جامع کل خیر دیکھا نین
دیکھا سفیان بن عیینہ کو — اور سمرہ بن ربیعہ کو
عبد رزاق اور وکیع سے جا — اور فقیہ بن ولید سے بھی ملا
اور بہت عالمون سے انکے سوا — مثل احمد کسے نہین دیکھا

فقہ اور زہد و ورع و فہم علوم ‌ ‌ ‌ مثل احمد نتھا کسے مقسوم

گل

نقل بوبکر یون کیا ہی ٹھیک ‌ ‌ ‌ ایکدن بوعبید کے نزدیک

مسئلہ ایک دین کا مین بولا ‌ ‌ ‌ مجھہ سے کوئی پوچھا تو یہہ کس سے سنا

مین کہا اس سے یہہ سنا ہون یقین ‌ ‌ ‌ کوئی برا جس سے مشرقین مین نہین

ابن حنبل ہی فرد وہ تحقیق ‌ ‌ ‌ سن کیا بوعبید بھی تصدیق

گل

اور کہتا ہی احمد ابن سعید ‌ ‌ ‌ دارمی سے جو مشتہر ہی رشید

کوئی جوان کو نہ دیکھا مین زنہار ‌ ‌ ‌ کہ ہو احفظ حدیث کا بسیار

غیر ذات امام دین احمد ‌ ‌ ‌ روّح اللہ روح الامجد

اور علمای دین مین ای یار ‌ ‌ ‌ اسکی مسند ہی مشتہر بسیار

اور احادیث مصطفی معدود ‌ ‌ ‌ اسمین ہین تیس ہزار سے افزود

وہ کتاب شریف جامع تر ‌ ‌ ‌ ہی کتابون کی بالیقین اکثر

خبر پنجاہ ہزار و ہفصد سے ‌ ‌ ‌ وہ چنا بلکہ اس سے زائد سے

گل

ابو ذرعہ کہا ای نیک آئین — کہ نہین دیکھے میرے چشم کہین
بالیقین مثل احمد حنبل — پوچھے کیا علم بیچ ای اکمل
بولا در علم و زہد و فقہ اتم — اور سب نیکیون مین ای اکرم

گل

اور ادریس ابن عبد کریم — اسطرح بولتا ہی سُن ای فہیم
کہ بہت عالمون کو مین دیکھا — مثل ہیثم و مصعب و یحیی
اور سوا انکے اہل علم کثیر — اہل فقہ و حدیث با توقیر
ابن حنبل کی کرتے تھے تکریم — کرتے اسکو سلام با تقدیم
ابی حاتم کا بولتا ہی پسر — مین سنا ہون زہدِ خود اکثر
ابن حنبل سے جو رکھے اُنسیت — جانیو اسکو صاحبِ سنت
نوح ابن حبیب فردِ شہیر — نقل کرتا ہی اسطرح ای خبیر
سن ہجری تھا یک صد و نود — اُسپہ تھے آٹھہ سال بھی زائد
ایک دن مسجد خیف مجھار — ابن حنبل کو دیکھا مین ای یار
بیٹھا تھا بر منار ٹیکا دے — جمع اہل حدیث آئے تھے
انکو فقہ و حدیث کی تعلیم — کیا خوبی سے وہ بوجہ عمیم

اور مناسک مین وہ بشان علا — فتوی لوگون کتین بھی دیتا تھا
ابو اسحق شیخ فرد وحید — نقل کرتا ہی یون ز ابن سعید
کہ اگر عصر احمد حنبل — پاتے ایسے ائمۂ اکمل
یعنی اوزاعی ثوری اور مالک — لیث ابن سعید ای سالک
ہوتا ہر آئینہ مقدم وہ — سب مین ہوتا سمجھ مکرم وہ
پوچھے آیا کرے ہی شامل تو — تابعین مین امام احمد کو
کہا ہان اور یون کہا بوثور — دیکھہ اسبات مین تو کر تکھہ غور
کہ ہی ثوری سے افقہ و اکمل — احمد ابن محمد حنبل

گلدستہ

شیخ عطار قدوۂ رہبر — قدس اللہ سرہ الانور
یون لکھا ہی کہ احمد حنبل — اہل سنت کا شیخ ہی اکمل
اور اہل حدیث کا تھا امام — ورع و تقوی مین تھا بلند مقام
نہ ریاضت مین تھا کوئی اسکا نظیر — تھی کرامت مین اسکو شان کبیر
اور وہ صاحب فراست تھا — نزد حق مستجاب دعوت تھا
اسکے انصاف سے سبھی اقوام — تھے بدل اسکے قایل اکرام

ابو داؤد بولتا ہی یقین ساتھہ احمد کے بیٹھا ای امین
مجلس آخرت ہی بے وسواس ذکر دنیا نہین تھا انکے پاس
اور سدا وہ کلام تشبیہ سے تھا مبرا کمال تنزیہ سے
نقل ہی ایک روز اسکا پسر ذکر کرتا تھا یہہ حدیث مگر

خمرت طینۃ آدم اربعین صباحا

کہتے ہین ہاتھہ اپنا وہ فاجر تب کہا آستین سے باہر
یون کہا وہ امام اسکو تب کہ ید اللہ تو کہیگا جب
کر اشارہ نہ ہاتھہ سے نہ تہار احتیاط اسمین کیجئے بسیار
اور کہتے ہین وہ امام ہمام تھا ملاقی بہ اولیائے کرام
مثل ذو النون شیخ مصری سے بشر حافی سے شیخ بسری سے
شیخ معروف قطب دوران سے اور گئیے اولیائے ذیشان سے

کہیا بیان جہار مدر زہد وقناعت و ورع وتقوی آن نیر اوج ہدیٰ

نقل ہی از محمد ابن سعید ترمزی جسکو کہتے ہین ای رشید
تھا خراسان مین یک محب میرا آکے یکبار یون مرے سے کہا
یک بضاعت خرید کر یکبار مین یہہ نیت کیا بدل ای یار

نفع اُس سے ملے جو میرے تئین — ابن حنبل کو دیونگا وہین
نفع آئے تجھے دس ہزار درم — لیگیا اُسکے پاس ہین اُسدم
کیا نیت سے مین اُسے آگاہ — سُن کہا وہ مجھے جزاک اللہ
ہی مجھے وُسعت وغناء الحال — رد کیا اور نہین لیا وہ مال

گل

اور اسحاق ابنِ موسیٰ سے — نقل اِسطرح آئی ہی سُن لے
مامون یکبار مال بھیجا تھا — پاس میرے بھی یہہ پیام کیا
کر یہہ اہلِ حدیث پر قسمت — کیا قِسمت لئیے وہ باعزت
احمد حنبل اُس سے کر انکار — کچھ نہین اُس سے وہ لیا زِنہار

گل

بولا حماد از برائے حسن — ابنِ عبد العزیز آئی مومن
زرِ خالص کے ایک لک دینار — آئے میراث مِصر سے یکبار
تھلیان تین اُس سے آئی مہتر — الف دینار تھے ہر اک اندر
بھیجا ہی نزد آن امام ہمام — اور ظاہر کیا ہی یہہ پیغام
کرا جابت یہہ ہی زمال حلال — صرف کراسکتین بہ اہل و عیال

گل

وہ کہا اب مجھے نہ حاجت ہے — جو ہے مجھ پاس اب کفایت ہے
اور لکھا ہے امام غزالی — روّح اللہ روحہ العالی
شیخ سرّی سرِ شیوخ کبار — بھیجا احمد کے پاس کچھ یکبار
اور بھیجا پیام ای رہبر — کر قبول اُسکتین تو رد مت کر
بایقین آفت اجابت سے — آفت رو ہے سخت تر سُنئے
اس لئے رد کیا ہون وہ بُولا — ہے مرے پاس قوت یک مہ کا
شیخ عطّار عارفِ اکمل — یون لِکھا ہے کہ احمدِ حنبل
گرچہ بغداد مین تھا ای دلشاد — پر نہ کھاتا تھا غلّۂ بغداد
اور کہتا تھا یہہ زمین عثمان — غازیون پر کیا تھا وقف عیان
پیشسے موصل کو کچھ وہ بھجواتا — اور آٹا وھان سے منگواتا
اور وہ آٹے سے جو پکاتا نان — اسکو کھاتا تھا وہ امام زمان
تھا پسر اُسکا ایک صالح نام — تھا اسم بامسمّی بااکرام
اِصفہان کی یقین قضائت پر — تھا مُسلّط وہ یک برس خوشتر
دنکو رہتا ہمیشہ وہ صائم — اور رہتا تھا رات کو قائم
اور زیادہ کبھو ز دو ساعت — نہین سوتا تھا شب کو باراحت

اور بنایا تھا ایک مکان بیچ در
بیٹھتا اسمین وہ تمامی رات
اذن کی بھی نہتی اسے حاجت
بعد یک سال کے وہ بحر صفا
گھر مین احمد کے الغرض یکروز
پاس احمد کے لا رکھے وہ جب
بولے آٹا ترا ہی ہے ای جنیر
بولا تا ایک سال ہو راضی
ہو جو روٹی مین اسکے گھر کی خمیر
پوچھے پھر کیا کرین یہہ روٹی ہم
کہ اگر کوئی آ کریگا سوال
کہہ ہی احمد کے گھر کی یہہ روٹی
گر کریگا قبول وہ سایل
اتفاقاً ہین گذرے دن چالیس
بعد ازان ایک کنیز احمد کی

اور نہ دربان کو رکھا اسپر
آتے پاس اسکے سب ذوی الحاجات
تھی یہی ایک سال تک عادت
کر دیا ہی رضا سے ترک قضا
ایک روٹی پکائے ای فیروز
پوچھا کیا ہی حقیقت اسکی تب
گھر سے صالح کے پر لئیے ہین خمیر
صالح تھا اصفہان کا قاضی
مین نہ کھاونگا وہ بغیر تکلیر
تب دیا یون جواب وہ اکرم
پہلے اسکو کہو حقیقت حال
ہین ملی ہی خمیر صالح کی
دیو روٹی وہ بول کر اول
کوی سائل نیا آیا ہی ای شہین
ڈالی دجلے مین وہ لی روٹی

جب ہوا اُس خبر سے وہ آگاہ | کہتے ہین جب تلک رہا زندہ
مچھلی اُسکی نہ کھایا ہی وہ امام | رضی اللہ عنہ بالاکرام

گل

اور سفیان بن عیینہ پاس | پہر سمع حدیث خیر الناس
آتا جاتا تھا وہ خدا آگاہ | نہین آیا ہی ایکدن ناگاہ
اپنے شاگرد ایک کو سفیان | گیا اُس پاس پہر خبر روان
دے کسیو لباس وہ اپنا | اپنے گھر مین برہنہ بیٹھا تھا
دیکھ یہہ حال اسکا وہ ای یار | بولا ہی پاس میرے کئی دینار
بے تکلف مرے سے وہ لیجے | صرف حاجت مین اپنے کیجے
بولا کسے شخص سے مین ای معقول | کچھہ کتابت یہان کیا ہون قبول
مجھکو اجرت ملیگی اُسکی جب | ایک کر پاس لیونگا مین تب
اور بناؤنگا ایک قمیص و ازار | نہین مجھکو ضرور یہہ دینار

گل

نقل ہی اور بہین تھے دو خواہر | ایک ترچی تھی اور حمیدہ دگر
پوچھا احمد ہی کون عاقل تر | بولے ترچی ہی عاقلہ اشہر

بولا اُس سے کرو مرا پیغام | کیا اُس سے نکاح پس وہ امام
تذکرہ مین ہی اولیا کے لکھا | ابن حنبل کے پاس کوئی جا
کرتا تھا باب فقہ بیچ سوال | دیتا اسکا جواب وہ فی الحال
گر حقایق مین پوچھے کوئی آکر | کرتا تحویل بشر حافی پر
کیا توکل ہی پوچھے وہ بولا | رزق مین ہووین معتمد بخدا
اور محبت ہی کیا اُسے پوچھے | تب وہ فرمایا اُسطرح اُنسے
کہ بشر جب تلک رہے جیتا | مین نہ اُسکا جواب دیونگا
پوچھے پھر زہد کیا ہی ای رہبر | بولے ہی زہد تین قسم اُپر
قسم اوّل ہی زہد زہد عوام | ہیگا وہ زہد بوج ترک حرام
اور زہد خواص با اخلاص | ہی زیادت کا چھوڑنا ز حلال
عارفون کا ہی زہد وہ سمجھے | چھوڑے اُسکو جو حق سے باز رکھے

گل

اور کہتا ہی وہ امام خیار | مین جماعت کے ساتھ تھا یکبار
آئے حمام مین ہونگے سب | نہ برہنہ ہو و لے مین تب
یہہ حدیث شریف رکھہ بنظر | سربسر کاربند ہوا اُسپر

من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یدخل الحمام الا بمیزر

اور اسی شب مین خواب مین دیکھا	ایک قایل مجھے کہا ایسا
کہ بشارت تجھے خدا سے ہو	جو عمل تو کیا یہہ سنت ہو
حق مجھے اس لئے ہی بخش دیا	اور تجھے خلق کا امام کیا
پوچھا مین کون ہی تو کہا ای خلیل	بولا میں ایسے وہ مین ہون جبریل

خیابان پنجم در مجاہدات و عبادات و ذکر بعضے مناقب وکرامات آن مستجاب الدعوات

یون کیا ابن خلکان ہی رقم	اپنی تاریخ بیچ ای اکرم
بیٹا احمد کا جو تھا عبد اللہ	اسطرح بولتا ہی ای آگہہ
کہ مرا باب صاحب اجلال	تھا معمر قریب اسّی سال
وہ باین عمر دیر سو رکعت	پڑہتا تھا روز و شب ای باعزت
اور ہر دن تلاوت قرآن	کرتا تھا ایک سبع باعرفان

گل

اور دمیری حیوۃ حیوان مین	یون لکھا اُس امام کی ثنا مین
کہ سُنا خبر احمد حنبل	ایک فرد جلیل و شیخ اجل

ماوراء النہر مین رہتا تھا شہ | سے احادیث یاد رکھتا تھا
کہ سفر اُس سے جا ملا ہی امام | وہ کھلاتا تھا ایک سگ کو طعام
احمد اُس شیخ کو سلام کیا | شیخ سن کر اُسے جواب دیا
تھا کھلانے مین سگ کے وہ مشغول | دیکھ احمد ہوا یہہ دلمین ملول
جب فراغت ہوئی اُسے حاصل | ابن حنبل طرف ہوا مائل
اور بولا کہ یہہ مجھے ہی گمان | آیا خطرہ یہہ تیرے دلمین نہان
کہ مین کتنے طرف رہا راغب | نہوا ملتفت ترے جانب
مین کہاں ان یہہ دلمین ہی پایا | تب وہ شیخ جلیل فرمایا
کہہ دیا خبر تو زیادہ مجھے | اور سنا تو زیادہ اعرج سے
بو ہریرہ سے وہ سنا یہہ خبر | وہ سنا از جناب پیغمبر

من قطع رجاء من ارتجاہ قطع اللہ منہ رجاہ یوم القیمۃ فلا یلج الجنۃ

اور سگان نہین ہین اس مین اندر | اور یہہ سگ کو نہین ہی جائے دگر
قصد میرا کیا وہ سگ ای رشید | مین نہ چاہا کہ کاٹون اسکی امید

گل

کہتے ہین ایک روز وہ رہبر | وضو کرتا تھا بیٹھ دجلے پر

جو کوئی امیدوار کی امید کو توڑا دے اسکی امید قیامت مین توڑے گا یعنی جنت نہ جاویگا

وضو کرتا تھا ایک شخص دگر
بر کنار اس امام کے اوپر
دیکھکر اُس امام کو باادب
پہنچے آدسری جا پہ بیٹھا تب
جب موا اسکو خواب مین دیکھے
پوچھے حق کیا کیا ہی تیرے سے
بولا احمد کی در وضو تعظیم
ہئن کیا ایکبار بالتکریم
اس لئے میرے تئین ہی بخشا رب
دوستان خدا کا کر تو ادب

گل

اور دمیری اُسی کتاب اندر
لایا ہی یہہ حکایت خوشتر
والدہ یک جوان کی تھی بیمار
بولی اپنے پسر کو وہ ناچار
کہ اگر تو مری رضا چاہے
پاس جا تو امام احمد کے
عرض کر اُس سے تا کرے وہ دعا
تا برکت سے اسکے پاؤن شفا
تنگ آئی ہون اس مصیبت سے
آہ ایسے مرض کی زحمت سے
وہ جوان اپنی مان سے یہہ سنکر
جاکے پہنچا ہی اُس امام کے گھر
ٹھوکا ہی اُسکے گھر کے در کو جب
پوچھا اندر سے کون ہی وہ تب
بولا محتاج ہو نہین ای رہبر
کھول دروازہ تب وہ کھولا در
اور بولا زمدت بسیار
میری مادر ہی سخت تر بیمار

مجھکو خدمت مین تیری بھیجی ہی ۔ اور دعا وہ تیرے سے چہتی ہی
سنتے ہی یہہ نشان کرامت کے ۔ ہوئے ظاہر جبین تو ہین اسکے
کیونکہ چہتا تھا وہ سدا یہہ بات ۔ لوگ اپنے نجانین کچھہ حالات
الغرض اس جوان کتین بولا ۔ جا تو اب اپنے گھر وہ پھر کے گیا
بعد از ان غسل کرکے وہ بہ نیاز ۔ ہوا مشغول در دعا و نماز
وہ جوان جا کے جبکہ پہنچا گھر ۔ جلد اٹھہ اسکی مان ہی کھولی در
اسکی مین دعا سے جلد خدا ۔ صحت کاملہ اسے بخشا

گلدستہ

اور اسی مین لکھا ہی وہ احمد ۔ کہ کہا یون امام دین احمد
ایک جنگل مین گم کیا تھا راہ ۔ وہ سفر مین نہین تھا کوئی ہمراہ
وہان اعرابی ایک مجھہ سے ملا ۔ اس سے راہ کونسی ہی مین پوچھا
یہہ وہ سنتے ہی رونے لاگا ہی ۔ مین یہہ سمجھا مگر وہ بھوکا ہی
نان جو میرے پاس تب تک تھا ۔ جلد مین اسکو اسکے آگے رکھا
سخت برہم ہوا ہی وہ احمد ۔ اور مجھکو کہا کہ ای احمد
کہا تو اب کرکے قصد بیت اللہ ۔ نہین راضی ہی اسپو ای آگاہ

که خدا راه تجھه کو بتلا دے — کس لئے پوچھتا ہی دُسرو نسے
اس سبب سے ہی گم کیا ہی راه — جو که چھپتا ہی حق سے ہی تو چاه
بس یهه سنتے ہی آتش غیرت — سلگی ہی دلمین میرے باعث
میں کہا تب ای خالق متعال — بندگان تیرے ایسے صاحب حال
حال جنکا ہی خلق سے پنہان — ایسے جنگل مین رہتے ہین با نشان
تب کہا وه بزرگ ای احمد — کیا تو کرتا ہی فکر یون بیحد
ایسے بندے ہین حق تعالیٰ کے — که کرین گر سوال وه حق سے
آسمان و زمین کو کردین نور — زر ہی کر دیوگا یقین داور
بس یهه کہتے ہی آسمان و زمین — زر خالص کے بن گئے ہین جو ہین
تھے درخشان ہین انکو دیکھا جب — جلد بیہوش ہو گیا ہون تب
پھر افاقی سے جب ہوا دمساز — ایک ہاتف سے یهه ہوا آواز
که ای احمد ہوئیو حذر ہر دم — قلب محفوظ اپنا رکھه دایم
که یهه بنده مرا اگر مجھه سے — بالیقین بات یهه کبھو چاہے
که زمین سے سما سما بزمین — ماروں البته مار دیو یقین

تذکرہ مین ہے اولیا کے لکھا | ایک شاگرد امام احمد کا
خس و خاشاک آپنے گھر کا | گھر سے لا شاہ راہ مین ڈالا
اسکو فرمایا وہ امام ہمام | کہ کیا کیون تو آہ ایسا کام
نہین ہے اب جواز میرے تئین | کرنا تعلیم علم تیرے تئین
راستہ مومنون کا سن ای یار | ایک ناخن کے گرچہ ہو مقدار
بند کرنا تجھے نہین جائز | کام ایسا نکر کبھی ہرگز
اور وہی تذکرہ مین یہہ بات | ایک شب وہ امام نیک صفات
ایک شاگرد کو کیا ہے عطا | کوزہ پرآب ایک پانی کا
اور دیکھا ہے صبح کو وہ شتاب | کہ تھا ویسا ہی کوزہ وہ پرآب
پوچھا پانی نہین ہوا کچھہ کم | کہا وہ کیا کرو نمین ای اکرم
بولا ہوتا وضو سے تو ہمراز | اور کرتا ادا نماز و نیاز
ورنہ تعلیم علم کس خاطر | علم بہر عمل ہے ای ماہر

گل

اور وہی تذکرہ مین ہے یہہ رقم | وہ امام زمن ستودہ شیم
ایک پیالہ بنزد دو کاندار | گروی رکھا تھا ایکبار ای یار

پھر چھرا انے گیا ہی اسکو جب — دو پیالے رکھا وہ لاکر تب

اور کہا کونسا ہی تیرا لے — کہ پچھانت نہین رہی ہی مجھے

وے پیالے امام پر بھی آہ — مشتبہ ہو گئے ہین تب ناگاہ

پس وہ ہر دو پیالے چھوڑ دیا — اور زنہار ایک بھی نہ لیا

گل

اور مزنی یہہ نقل ہی لایا — کہ مجھے شافعی یہہ فرمایا

نزد ہارون مین گیا تھا جب — ظاہر اس سے کیا تھا یہہ مطلب

ایک حاکم ضرور ہی بہ یمن — مجھہ سے ہارون تب کیا یہہ سخن

کہ جلیسون سے تیرے بہر قضا — کر پسند مین اسی کو بھیجونگا

گھر کو آیا مین جب وہانسے نکل — دیکھا بیٹھا ہی احمد حنبل

اس سے ظاہر کیا حقیقت حال — اور کہا ای امام فرخ فال

کہ قضاے یمن کے خاطر مین — اب کیا اختیار تیرے تئین

چل خلیفے کے پاس میرے سات — تا مسلط کرے تجھے خوشد ہات

دیا مجھکو جواب وہ دانا — کہ ترے پاس یہہ مرا آنا

ہی اسی واسطے تو کر معلوم — کہ کرون اقتباس نور علوم

اور چھپا ہی آہ اب تو مجھے
کہ گرفتار اس قضا مین کرے

شافعی بولا مین یہہ سن گفتار
شرمسار اُس سے ہو گیا بسیار

خیابان ششم دربیان آفات فراوان وبلیات بے پایان بسبب عدم اقرار قدوۂ اخیار بخلق قرآن از احکام جفا کار واہل اعتزال بدشعار بر سروی آمد

نقل کرتے ہین جب ہوا ہارون
حاکم اُسکا پسر ہوا مامون

سر اٹھائے ہین سارے معتزلہ
پائے مامون کے پاس عزّت وجاہ

اہل سنت پہ غلبہ کر آخر
اپنے مذہب کو کر دئے ظاہر

لیا مامون عقیدۂ باطل
خلق قرآن کا ہوا قائل

کہتے ہین غیر احمدِ حنبل
کوئی بغداد مین نتھا اکمل

چاہئے یہہ اہل اعتزال تمام
کہ موافق ہو اپنے بھی وہ امام

مامون ترغیب سے انھین کے وہین
ہی بلایا وہ باصفا کے تئین

انکی ترغیب سے ہی وہ فاجر
کہہ دیا اُسکو تا کرین حاضر

احمد اس خبر سے ہوا آگاہ
اُسکے شر سے لیا خدا کی پناہ

اور کیا عرض اِسطرح ای رب
ایک ایسا سبب تو کر دے اب

که نه دیکھے کبھی مجھے مامون
اور نه مامون کو بھی مین دیکھون

اور اسوقت وہ امام رشاد
جاکے رہتا تھا خارج بغداد

لوگ مامون کے اسکو پائے جب
گئے مامون کے پاس اسکو طلب

تب کہا وہ امام بسم اللہ
اب توکل کیا ہو مین به اللہ

پس بلاشک انهون کے ساتھ چلا
ابھی بغداد کو نه پہنچا تھا

جلد مامون گیا ہی از دنیا
یہہ انسے وہ اسے نہین دیکھا

وہ خلافت کا کام ای ہشیار
پائے تک دوسرے کو استقرار

راکھے احمد کو قید مین از کید
دو برس چار ماہ تک تھا قید

گلدستہ شریفیہ

بولتا ہی ربیع یون ای یار
شافعی قدوۃ اولو الابصار

جب سوے مصر ہی روانہ ہوا
مین بھی تھا ہمرہ رکاب اسکا

شافعی نامہ یک لکھا خوشدنات
اور اسکو دیا ہی میرے ہات

اور بولا امام احمد کو تو
یہہ رقیمہ لجاکے پہنچا تو

مصر سے جب گیا ہو مین بغداد
گیا احمد کے پاس ہو دلشاد

صبح کی وہ نماز پڑھتا تھا
مین بھی ساتھ اسکے وہ نماز پڑھا

جبکہ فارغ ہوا وہ نیک اسلوب
اوڑ کہا شافعی امام ہمام
جب پڑھا اسکو احمدِ حنبل
ہنس کیا عرض اُس سے ای اکرم
بولا ایسا لکھا ہی مجھکو اب
کیا ارشاد احمدِ مرسل
کہ پیمبر صلعم نے تجھے کہا ہی سلام
کہ یقین عنقریب ای احمد
امتحان ہی یقین وہ تیرے ساتھہ
دیوینگے رنج وہ ترے جان کو
تو نہ ہرگز قبول کر یہہ بات
حشر مین تیرے علم کو داور
ہنس کہا واقعے کو یہہ سُنکر
تو یہہ پایا ہی نعمتِ عظمی
پیشتر ہن تب جو یک پہر اتھا

ہین دیا اُسکے ہاتھہ وہ مکتوب
بھائی تیرا یہہ خط دیا ای امام
ہو گیا اشکبار ای اجمل
کہ یہہ نامہ مین کیا کیا ہی رقم
کہ یہان خواب مین مرے یک شب
کہ تو یہہ لکھہ بہ احمدِ حنبل
اوڑ بعد سلام ہی یہہ پیام
تجھہ کو آویگی یک بلاے اشد
صبر کر تو بہت در آن آفات
کہ تو مخلوق بول قرآن کو
بلکہ کرلے قبول وہ آفات
مان کریگا بلند اوڑ برتر
کہ بشارت ہو تجھکو ای رہبر
یہہ بشارت ہی دولتِ کبری
جلد تر وہ نکال مجھکو دیا

اور وہ نامے کا لکھ دیا ہی جواب — مصر کو مین ہوا روانہ شتاب
اور لیجا شافعی کو پہنچایا — شافعی دیکھ مجھکو فرمایا
کیا دیا تجھکو احمد حنبل — مین کہا یہہ قمیص ای اکمل
شافعی بولا مجھکو وہ سنکر — وہ قمیص اب تو آب مین تر کر
اُسکا پانی نچوڑ مجھکو دے — تا رہون مین شریک یا تجھہ ترے

گل

اور سلمہ سے بیہقی ای جان — نقل کرتا ہی اسطرح پہچان
عصر مین معتصم کے بیوسواس — بیٹھا تھا مین امام احمد پاس
پوچھا ایک شخص آکے ای اکمل — ہی یہان کون احمد حنبل
رہے خاموش ہم یہہ سنکے تمام — بولا احمد کہ مین ہون احمد نام
کہہ مرے سے ہی کیا تری حاجت — وہ کہا ای امام با حرمت
قطع کر مین چہار سو فرسنگ — بحر و بر کر کے طی بہ نیک آہنگ
تیری خدمت مین جلد آیا ہون — اور سعادت کا نقد پایا ہون
ایک شب جمعہ کی تھی مین سویا — اور دیکھا بعالم رُویا
پوچھا ایک شخص آکے میرے تئین — کیا تو احمد کو جانتا ہی یقین

یئن کہا جاتا نہین ارشاد | وہ کہا جا تو اب سوئے بغداد
جب ملیگا تو اس سے کہہ یہہ پیام | کہ تجھے خضر اب کہا ہی سلام
اور بولا ہی وہ کہ ربّ ودود | اور ملایک ترے ہین خوشنود
اس سبب سے کہ تو ہوا صابر | واسطے حقکے محض ای فاخر
جب سنا اُس سے یہہ کلام امام | پڑھا یہہ فقرہ ای نکو انجام

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

پوچھا آیا ہی اور کچھ حاجت | کہا اور کچھ نہین ای باعزت
محض دینے یہہ خبر آیا تھا | بول اسطرح وہ چلے ہی گیا

گل

اسطرح ابن خلکان ای سلیم | اپنی تاریخ مین کیا ترقیم
کہ کیا نقل ایک اعرابی | یئن ہوا زایر مزار نبی
اور سویا بمسجد سرور | دیکھا اُس شب کو واقعے اندر
کہ مرے پاؤن کو حرکت دے | کوئی جگاتا ہی اور اٹھایا مجھے
اور پکڑ لے گیا ہی ہاتھ مرا | نزد دیوار روضۂ والا
تب سنا ہو نمین از پس دیوار | صوت سالار انبیاء سہ بار

کہ ہوا اسطرح مجھے ارشاد — جا تو اب جلد جانب بغداد
ابن حنبل سے مل کے کہہ ایسا — کہ ہوں مین قاصد رسول خدا
اور بھیجا ہی تیرے پاس مجھے — اور بولا ہی وہ سلام تجھے
اور کہا ایک بلا میں تیرے تئین — مبتلا حق کریگا اب ای امین
امتحان ہی وہ ایک محنت مین — صبر کر تو وہ رنج و آفت مین
جب یہہ پہنچی بشارت نبوی — قلب احمد کا ہو گیا ہی قوی

گل

راوی کہتا ہی معتصم باللہ — جب خلیفہ ہوا ہی اور گمراہ
ابی داؤد کا پسر احمد — معتزلی جو بدعتی تھا اشد
یہہ بد اندیش تب ہوا قاضی — کر بہت معتصم سے ہمرازی
ابن حنبل کتئین بلانے پر — آہ اسکو بہت ستانے پر
معتصم کو بہت ہی پھسلایا — اسکو دام فریب دکھلایا
الغرض معتصم کے فرمان سے — ابن حنبل کو لائے زندان سے
جو دیا تھا وہ خبر اعرابی — حسب حکم محمد عربی
بعد پچیس روز ای ماہر — حادثہ آہ یہہ ہوا ظاہر

احمد ابنِ فرح کہا ہی جان — کہ جب آیا ہی وہ امام زمان
پاس تھا معتصم کے میں حاضر — کرسی زر پہ بیٹھا وہ فاجر
بولا کرتا ہی زعم جو بد و ام — کہ کرے جارحہ سے حق ہی کلام
لاؤ ویسے کو پاس میرے اب — کئے احمد کو اُسکے آگے تب
پہنا تھا ایک قمیص تب وہ نیک — اوڑھا تھا طیلسان ازرق ایک
پاؤں میں اُسکے چار تھے زنجیر — پوچھا دیکھ اسکو معتصم ای میر
کہا ہی کہہ تو ہی احمدِ حنبل — بولا ہاں میں ہوں وہ امام اجل
پھر کہا کیا تو بولتا ہی سدا — غیر مخلوق ہی کلامِ خدا
بولا ہاں ہی یہی مرا مقصود — منہُ بدا کہا الیہ یعود
پوچھا کیا ہی سند یہہ دعوے پہ — بولا قرآن و قول پیغمبرؐ
پوچھا از خبر احمدِ مرسل — تب لگا کہنے احمدِ حنبل
عبد رزاق سے روایت ہاہی — از معمّر اُسے سماعت ہی
وہ سنا ہی زبان سے زہری کے — اور زہری سنا ہی سالم سے
باپ سے اپنے ہی سُنا سالم — پدر اسکا ز حضرتِ خاتم
خاتم الانبیا کہا یہہ خبر — ہی یہی وہ حدیثِ پیغمبرؐ

ان اللہ تعالیٰ کلم موسیٰ علیہ السلام بمائۃ الف کلمۃ
و عشرین الف کلمۃ و ثلثمائۃ الف کلمۃ و ثلثۃ عشر
کلمۃ وکان الکلام من اللہ تعالیٰ والاستماع من موسیٰ
علیہ السلام فقال موسیٰ ای رب انت تکلمنی ام
غیرک قال اللہ یا موسیٰ انا اکلمک لا رسول بینی وبینک

معتصم سنکے یہہ کہا اسکو — کہ نبی پر کیا ہے بہتان تو
ابن حنبل کہا معاذ اللہ — کون تہمت کریگا یہہ گمراہ
جانے بارے اگر اسے تہمت — کیا تو کہتا ہے اندرین آیت

لاملأن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین

معتصم بولا اپنے علما سے — کہ تم اس سے مناظرہ کیجے
دے کہے اسکو اب تو قتل ہی کر — خون ہی اسکا ہمارے گردن پر
راوی کہتا ہے تین دن ای یار — کئے اس سے مناظرہ بسیار
ہوا انپر امام ہی غالب — ہوگئے سب وہ خاسر و خائب
معتصم حکم یون کیا ہی تب — کہ کرین ضرب اس امام کو اب
آہ دو ہاتھ اسکے تب باندہے — تازیانے سے مارنے لاگے

بولتے تھے وہ گنج عرفان کو — کہ تو مخلوق بول قرآن کو
بولتا تھا وہ مین نہ بولونگا — لب یہہ بد حرف سے نکھولونگا
مار پر اسکے صبر کرتا تھا — حق کا پاسِ کلام دھرتا تھا
یافعی بولتا ہی در طبقات — مارے جو اس امام کو ہیہات
دو صد و بیسوان تھا سن پہچان — عشرۂ ثالثہ تھا در رمضان
شافعی اسکے آگے ستّر سال — نوش فرما ہوا ہی جام وصال

گل

از علی بن محمّد قرشی — ہی کتابونمین اسطرح مروی
ضرب کرتے تھے اسکو جب اشرار — ناگہان کھل گیا ہی بندِ ازار
وہ ہلایا مبارک اپنے لب — ہاتھ دو غیب سے ہین آئے تب
اور باندھے ہتین اسکا بندِ ازار — یہہ کرامت بجھائے سب حضّار
ہوئے مبہوت اور خوف کئے — اور رہ وہ مارنے سے ہاتھ رکھے
معتصم اسکو بھیجا در زندان — بعد کئے روز کے وہ عالیشان
چھوڑ زندان دار فانی کو ✢ — گیا ہی قصر جاودانی کو ✢

گل

شیخ عطار عارف اکرم
یون کیا تذکرہ مین اپنے رقم
ابن حنبل کو جبکہ زندان سے
لے چلے ہین طرف خلیفے کے
ایک عربان وہی خلیفے کا
پیش آ اس امام کے یہہ کہا
کہ تو رکھہ استوار اپنا دل
بھی ہو صبر و شکیب مین کامل
آہ دزدی کیا تھا مین یکبار
مجھکو مارے ہین چوب ایک ہزار
نہین اقرار مین کیا ہرگز
اور کیا صبر سب ہوئے عاجز
تھا مین حالانکہ محض باطل پر
دیا آخر خلاص وہ داور
تو تو ہی حق پہ ای امام بحق
رنج پر صبر ہے تجھے الیق
یہہ کلام اُس امام کو ہو معین
اسکے دل کو وہین دیا تسکین

گل

ابو جعفر کہا ہی یون ای خبیر
ابن حنبل کو آہ کرکے اسیر
حکم مامون سے لائے ہین جس حال
مین یہہ سنکر گیا ہون استقبال
پہلے رود فرات پر گذرا
اور سراپا مین اشکتین دیکھا
مین کہا ای امام فرخ پی
اب تو مامون کے پاس جاتا ہی
مومنون کا تو مقتدا ہی اب
کرتے ہین اقتدا وہ تیرا سب

گر تو قرآن کو بولے اب مخلوق
بولینگے یونہی اسکو سب مخلوق

اور اگر اس سے تو کرے انکار
مومنان سب رہنگے نیکوکار

گر خلیفہ نہ مارے تیر تئین
آخر یک روز تو مریگا یقین

موت ہرگز کسیے نہ چھوڑیگی
رشتۂ عمر اسکا توڑے گی

ابن حنبل یہہ سن ہوا گریان
ماشاء اللہ سے ہوا گویان

اور بولا کہ ای ابا جعفر
پھر تو اس قول کا اعادہ کر

پھر مین اس قول کی کیا تکرار
ماشاء اللہ پھر کہا دو بار

غنچہ

اور بخاری کہا ہی ای خوش ڈھب
ابن حنبل کو آہ مارے جب

ہم تھے بصرہ کے شہر مین یک جا
مین سنا بو الولید کہتا تھا

کہ کبھو حادثہ پڑا ایسا
آل یعقوب مین اگر ہوتا

تو زمانے کا ہوتا افسانہ
ہوتے مغموم خویش و بیگانہ

گل

اور محمد جو تھا علی کا پسر
اور تھا وہ شعیب کا دلبر

بولتا ہی کہ مین سنا ہون بجا
اپنے والد سے ہی یہہ کہتا تھا

کہ بلا شبہ احمد حنبل — ہی مقرر وہ شخص سے امثل
حق مین جسکے یقین رسول خدا — یہہ حدیث صحیح فرمایا

کان فی امتی ما کان فی بنی اسرائیل حتی ان المنشار
لیوضع علی فراق راسہ ما یصرفہ ذلک عن دینہ

کام پر ایسے وہ امام ہمام — گر نکرتا قیام با اکرام
تا بروز شمار ستر وچہار — ہمکو ہوتا بڑا ہی ننگ و عار

غنچہ

اور ابوبکر سہروردی یقین — نقل کرتا ہی اسطرح ای امین
روبرو معتصم کے سلطان — مارے تھے اس امام کو جو عیان
دیکھا اعضا مین ایک کے انسے — برص سے ریزہ ریزہ ہوکے گرے

گل

اور کہا ہی ہلال ابن علا — کہ یہہ امت پہ بالیقین مولا
کی ائمہ سے ہی رکھا احسان — انسے ہی ہین یہہ چار عالیشان
انسے ہی ایک احمد حنبل — رہا ثابت جو رنج مین اول
گر نہ رہتا وہ ثابت و صابر — لوگ ہوتے تھے ضال اور کافر

دوسرا شافعی ہی مطلبی | کہ لکھا فقہ از حدیث نبیؐ
ابو عبد اللہ تسرا ابن سلام | وہ زخبر رسول رب انام
لکھا قرآن کی بس عجب تفسیر | ورنہ پڑھتے خطا مین خلق کثیر
چاروان یحیی بن معین اشہر | کہ نفی کذب کی کیا زخبر

خیابان ہفتم در منامات عجیبہ و واقعات غریبہ کہ بعد ارتحال آن ذوی الاجلال علمائے نامدار و مشایخ کبار دیدہ اند و بر علو منصب وے دال اند

احمد ابن محمد ذیشان | اسطرح بولتا ہی سن ایمان
کہ مین احمد کو خوابمین دیکھا | اور یون اس امام سے پوچھا
کہ خدا کیا کیا ہی تیرے سے | تب وہ کہنے لگا ہی میرے سے
بخشش مجھکو دیا ہی رب صمد | اور فرمایا مجھکو ای احمد
کہ میرے واسطے تو کہایا مار | مین کہا ہان ای خالق دادار
کہا رویت سے ہو مرے خوشتر | مین کیا ہون مباح تجھکو نظر

گل

ابن مجمع کہا ہی سن ای فرد | میرے ہمسایگون سے تہا یک مرد

سو وہ قزوین مین ہوا مقتول — اسکو بخشے خدا بجاہ رسول
اور جس شب مین احمد حنبل — گیا عقبی کو اس جہان سے نکل
بھائی مقتول کا وہ میرے پاس — صبحدم آیا دوڑتا باہراس
کہا مین شب کو خواب دیکھا ایک — کہ برادر مرا بصورت نیک
آیا ہی ایک اسپ پر ہو سوار — ہی نہایت وہ اسپ خوش رفتار
مین تعجب سے بولا ای مقبول — بھائی جان تو تو ہو گیا مقتول
پھر تو کسطرح زندگی پایا — اور یہہ عالم مین کسطرح آیا
وہ کہا اہل آسمان کو سب — اور شہیدونکو حکم بخشا رب
کہ جنازے پو ابن حنبل کے — نعش پر اس امام اکمل کے
جائیو آسمان سے بزمین — بھائیجان مین بھی ہون انھین سے یقین
راوی کہتا ہی جبکہ مین یہہ سنا — جلد تاریخ اسکی لکھہ کے کہا
بعد آئی خبر کہ اسیہی رات — ابن حنبل کیا جہان سے وفات

گل

ابن بجتان جو تھا بزرگ برا — بولا جب وہ امام فوت ہوا
دیکھا ایک شخص خوابمین بعقیل — کہ ہر یک قبر پہ ہر یک قندیل

ہین منور بہت وہ جون مہتاب | پوچھا مین کیا ہی یہہ دی ہین جواب

کہا نجانا تو ایک ہی یہہ نور | آیا ہی از برائے اہل قبور

یمن سے اس امام کے بصواب | اور ہمارے سے اٹھہ گیا ہی عذاب

گل

اور کہا ہی محمد ابن حرب | مین نے دیکھا ہون خواب مین یکشب

کہ خراسان ہی احمد حنبل | مین کیا عرض ای امام اجل

بول کیسی ہی یہہ تری رفتار | تب کہا مجھکو وہ امام خیار

ہووے داخل جو کوئی در جنت | اسکی رفتار ہی یہہ با فرحت

مین کہا کیا کیا ترے سے خدا | وہ کہا ہی خدا مجھے بخشا

اور رکھا کرم سے وہ داور | یک کرامت کا تاج میرے سر

دُر و یاقوت کے بزینت و زین | تھے مرصع جو خوب تر نعلین

پاؤن مین پہیر دیا ہی مجھے | اور مغفور وہ کیا ہی مجھے

اور بولا ای احمد حنبل | یہہ کرامت ہی تجھکو اسکے بدل

کہ تو قرآن کو بسر و عیان | غیر مخلوق ہی کہا ہر آن

گل

اور کہتا ہی حبش نیک صفات | دیکھا ایک شب نبی کو مین نے خواب
اور کیا عرض یا رسول اللہ | کیا ہی احمد کا حال کر آگہہ
بولا سرور کہ پیچھے اب میرے | موسیٰ آتا ہی پوچھہ تو اُس سے
آیا ایسے مین ناگہان موسیٰ | حال احمد کا اُس سے مین پوچھا
بولا احمد بہ آشکار و نہان | وحت و رنج مین بھی ہر یک آن
آزمائے گیا بصدق و یقین | ہوا داخل بجمع صدیقین

گل

شیخ عطار عارفِ اکمل | یون لکھا ہی کہ احمدِ حنبل
اپنے زخمون کے ہی سبب سے بجا | جو تھے موصل بدرجۂ شہدا
جبکہ پہنچا وفات کے نزدیک | حالتِ نزع مین وہ اپنے ٹھیک
ہاتھہ سے اپنے یک اشارہ کیا | اور لا بَعدُ مہنہ سے اپنے کہا
تب کیا عرض اس سے اُسکا پسر | کیا ہی یہہ قول تیرا کہیٔ پدر
بولا وقتِ خطر ہی یہہ درباب | نہین فرصت ہی دینے تیرا جواب
یہان شیطان ہی کہڑا ناپاک | ڈالتا ہی بھی اپنے سر پر خاک
اور یون بولتا ہی وہ مجھکو | کہ مرے سے نجات پایا تو

کہا لا بعد اس لئے مین جان
ابھی یکدم ہی باقی میرا امان

اور وہ تو خطر مین ہی سن لے
نہین ایمن ہون مین تیر شر سے

گل

اور وہی تذکرہ مین ای اکرم
شیخ عطار یون کیا ہی رقم

کہ جنازہ امام احمد کا
جب اٹھائے وہ شیخ امجد کا

تو پرندون کے آئے فوج پو فوج
آئے دریا سے جو نکہ موج پو موج

اور وہ سب ہوا مین جمع ہوئے
ایک دوسرے پرونکو جمع کئے

سایہ انداز ہو بنعش امام
نوحہ کرنے لگے ہین اسپو تمام

گل

باصفا احمد ابن ابی خالد
اسطرح بولتا ہی ای ماجد

کہ بنعش امام ای فاخر
جمعہ کے روز مین ہوا حاضر

تھا محمد جو ابن عبد اللہ
وہ امامت کیا ہی ای آگاہ

جب جنازیکی پڑھ چکے ہین نماز
بولا کیجیے شمار اور انداز

شخص کتنے کئے نماز ادا
تب کئے ہین حساب ان سب کا

مرد اسی ہزار تھے ای یار
اور تھے عورتین بھی شصت ہزار

اور کرتے ہین نقل ای گیانی | کہ مجوس و یہود و نصرانی
روز ترحیل آن امام ہمام | ہوگئے ہین مشرف اسلام
جب وہ اشخاص کا کئے ہین شمار | ہوئے محسوب سب وہ بست ہزار
چار ملت کے لوگ ہو پر غم | کئے ہین اُس امام کا ماتم
اوّلا مومنان ہین ای مسعود | اور نصارا مجوس اور یہود
کہتے ہین معتصم بجا یہہ حال | پھر گیا اعتزال سے فی الحال
جتنے تھے اہل اعتزال آخر | کر دیا انکو شہر سے باہر
اہل سنت کا بیشتر اکرام | کرنے لاگا ہی بس وہ صبح و شام
پوچھے یک شخص سے کہ ای اکمل | کیون محب اُسکے تھے سب اہل ملل
بولا احمد تھا مستجاب دعا | وہ دعا یہہ ہمیشہ کرتا تھا
یا الٰہی نہین جسے ایمان | اسکو اپنے کرم سے دے ایمان
دولت ایمان کی دیا ہی جسے | پھر وہ دولت نہ اس سے واپس لے
ہوئے مقبول اُسکے پردو دعا | کوئی مرتد نہ اُسکے وقت ہوا
اور بعد وفات اُسکے عیان | لائے اِتنے ہزار رہین ایمان
اور یحییٰ کہا ہی خواب اندر | فقرہ ارشاد یہہ کیا سرور

نجی الناجون وَهلک الهالکون

میں کیا عرض یا حبیب اللہ — ناجیان کون ہین تو کر آگاہ
بولا ﷺ وہی احمد حنبل — اور اصحاب اسکے ہین اکمل

گلدستہ

اور علی بن موفق ای دلدار — بولا حج کو گیا تھا مین یکبار
دیکھا یک شب بعالم رویا — کہ قیامت ہے آئی اب گویا
اور محشور ہین خلائق سب — یک منادی ندا کیا یہہ تب
کہ علی بن موفق ہیگا کہان — ناگہان دو فرشتے آئے وہان
تند رو اور درشت خو تھے بجا — اور مجھے لے گئے حضور خدا
رو دئے جب حساب کے آفات — یہہ گمان تھا مجھے نہو گی نجات
بعد ازان کردگار از رحمت — کر دیا مجھکو داخل جنت
دیکھا جنت مین ایک مرد کو مین — کہ اُسے سُفرے پر بٹھائے ہین
یک ملک بیٹھہ اُسکے سُوی یمین — ہے کہلاتا طعام اسکو یقین
اور ملک دوسرا اُسکے سوی یسار — بیٹھہ پانی پلاتا ہے ای یار
کم نہوتا ہے وہ طعام وآب — اور نہوتا وہ سیر اور سیراب

اور نہین اس ملک کو رنج و تعب
دیکھا ایک شخص کو کہ سوے خدا
اور ایک شخص کو بھی مین نے دیکھا
وار جنت کے اندرون و برون
انا اللہ مین پڑہا ہون تب
تب کہا مین جو حالتین دیکھا
پس معروف سے کہا ہی وہ دانا
مین نے بولا نہین ای فرخ پے
وہ بدنیا بہت بھوکا پیاسا
اسلئے دو ملک کے تئین داور
وے کہلاتے ہین اسکو آب و طعام
اور نہ سیری ہو اسکے تئین یہان
یون ہی گذریگا تا بروز جزا
پوچھا کیا دوسرےکو تو جانا
بولا معروف ہی وہ عارف حق

دیکھہ یہہ مین گیا ہون آگے تب
دیکھا ہی ہی چشم اسکے وا
کہ وہ اجلا لباس ہی پہنا
آوے جاوے وہ مثل اہل جنون
پوچھا مجھکو فرشتہ کیا سبب ہی
دیکھہ آیت یہہ اسلئے مین پڑہا
شخص اول ہی کون تو جانا
وہ کہا تب یہہ بشر حافی ہی
رہا اس حال مین ہی حق سے ملا
کردیا ہی سو کل اب اسیر
وہ نہ آب و طعام ہو وے تمام
تا ملک کو ہو رنج اور آزار
یہہ ہی اسپر کمال فضل خدا
مین کہا اسکو بھی نہ پہچانا
وہ کبھو حق کی بندگی مطلق

خوف دوزخ سے شوق جنت سے ۔ نہین ہرگز کیا یہہ نیت سے
محض از بہر رویتِ مولا ۔ بندگی وہ کیا ہی صبح و مسا
اِس لئے ہی وہ شاغلِ دیدار ۔ رہے ایسا ہی تا بروز شمار
بعد پوچھا کہ شخص ثالث کو ۔ بول کیا مجھہ سے جانتا ہی تو
مین کہا لا کہا وہ شیخ اجل ۔ ہی بلا شبہ احمد حنبل
جو دخول و خروج کی کثرت ۔ اُسکی دیکھا بروضۂ جنت
اہل سنت کو وہ بجھاتا ہی ۔ انکو جنت مین بھی لجاتا ہی
ذکر اطہر یہہ اہل سنت کا ۔ اور اُنکے دخول جنت کا
جبکہ پہنچا یہان بعون کریم ۔ ہوئی یہہ نسخے کی صورت تتمیم

در اختتام این رسالہ فرخ و فرجام و مناجات بدرگاہ رب العلام

للہ الحمد یہہ رسالۂ خوب ۔ اہل حق کے قلوب کا محبوب
شکر للہ یہہ نسخۂ فرجام ۔ آئینہ دار ذکر چار امام
شکر للہ یہہ روضۂ ریّان ۔ ہین گلان جسکے تازہ و خندان
شکر حق یہہ حدیقۂ انور ۔ جسکے شاخ و شجر ہین تازہ و تر
شکر للہ یہہ نامۂ روشن ۔ اہل سنت کا جو ہی من موہن

شکر للہ اب یہہ گلشنِ چار — ختم کالائے آب و رنگ بہار
شکر للہ یہہ نسخۂ نامی — اب لیا زیب حسن انجامی
سن ہجری تھا ایک ہزار و دو صد — اور ہفتاد پر تھے شش زاید
شب جمعہ تھی از مہِ رمضان — لیلتہ القدر تھی وہ ای ذیشان
اُسکے ابیات جملہ تین ہزار — اور یک سو پو تین ہین بشمار
ہین یہہ چار و امام کا احوال — بے تعصب لکھا ہون با اجلال
جو کتب مین صحیح پایا ہون — نظم مین صاف اسکو لایا ہون
اور تعصّب سے بعضے بے تحقیق — رطب و یابس کیئے ہین جو تنمیق
تا کہ اپنے امام کی تفضیل — ہو و دوسرے امام پہ بتقلیل
اور ائمہ مناظرہ جو کیئے — محض تنقیح حق سخن کے لیئے
کہ نہین تھا وہ بحث نفسانی — انکا علم و عمل تھا حقانی
انکا وہ جو بحث ناچہان — بعض انکے حسد پو کرکے گمان
کر گئے ہین کتب مین اپنے رقم — نہ کیا شرم آہ اُنکا قلم
جسطرح بحث شافعی کی بات — بو حنیفہ نے صاحبین کے ساتھ
محض وہ اِمتحان تھا باہم — نہ تھا کچھہ اور وجہ ای اکرم

لکھے بے اصل باتین اسمین جو لایق اعتماد نہین ہین او

پُر تعصب حکایتین ویسے بے تیقن روایتین ویسے

اسمین لایا نہین ہو ہمین اے یار نہین اس بوستان مین وہ خس وخار

سب ائمہ سے حسن ظن رکھہ تو دور اپنے سے کر تعصب کو

شیخ عارف امام شعرانی راز وان فیوض ربانی

اپنے میزان مین بوجہ لطیف خوب لایا ہی یہہ بیان شریف

دیکھہ باغور کر اُسے مفہوم تا ائمہ کا ہو ادب معلوم

یا الٰہی ہمین شرع رسول اس رسالے کو کیجئے مقبول

جو ائمہ ہوئے شریعت کے جو اکابر ہوئے طریقت کے

اُنسے دے حسن اعتقاد ہمین انکی دے پیروی کا زاد ہمین

اہل سنت مین رکھہ ہمین دایم اہل بدعت سے دور رکھہ ہر دم

ہم کو عامل کتاب وسنت پر رکھہ ہمیشہ سلف کی سیرت پر

ہمکو اعداے دین پو رکھہ منصور اور کر دے اُنھون کو سب مقہور

گر شہادت پہ تو ہماری ممات قبر اور حشر مین ندے آفات

اور زیر لواے پیغمبر ہمکو محشور اپنے فضل سے کر

ساتھ کر اسکے داخل جنت | وسکے دا اپنی نعمت رویت
بھیجئے ہم سے نت صلوٰۃ وسلام | بمحمد و آل وصحب کرام
اور چاروا امام پر بحمد | اور محبوب پر شرے بعید

رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهُمْ اَبَدًا
جَعَلَ الْجَنَّةَ لَهُمْ مَثْوٰى

تمام شد

تاریخ تصنیف

از نتایج افکار مدقق علوم عقلی و نقلی مولانا مولوی عبد القادر علی
صاحب فضلت مناصب خلف الرشید جناب مصنف مدظلہ

اِنَّ هٰذَا الْكِتَابَ صَنَّفَهُ | سَيِّدِيْ مَدَّ ظِلَّهُ الْمُتَعَال
فِيْ بَيَانِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعِ | رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهُمْ مَا زَال
لَاحَ كَالشَّمْسِ فِيْهِ ذِكْرُهُمُ | كَاَوَّلِيْ تَلَأْلَا الْاَحْوَالِ
عَزَّ فِي الْكَوْنِ مِثْلَهُ شَيْءٌ | بَلْ عَدِيْمُ النَّظِيْرِ وَالْاَمْثَال
فِي السَّمَاءِ دُقَّ طَبْلُ مِدْحَتِهِ | وَصْفُهُ شَاعَ بَيْنَ كُلِّ رِجَال
مَنْ يُرِدْ اَنْ يَرٰى مَنَاقِبَهُمْ | فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ بِالْاِجْفَال

بسوادِ العیونِ تکتبهُ
مثلُ مافیهِ صنّفا نظماً
فبلاء زینۃٍ یقالُ لهٗ
کلُّ من صادفَ الرّموزَ وفال
لیس یاتی الزّمانُ حتّی الحال
روضۃٌ ماءُ نہرہا سلسال

۱۲ ۷ ۶

ایضاً تاریخ طبع منہ

گل باغ دین مولوی عبدحی
زہی گلشنستان بیار آستہ
چہ فردوس اعلیٰ چہ جنات عدن
بہ مستی و رائی زبوی گلش
چو رضوانِ جنّت نگہ کرد گفت
جناب معلی فضایل پناہ
برنگِ مناقب بفضل الٰہ
برشک اندر آمد چو گردش نگاہ
بہ سیرش چو پرداختی گاہ گاہ
زہی بی خزان گلستان واہ واہ

۱۲ ۷ ۴

طبع زاد

جناب مولوی شہ عبدحی جب
ہی جسکا نام نامی چارگلشن
گل و ریحان ہر گلشن سے جسکے
کہا یون عندلیب دانش غم
ائمہ کا کئے جو حال ترقیم
نہین بادِ خزان کا جسکو کچھ بیم
نسیمِ ہشت جنت کی ہی تشمیم
بہار باغ دین ہی سال تنظیم

۱۲ ۷ ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفصیل

طبقات مجتہدین از مولانا مولوی عبد القادر علی صاحب
جاننا چاہئے کہ فقہا کے سات طبقے ہیں پہلا طبقہ مجتہدین
فی الشرع کا ہے جیسے ائمہ اربعہ اور جو لوگ تاسیس قواعد اصول
اور استنباط احکام فرعیہ مین دلایل اربعہ یعنی جو کتاب سنت و اجماع
و قیاس ہے موافق قواعد کے انھین کے مسلک مین ہین قواعد
اصول و فروع مین اُن مین سے کسی ایک کی تقلید نہیں کرتے
دوسرا طبقہ مجتہدین فی المذہب کا جیسے ابی یوسف رح وغیرہ
جو قدرت رکھتے ہین اپنے استادون کے مقرر کئے گئے قواعد کے
موافق ادلہ مذکورہ سے مسائل نکالے اگرچہ بعض مسایل فروع مین
اپنے اساتذہ کے مخالف ہین لیکن اصول مین اُنھین کے مقلد ہین

اسیسی سبب متمایز ہوتے ہین اُنسے جو معارضین فی المذہب ہین۔ جیسے شافعی اور سواان کے او جو مخالف ہین ابی حنیفہ کے احکام مین اور غیر مقلد بھی ہین اُنکے اصول مین تیسرا طبقہ ان کا ہے جو اجتہاد کرتے ہین ان مسایل مین جنمین صاحب مذہب سے روایۃ نہ پہنچے جیسے خصاف ابی جعفر ابی حسن الکرخی وشمس الایمہ الحلوانی السرخسی فخر الاسلام البزدوی فخر الدین قاضیخان وغیرہم یہ لوگ امام کی مخالفت نہین کرتے نہ اصول مین نہ فروع مین لیکن استنباط کرتے ہین ان مسایل مین جنمین صاحب مذہب سے روایۃ نہ پہنچی امام کے مقرر کئے گئے قواعد کے اصول موافق چوتھے طبقے والے اصحاب التخریج جو مقلدین سے ہین جیسے رازی وغیرہ یہ لوگ اجتہاد کی طاقت ہرگز نہین رکھتے نہ اصول مین نہ فروع مین لکن وے اصول اور ماخذ کو ضبط کرنے سے یہہ طاقت رکھتے ہین کہ تفصیل کرے قول مجمل کو کہ یہہ ذی وجہین ہے یا حکم مبہم ہے یا محتمل دوامر کا ہے منقول ہے صاحب مذہب سے یا کوی یک اصحاب مجتہدین سے پانچوین طبقے والے اصحاب التخریج مقلدین سے وے ہین جو فضیلت دے سکتے ہین بعضی روایات کو

بعضوں پر یا یہہ قول اولی ہے یا یہہ روایت دوسرے روایتوں سے اصح ہے یا یہہ موافق قیاس کے ہے، یا یہہ لوگونکے لئے بہتر ہے چھٹا طبقہ ان مقلدین کا ہے جو قدرت رکھتے ہیں تمیز کرنے پر مسایل میں کہ یہہ قوی ہے یا ضعیف یا یہہ ظاہر مذہب ہے یا یہہ ظاہر روایۃ نادر ہے جیسے صاحب کنز و در المختار و صاحب وقایہ اور وے اپنے کتابونمیں اقوال مردودہ و ضعیف نقل نہیں کرتے ساتواں طبقہ ان مقلدین کا ہے جو قدرت نہیں رکھتے ان تمام باتوں پر فرق نہیں کر سکتے سمجھے روپیے میں جنوب شمال میں حاطب اللیل کے سیریکا جمع کر لیتے ہیں جو پاتے ہیں افسوس ہزار افسوس ہے اونپر اور انکے ابتاع پر واللہ اعلم بحقیقۃ الحال.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً

فائدہ جلیلہ از تحفہ اثنا عشریہ رئیس المحدثین امام المفسرین مولانا شاہ
عبد العزیز دھلوی قدس سرہ ترجمہ حضرت مولف مدظلہ
اسی پر پانچواں کید شیعہ کا یہ ہے کہ اہل سنت وجماعت پر طعن کرتے ہیں کہ
وے مذہب ابوحنیفہ وشافعی ومالک واحمد کا رکھتے ہیں نہ ائمہ اخیار کا حالانکہ
ائمہ اہل بیت اتباع کرنیکے لیے چند سببوں سے احق ہیں اول یہ کہ وے بزرگان
پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کے جگر پارے ہیں اور حضرت کے دولت سرا میں پرورش
پائے اور شریعت کے آئین و رسوم عالم طفلی سے یاد کیے ہیں مثل مشہور ہے کہ
اھل البیت ادری بما فیہ دوسرا وہ کہ حدیث صحیح میں کہ نزدیک اھل سنت
معتبر ہے ان بزرگواروں کی تبعیت کا حکم وارد ہوا ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

انی تارک فیکم الثقلین ان تمسکتم بہما لن تضلو العدی کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی
— وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل اہل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا
نجی ومن تخلف عنہا غرق تیسرا وہ کہ ائمہ اہل بیت کی بزرگی اور علم وتقوی
اور زہد وعبادت متفق علیہ ہے سنی وشیعہ ہر دو قایل ہیں بخلاف دوسرون کے
جو بزرگان کہ بالاتفاق ایسے فضایل سے موصوف ہون اتباع کے واسطے اولی اور
الیق ہین انسے کہ جنکی بزرگی مختلف ہو جواب اسکا یہہ ہے کہ امام
نبی کا نائب ہے اور نبی صاحب شریعت ہے نہ صاحب مذہب کیونکہ مذہب نام اس
راہ کا ہے کہ بعضے امتیونکو فہم شریعت مین کہلے اور اپنی عقل سے چند قاعدونکو
قرار دین کہ دین موافق اس قواعد کے مسایل شرعیہ کا استنباط اسکے ماخذ سے
کرین اسیواسطے مذہب محتمل صواب وخطا ہے معصوم ہے اور حکم نبی کا رکہتا ہے
مذہب کی النسبت اسکے طرف کرنی کچہہ معقول نہین اسیلئے مذہب کو طرف خدا تعالی کے
یا جبرئیل کے یا طرف دوسرے فرشتون اور پیغمبرونکے النسبت کرنی بکمال بیخبری
اور نادانی ہے بلکہ فقہاے صحابہ کو کہ نزدیک اہل سنت کے ابوحنیفہ اور شافعی سے
یقیناً افضل ہیں صاحب مذہب نہیں جانتے ہیں بلکہ انکے افعال واقوال کو فقہ کا
ماخذ اور دلایل احکام شمار کرتے ہیں اور انکو وسایط جانب غیب سے علم شرعی کے

سمجھتے ہیں اور تبعیت ائمہ مجتہدین کی فی الحقیقت تبعیت ائمہ اہل بیت طاہرین کی ہے کیونکہ فقہاے مجتہدین فقہ اور مذہب اور استنباط کے قواعد حضرات ائمہ اطہار سیے ہی لیئے ہین اور سلسلہ اپنے شاگردیکا اُنھیں بزرگوارون کو پہنچاتے ہیں پس رتبۂ ائمہ اخیار کا اہل سنت کے نزدیک رتبہ پیغمبر اور صحابۂ کبار کا ہے کہ انکا اتباع مقصود رکھتے ہیں لاکن مذہبونکی نسبت انکی طرف نہین کرتے ہین - اگر حال شیعہ کا ہم بخوبی کھولین تو ظاہر ہوتا ہے کہ انھون بھی تبعیت ایسے لوگونکی بجالاتے ہیں کہ وے اپنی نسبت آئمہ کرام تک اور اخذ علم کا ادعا اُنھیں حضرات سے کرتے ہیں نہ آئمہ کا اتباع بلا واسطہ - ہمن اسقدر تفاوت ہے کہ اہل سنت کے پیشوایان اصول عقاید مین آئمہ اہل بیت کے مخالف نہین تھے اور آئمہ کرام انکے حقمین بشارتین دئیے ہیں بخلاف پیشوایان شیعہ کے جیسے ہشامین اور احول طاق اور ابن اعین اور ان کے امثال کہ عقاید اصلیہ مین صریح مخالف آئمہ کے ہوئے اور باریتعالی شانہ کی جسمیت قایل تھے اور آئمہ اُنھونسے بیزار رہے اور اونکے عقاید کے بطلانپر گواہی دئیے ہیں اور انکو دروغ گوئی اور افترا سے منسوب کیئے ہین چنانچہ یہہ تمامی مطالب اس کتاب کے باب سیوم و چہارم مین شیعہ کے روایات معتبرہ سے منقول ہون گے

حقیقة الامر یہہ ہے کہ منصب امام کا اصلاح عالم اور دور کرنا فساد کا ہے
پس جس منہج مین کہ قصور پاوے اسکی تکمیل فرما دے اور جو کہ روش صواب و راستی پر
ہو اسکو بحال رکھے تا تحصیل حاصل اور ضروریات کی سستی لازم نہ آوے ـ پس حضرات
آئمہ اپنے زمانو مین سلوک و طریقت کے مقدمات کہ اہم مہمات سے ہے
بخوبی منتظم کئے اور مقدمہ شریعت مطہرہ کا ذمہ یاران رشید و مصاحبان
ممیز کے حوالے فرمائے اور خود متوجہ طرف عبادات اور ریاضات کے اور تربیت
باطن و تعیین اذکار و اوراد کے اور تعلیم صلوٰة و دعوات کے اور القا فواید
سلوک کے طالبون پر اور حقایق و معارف کلام اللہ اور کلام رسول سے نکالنے کے
طریق کے ارشاد پر مشغول رہے ہین اور سبب اختیار عزلت اور حب خلوت کے
کہ لازم اس شغل شریف کا ہے طرف استنباط اور اجتہاد کے التفات
نہین کئے ـ اسواسطے علم طریقت کے دقایق اور حقیقت و معرفت کے
غوامض انھین سے بہت منقول ہین ـ اور اہل سنت سلاسل ولایت کو
انھین کے ذوات و عالیات مین منحصر رکھتے ہین ـ اور حدیث ثقلین بھی
اسی بات پر اشارہ فرماتے ہے کیونکہ کتاب اللہ واسطے تعلیم ظاہر
شریعت کے کافی اور علم لغت اور اصول وضع و عقل کے ساتھ علاقہ

رکھتے ہیں۔ امداد کو فہم شریعت کے بس علما کسی امام کے ارشاد کی حاجت نہین۔ ہان جو محتاج تعلیم امام ہیں سلوک طریقت کے دقایق ہیں۔ کہ صراحتہً کتاب اللہ سے مفہوم نہین ہوتے ہیں۔ حضرات آئمہ اس اشارت کو سمجھ کر عنان عنایت کو اپنے اسی امر ضروری کے طرف مصروف کئے۔ اور امر اول کو طریق اجمال پر القا فرما کر مجتہدین کے عقل و علم پر چھوڑ دئے اس لئے اجماع سے سُنّی و شیعہ کے کوی آئمہ کرام سے تالیف و تصنیف کسی کتاب کی اور تاصیل اصول اور تفریع فروع کسی علم کی نہین کئے تا کتاب پر اد سکے اور فن مدوّن اسکے استغنا واقع ہو۔ بلکہ روایات مسایل اور احکام کے آئمہ کرام کے یارون مین منتشر تھے اور استنباط کے قواعد جزئیات مین مخفی او مستور رہے لابد کوی شخص چاہئے کہ وے تمام روایتوں کو جمع کرے۔ اور قاعدونکو تتبع کرکے جدا لکھے۔ اور اجتہاد کی رسم و آئین کی بنیاد رکھے۔ پس معلوم ہوا کہ جیسا کوی مذہب کی نسبت کسی امام کے ساتھ معنا نہیں رکھتا ہے۔ اسیطرح اتباع امام کا بھی بلا واسطہ غیر مجتہد کو ممکن نہیں۔ اسیواسطے پیغمبر کی شریعت کی تبعیت مین مقلد کو

مجتہد کی وساطت ضرور و ناگزیر ہے ہر چند شیعہ ہاول امر میں آئمہ کے اتباع کا
ادعا کرتے ہیں لیکن جو مسایل کہ ائمہ سے منصوص نہیں اپنے علماے مجتہدین کو
مانند ابن عقیل او عضایری اور سید مرتضے اور شیخ شہید کو اپنے پیشوا بناتے ہیں۔
اور انکے اقوال پر گو کہ ائمہ کے روایات صحیحہ کے مخالف ہوں فتوے دیتے ہیں چنانچہ
باب فروع میں بطریق نمونے کے انشاء اللہ تعالی تھوڑے مسایل انکے مذکور
ہونگے۔ جب تقلید کسی مجتہد کی کہ اسکے بعضے اقوال انکے آئمہ کے بعضے روایات کے
مخالف بھی ہوں نزدیک شیعہ کے جایز ہوا اور اتباع آئمہ سے مانع نہوا پس اہل
سنت کو اتباع میں ابو حنیفہ او شافعی کے کیا گناہ لازم آیا بیشک از ین نیست
کہ انکے بعضے اقوال بعضے روایات آئمہ کے مخالف تے ہیں فی الواقع یہہ مخالفت
با وصف اتفاق اصول قواعد کے مضر نہیں اور تبعیت کے دایرے سے باہر نہیں لاتی ہیں
چنانچہ صاحبین یعنے محمد بن الحسن شیبانی اور قاضی ابو یوسف شاگردان اور تابعان
ابو حنیفہ کے ہیں اور بہت جگہہ مخالفت اپنے استاد کی اختیار کئے ہیں علی ہذا
القیاس تمامی مذاہب میں۔ اور ابن الاثیر جزری صاحب جامع الاصول کا حضرت امام
علی بن موسے رضا کو مذہب امامیہ کا مجدد قرن ثالث میں کہا ہے۔ پس مراد اسکی
یہہ ہے کہ امامیہ اپنے مذہب کو اس امام کے ساتھ پہنچاتے تھے اور انکے وقت میں

اپنے مذہب کا ماخذ اسی کو جانتے تھے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ سفر تابیر ۔ اور
عبداللہ ابن مسعود صحابہ میں مذہب حنفی کے بانی تھے۔ یا لکھتے ہیں کہ نافع اور
زہری قرن تابعین میں اور عبداللہ بن عمر قرن صحابہ میں مذہب مالکی کے بانی
تھے اور ابن الاثیر بھی جو لکھا ہے امامیہ کا زعم اور معتقد لکھا ہے چنانچہ
ہر مذہب کے مجددوں کے نام بسبب اس مذہب والوں کے زعم و اعتقاد کے
لکھا ہے نہ آنکہ فی الواقع ایسا ہوا انتہیٰ فقط

الحمد للہ کہ این کتاب کامل النصاب
بہ پانزدہم جمادی الآخر سنہ ۱۲
ہجری در مطبع فردوسی
زیب اختتام
یافت
م

۸۹۱۵۲۳۱۵

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۸۷۸۳

ب ع - ج

۱۹۱۶ء/۳/۱۵

عبدالحق صاحب قادری

سہ چہار گانہ

۲۶/۶

[illegible]

۱۱ [illegible]

۱۵ [illegible]

کیفیت نامہ

بقاعدہ [illegible]

۱۔ ادارہ میں [illegible] کی رضا [illegible]

۲۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۳۔ طلبا [illegible] کتابیں بی۔ اے۔ اور [illegible] ال ال بی [illegible]

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible]

۵۔ نظم و [illegible] کتابیں [illegible]

کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں [illegible] ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible] ہے۔

۸۔ قلمی نسخے [illegible] کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی فقط